

کیر و چناولی

تالیف
ہری اودھ



سہتیہ اکادمی

کیہ وچناولی

سرورق کے آخری صفحہ پر سنگ تراشی کے جس نمونے کی تصویر دی گئی ہے، اس میں تین جوتشی بھگوان بڑھ کی ماما بہارانی مایا کے خواب کی تعبیر بیان کر رہے ہیں۔ اور ان کے نیچے ایک کاتب بیٹھا ان کی تعبیر قلمبند کر رہا ہے۔ یہ شاید ہندوستان میں لکھنے کے فن کی قدیم ترین تصویری مثال ہے۔

(ناگراجن کونڈا، «سری مسندی مہوی»
(بشکرے نیشتل میوزیم، نئی دہلی)

کیر وچناولی

تالیف
ہری اودھ

ترجمہ
سر سوتی سرن کیف



ساہتیہ اکادمی

Kabir Vachnavali : Urdu translation with transliteration in Persian script by Saraswati Saran 'Kaif' of Hariaudh's compilation in Hindi. Sahitya Akademi, New Delhi (1996). Rs. 150

© ساہتیہ اکادمی

پہلا ایڈیشن : ۱۹۹۰ء
دوسرا ایڈیشن : ۱۹۹۶ء

ساہتیہ اکادمی

ہیلڈ آفس

رویندر بھون - ۳۵ فیروز شاہ روڈ، نئی دہلی - ۱۱۰۰۱۱

سیلز آفس

سوالی، مندر مارگ - نئی دہلی - ۱۱۰۰۱۱

علاقائی دفاتر

جیون تارا بلڈنگ - چوتھی منزل، ۲۳/۲۴ ایکس۔ ڈائمنڈ ہاربر روڈ، کلکتہ ۷۰۰۰۵۳

۱۸۲، ممبئی مراٹھی گرنیٹ سنگر ہائیڈ مارگ، دارر۔ ممبئی ۴۰۰۰۱۳

گنا بلڈنگ، دوسری منزل، ۳۰۴/۳۰۵، لکھنؤ، بنجامین پٹھ۔ مدراس ۶۰۰۰۱۸



Price Rs. 150

Printed at :
Diamond Art Printers

ہندوؤں میں تینتیس کروڑ دیوتاؤں سے لے کر خدا سے واحد کے متفقہ بلکہ خدا کے وجود سے مطربک
بسمی اشخاص شامل ہیں۔ اس لیے کسی ایک ہندو مذہب کی تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ ہمیں
اس کے مختلف اجزا کو علاحدہ علاحدہ کر کے دیکھنا چاہیے۔ اس معاملے میں ارتقا کا دھیان رکھنا
بھی ضروری ہے۔

ویدک فلسفے کو موٹے طور پر دیوتاؤں پر اعتقاد کا فلسفہ کہا جاسکتا ہے۔ ویدوں کے سنگت
نامی حصے میں کم و بیش ہر جگہ دیوتاؤں کی تعریف و توصیف کے مترتے ہیں۔ ہرابتدائی
مذہب کی طرح ویدک عہد میں بھی قدرت کی مختلف طاقتوں جیسے سورج، آندھی، بارش، آگ
وغیرہ سے ملنے والی ذاتی تکلیف اور ان سے تحفظ کے وسائل کے فقدان میں انھیں زندہ اور
زبردست وجود سمجھا گیا اور یہی سوچا گیا کہ اگر ان کے غیظ و غضب سے بچنا ہے تو ان دیوتاؤں کی
تعبید و خوائی کرنی چاہیے۔ اسی لیے شروع کے ویدک منتر صرف پرارتھنا کے منتر ہیں۔

اس اعتقاد کا اگلا قدم گیے کرنا تھا۔ گیے یا قربانی کی رسم بھی دنیا کی ہر ابتدائی مذہب
میں پائی جاتی ہے۔ جب خانہ بدوش قبائل کو کچھ رہائش استقامت حاصل ہوئی تو ان کے اہل دماغ
میں یہ خیال پھیلنا شروع ہوا کہ جس طرح طاقت ور ونگ صرف روئے گرد گردانے سے خوش نہیں ہوتے
بلکہ اپنے لیے تحفے و تحائف چاہتے ہیں اسی طرح دیوتا صرف منتروں سے خوش نہیں رہ سکتے بلکہ
ان کی دائمی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ان کے عطیات کا کچھ حصہ شکرانے کے طور پر انھیں واپس
کر دینا چاہیے۔ اس کے لیے بتدریج بڑے بڑے گیوں کا نظام پیدا کیا گیا۔ مختلف مقاصد کے
لیے مختلف قسم کے گیے ہونے لگے جن میں زرعی اور جنگلاتی پیداوار نیز جانوروں کی قربانی دی جاتی
تھی۔ بعد کی فلسفیانہ کتاب بھگوت گیتا میں بھی شری کرشن نے کہا ہے کہ جو شخص دیوتاؤں کی دی ہوئی
چیزوں کو جن میں ہر قسم کی پیداوار شامل ہے، گیوں میں دیوتاؤں کو (علامتی طور پر) واپس کیے
بغیر استعمال کرتا ہے وہ گویا چوری کا مال کھاتا ہے۔

گیے کے ارتقا کے ساتھ ہی طبقاتی تقسیم بھی شروع ہوئی کیوں کہ آریوں کی بستیوں میں گیے نہیں
اور زندگی کے پرسکون ہونے کے ساتھ ہی قواعد کی پیچیدگی بڑھ گئی تھی۔ گیوں کے ضابطے اتنے تعصیف
ہو گئے تھے کہ ایک پروہت برہمنوں کا طبقہ پیدا ہو گیا اور ویدوں کی تعلیم پر اسی کا اجارہ ہو گیا۔
اس میں بھی دو قسم کے علما ہوئے۔ ایک طبقہ تو بستی میں رہ کر بستی والوں اور راجاؤں سرداروں کی
مذہبی روٹھائی کرتا تھا اور دوسرا بستی کے باہر درس و تدریس اور مقررہ ریاضت میں زندگی گزارتا تھا۔

کیر کے فلسفے کا پس منظر

کیر کے اٹھارہ بن کا تو بھی نے ذکر کیا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک ضروری بات بھی ہے۔
کی گئی۔ کیر نے بہت سی اچھی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔ اگر آپ کیر کو زیادہ پسند نہیں کرتے تو اسے
ان کی ناخواندگی پر محمول کر سکتے ہیں اور اگر ان کے معتقد ہیں تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی انسانی زبان
کے الفاظ تمام و کمال روحانی احساسات کی عکاسی نہیں کر سکتے، خیال چاہیے کہ الفاظ کو محض
اشارہ سمجھنا چاہیے اور انھیں لسانی منطق کی کسوٹی پر نہیں کسنا چاہیے۔ مشکل صرف یہ ہے کہ
کیر اپنے عقیدے کو واضح طور پر پیش نہیں کرتے اور دوسرے کوئی عقاید یا ان کے ماننے والوں
پر جوت کرتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم کیر کی اپنی توضیحات کے ساتھ ہی دوسرے اعتقادات
پر کیے گئے ان کے اعتراضات دیکھیں تو ان کے نظریات واضح ہو سکتے ہیں۔ اس کے لیے کچھ حد
تک ان عقائد کا علم بھی ضروری ہے جن پر کیر نے اعتراضات کیے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کیر اسلام کا زیادہ علم نہ رکھتے تھے۔ انھوں نے شاید کسی عالم سے کچھ
پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ اپنے دیہات میں ڈاکٹر ہزاری پر سارا دویدی نے وضاحت کی ہے کہ
غریب طبقات کے مسلمان کہنے کو تو مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کا میل جول مولویوں سے زیادہ ان
سردھوں اور جوگیوں کے ساتھ تھا جن کی نظر میں ہندو مسلمان کی تعریف نہیں تھی۔ کیر کے ارشادات
اولاً تو اسلام اور مسلمان کے بارے میں ہی بہت کم اور جو ہیں ان سے بھی ان کی اسلام کے
بارے میں مکمل واقفیت نہ تھی۔

اسلام کے علاوہ ہندوستان میں جہاں مذہب ہے اور جس کی اکثریت بتائی جاتی ہے وہ
ہندو مذہب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ جو لوگ ہندو کہے جاتے ہیں ان میں کوئی اعتقادی یکجہتگی نہیں ہے

پیچھے ہوسے نہی ہوتے ہیں۔ یہ توچہ طلب ہے کہ ہندو فلسفے سے پیدا ہونے والے مذاہب اور عقائد میں تنازع کو کم و بیش ہر جگہ قبول کیا گیا ہے لیکن اوتاروں کے عقیدے کو ساتھی ہندوؤں کے علاوہ اور کسی ہندوستانی مذہب نے نہیں اپنایا۔

چنانچہ ہندوستان کے قدیم مذہب جسے برہمنی یا ہندو یا سناٹنی کچھ بھی کہا جاسکتا ہے۔ ان کی بنیاد مومنہ طور پر ان تصورات پر ہے : (۱) موت کے بعد حیات کا سلسلہ جاری رہتا ہے تاوقتیکہ نجات دائمی حاصل نہ ہو جائے۔ (۲) ہر جنم میں اسی جنم کے نہیں بلکہ پچھلے کئی جنموں کے اعمال کا پچھے یا بُرے نتائج بھگتنے پڑتے ہیں۔ اچھے اعمال پر سوگ اور اعمال قبیحہ پر نرگ ملتا ہے لیکن عارضی طور پر۔ نجات بھی ملتی ہے جب اعمال اور ان کے نتائج ختم ہو جائیں۔ یہ مہر یوگ سے پامرد کی عزایت سے یا ایشور کے کرم سے ملتا ہے۔ (۳) انسانی آبادی چار طبقوں یعنی برہمن، کشتری، ویشیہ اور شودر میں منقسم ہے اور سبھی کو اپنے اپنے طبقے کے لیے مخصوص کام کرنے چاہئیں۔ (۴) ہنگی دیوی دیوتاؤں کے آگے سر جھکا نا چاہیے خصوصاً اپنے فرقے کے معبود اچا ہے وہ رام ہوں یا کرشن یا شیو یا شکتی کی پرستش اہتمام سے کرنی چاہیے۔ ہر دیوتا ایک خاص قسم کی راویں پوری کرتا ہے اس لیے اس سلسلے میں اس کی پرستش کرنی چاہیے۔ بعد کے زمانے میں دیوی دیوتاؤں کے مندر بنائے گئے اور ان میں ان کی مورتیاں نصب کر دی گئیں۔ اسی طرح بعد میں طبقات فطری رحمان کی بنا پر نہیں بلکہ ولدیت کی بنا پر مانے جانے لگے۔ (۵) برہمنوں کو قابل تعظیم قرار دیا گیا۔ اسی طرح گائے کو بھی مقدس قرار دیا گیا۔

اس برہمنی یا سناٹنی مذہب کے رد عمل کے طور پر چھٹی صدی قبل مسیح میں بودھ اور جین مذاہب کا آغاز ہوا۔ ان مذاہب میں اعمال حسد، بے آزادی، مذہبی تعصبات پر اعتقاد راسخ اور خواہشات نفسانی کا استیصال تو برہمنی مذہب سے حاصل کی ہوئی اقدار ہیں۔ لیکن دو باتوں میں یہ مذاہب اس سے بنیادی طور پر مختلف ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان میں طبقاتی تقسیم کی کوئی گنجائش نہیں ہے یعنی برہمن طبقے کی فضیلت کو یکسر ختم کر دیا گیا۔ دوسرے یہ کہ وجود عظیم یا اللہ یا برہم کے معاملے میں واضح طور پر کچھ بھی نہیں کہا گیا۔ روح کو ضرور مانا گیا اور انسانوں کے لیے اتنا کافی سمجھا گیا کہ وہ اعمال نیک اور تزکیہ نفس کے ذریعے سکون دائمی حاصل کریں اور زندگی میں میاد روی اختیار کریں یعنی کسی معاملے میں انتہائی رویہ اختیار نہ کریں۔ فلسفیانہ طور پر بودھ مذہب میں دنیا کے بعد اور نجات کے طور پر ایک خطائے عظیم (مہاشونیہ) کا تحلیل ضرور ملتا ہے۔

ان کی مثال آج کے مدین اور محققین میں ملتی ہے۔

اسی وقت ایک اور ذہنی انقلاب رونما ہوا کیوں کہ آریوں نے دروازوں کو فتح کرنے کے ساتھ ان کے ساتھ کچھ اعتقادات اور فلسفوں کو لینا شروع کر دیا اور ان کے دیوتا شیو اور شکتی وغیرہ کو اپنے دیوتاؤں میں شامل کرنے لگے۔ بعد میں شیو اور شکتی سے متعلق مستقل فلسفوں کا ظہور ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جنگوں میں رہنے والے متافضوں نے ویدوں کے منتروں پر غور کرنا شروع کیا اور ان سے فلسفیانہ نتائج اخذ کیے۔ یہ آپ نشدوں، براہمن گرنتھوں اور دوسرے شاستروں کی تخلیق کا زمانہ تھا انہیں سے دیوتاؤں کی کثرت میں وحدت کا تحلیل پیدا ہوا۔ اس ذہنی منزل کو ویدانت یعنی مابعد دید کا نام دیا گیا ہے اور وحدت الہی کا خیال یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ یہ مانا گیا کہ دیوتاؤں میں بڑے برہما، وشنو اور مہادیو کا وجود اور ان کے اپنے اپنے کام مسلم لیکن ایک طاقت ان سب سے بالاتر ہے جو ان سب کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے اور اپنی مرضی سے ان سب سے کام کراتی ہے۔ مختلف آپ نشدوں میں اس وجود اعظم کی مختلف تاویلات کی گئیں لیکن آریوں اور دروازوں کی مشترکہ تہذیب میں جسے آج ہم ہندو تہذیب کہہ سکتے ہیں، دیوتاؤں کے تعدد کے ساتھ ہی ایک واحد وجود اعظم یعنی برہم کا تحلیل مستقل طور پر جنم لے چکا تھا اور یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ سیکڑوں دیوی دیوتاؤں کو ماننے کے باوجود ہندو فلسفے میں اشراک کی کوئی جگہ نہیں ہے۔

اس فلسفے کی رو سے یہ ضرور مانا جاتا تھا کہ ہر روح بار بار نئے جسم میں جنم لیتی ہے۔ اگر ہندو فلسفے کی کوئی بنیادی خصوصیت ہے تو وہ یہی سلسلہ تنازع ہے جو غالباً ہندو فلسفے اور اس کے زیر اثر پیدا ہونے والے مذاہب بودھ جین وغیرہ کے علاوہ دنیا کے کسی اور روحانی فلسفے میں نہیں ہے۔ دیوتاؤں کا تحلیل ہر قدیم تہذیب میں ہے اور سامی تہذیب میں بھی دیوتاؤں کی کمی ملائک سے پوری کر دی گئی ہے حالانکہ انسان سے ملائک کی پرستش نہیں کروائی جاتی نہ ان کے لیے کسی قسم کی قربانی دلائی جاتی ہے۔

سلسلہ تنازع کا ایک نتیجہ یہ بھی نکلا کہ اوتار واد کا تصور پیدا ہوا جس کے مطابق جب اخلاقی منزل انتہا پر پہنچ جاتا ہے تو خدا انسان بلکہ حیوان تک کا جسم اختیار کر کے دنیا کو فتنوں سے نجات دلاتا ہے۔ دیگر قدیم تہذیبوں میں یہ تصور نہیں ملتا۔ ہاں سامی تہذیب میں اس کی بدلی ہوئی صورت نبیوں کے ظہور میں دکھائی دیتی ہے جو فتنہ دور کرنے آتے ہیں لیکن خود خدا نہیں ہوتے بلکہ اس کے

ناجیہ یا سیدہ فلسفے کے مطابق وجود اعلیٰ کو شیو کا نام دیا گیا جن کی نہ کوئی صفت ہے نہ کوئی حرکت، وہ دیدانتوں کے پریم برہم (Brahma) کی طرح شعور محض ہیں۔ ان کے اندر ہی ان کی تخلیقی قوت مضمر ہے جسے شکتی کہتے ہیں۔ یہ دونوں بنیادی طور پر ایک ہونے کے باوجود عملی طور پر مختلف ہیں کیوں کہ شکتی کے زور مارنے پر شیوا اپنی لطافت کو بتدریج کم کرتے ہوئے پہلے ایپر (Apar) پھر پریم (Prima) پھر شوئہ (Shuddha) پھر نرنجن (Nirguna) پھر پرماتما (Paramatma) کا درجہ لیتے ہیں اور ان حالات میں ان کی شکتی بھی علی الترتیب ننجا (Nijja)، پرا (Pra)، اپرا (Apra)، سوکشا (Suksha) اور کنڈلی (Kandali) کا روپ لیتی ہے۔ اس کے بعد ہمیں پچیس منزلوں میں لطافت محض جو شیو ہیں کثیف سے کثیف تر ہو کر جامد دنیا کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی پیدائش سے مراد کسی چیز سے کسی نئی چیز کا بنانا نہیں بلکہ خود کو مخلوق کی صورت میں ڈھالنا ہے۔ یہ وحدت الوجود ہے۔ ویدانت میں یہی ادویت سدھانت (Advaita Sadhana) ہے۔ اس میں کچھ اختلاف نظریات بھی ہے اور اعلیٰ خاص تعداؤں میں ویدانتی اور سیدہ دو وجودوں یعنی شیو اور شکتی کو ماننے ہیں۔ بہر کیف کثیف ترین صورت اختیار کر لینے کے بعد پھر لطافت کی طرف بڑھنے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جس کی ابتدائی منزلیں قوت نمو اور قوت حیات ہیں جو نباتات اور حیوانات میں دکھائی دیتی ہیں۔ انسان میں یہ لطافت زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ بڑھ یوگ (Baddhyoga) کے سنت روحانی راستے پر بڑھتا جائے تو وہ اپنے اصلی شیوروپ کو دوبارہ پاسے گا۔ سیدہ اسی کے لیے کوشاں ہیں۔

بھگتی مارگ جنوں بند کے سوامی رامانجا چاریہ نے شروع کیا۔ میرے اندازے کے مطابق ان پر دوسری صدی عیسوی میں مسیحیت کے پرچار کے لیے آئے ہوئے سینٹ ٹامس کا ہوا سطر اثر پڑا اور انھوں نے وجود مطلق کی بجائے وجود اعلیٰ کو مخلوق سے علاحدہ مانا اور عبودیت کے ذریعہ انسان کو وجود اعلیٰ کی قربت پانے کی تلقین کی۔ اس راہ میں سخت جسمانی ریاضت کے بجائے وجود اعلیٰ سے جذباتی طور پر منسلک ہونے کی بات تھی جو عام انسانوں کے لیے آسان تھی۔ اس میں مجبور کے خوش ہونے پر گناہوں کی سزا سے معافی ملنے کی امید بھی تھی۔ اس لیے عام لوگ اس راستے کی طرف جھکے اور اپنے کام، آسماں بنانے کے لیے بھگتی یعنی عبودیت اور برہمن یعنی محبت کو ملا کر مجبور کے بھی مخصوص تصور اختیار کرنے لگے جیسے رام کرشن وغیرہ۔ سوامی رامانند اسی بھگتی مارگ کے شہور سنت تھے۔

کئی صدیوں تک ان عقائد کے امتزاج باہمی اور ٹکراؤ کی تاریخ ملتی ہے۔ ان مذہبی فرقوں نے حکومتوں کا سہارا کر ایک دوسرے کے ساتھ جدال و قتال بھی کیا اور ان شعوری طور پر ایک دوسرے کی ابھی بری اقدار کو بھی اختیار کیا۔ چنانچہ بعد میں پیدا ہونے والے ویٹنٹو فرقے نے بودھوں اور جینوں سے ترک حیوانات یعنی گوشت خوری چھوڑنے کی قدرے لی۔ بودھوں نے پرانے مذہب کی دیکھا دیگی عورتوں کا اپنے ہاروں میں داخلہ ممنوع کر دیا۔ بودھوں کی کچھ مذہبی شاخوں نے لوگ یارو عانی ترقی کی وہ صورت قبول کرنی جو بعض یسوعیوں سے مخصوص تھی یعنی فعل جنسی کو روحانی ترقی کا وسیلہ بنانا۔ اسی وقت رفتہ رفتہ جینوں کی طرح بودھوں اور جینوں میں بھی جھکشوؤں اور ٹمنیوں کے طبقات پیدا ہو گئے جو اعمال دینی کے علاوہ کوئی دنیوی کام نہ کرتے تھے اور دوسروں کی محنت مشقت پر گزارہ کرتے تھے۔ چنانچہ کسی نہ کسی صورت میں ایسے طبقات کا ظہور ہوتا رہا جو مذہبی اور روحانی رہنمائی کرنے کے عوض معمولی خانہ دار لوگوں سے اقتصادی منافعت لیتے تھے۔ لیکن بودھ جھکشوؤں اور جین ٹمنیوں سے برہمن اس معنی میں مختلف تھے کہ وہ بغیر کسی قسم کی ذاتی قربانی دے ہوئے معض نسلی بنا پر عموماً لوگوں کا اقتصادی استحصال کرتے تھے حالانکہ برہمنوں میں ایسے لوگ پائے جاتے تھے جو ایثار، نفس کشی اور تحصیل علم میں فائق ہوتے تھے لیکن ہمیشہ کل برہمن طبقے کے متعلق یہ خیال تھا کہ یہ مذہب کو اپنی اچانہ داری بنا کر دوسروں کی محنت کا فائدہ اٹھاتا ہے۔

عہد وسطیٰ میں اس کار و عمل ناتواں تحریک کی صورت میں ہوا۔ ان کا فلسفہ شیوہست کا تھا۔ ان کی ظاہری صورت جوگیوں کی تھی جو ترک تعلیق کر کے صرف روحانی ترقی کی راہ پر چلتے تھے اور اپنے مخصوص لباس سے دور ہی سے پہچانے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کوئی دوسرا آدمی ان کے لباس کی منتقل کر کے دھوکا نہ دے سکے اس کے لیے ان میں سے ایک خاص طبقہ اپنے کانوں کے درمیان انروہ گوش میں نہیں) سوراخ کر اگر ان میں کنڈل پہنتا تھا۔ انھیں کن پٹھا جوگی کہتے تھے۔ ان کے روحانی پیشواؤں کو ناتھ یا سدھ کہتے ہیں اور ان میں سے چھندرناتھ اور ان کے بھی زیادہ ان کے مرید گوڑک ناتھ کے نام بہت مشہور ہیں۔ کیر کے طبقے کے افراد کا رابطہ سب سے زیادہ انھیں جوگیوں اور سدھوں سے رہتا تھا اور بچپن میں کیر نے بھی ان کا ساتھ کیا تھا اور ان کے فلسفے سے خاطر خواہ واقفیت حاصل کی تھی۔ بعد میں کیر بھگتی مارگ کے ایک مشہور پیشوا رامانند کے مرید ہو گئے اور انھوں نے سدھ مارگ اور بھگتی مارگ دونوں کا امتزاج کر کے ایک نئی راہ نکالی۔ اس راہ پر برکٹی اور لوگ ملوک داس، روی داس وغیرہ بھی اپنے طریقے سے چلے اور اس طریقے کو سنت مارگ

کبیر نے ان دونوں دھاروں کو ایک کرنے کی کوشش کی۔ سدھوں سے انھوں نے جو چیزیں لیں وہ تھیں ذات پات کا استیصال، وجود اعلیٰ کا لطیف ترین تصور، یاد رکھیے کہ کبیر کے رام دشرتھ کے بیٹے نہیں ہیں، وہ شیو اور برہم کی طرح وجود لطیف محض ہیں، گورو یا مرشد کی ضرورت، جوگیوں کی طرح کنڈنچی جگا کر احساس روحانی کی اعلیٰ منزلیں پر پہنچنا، انسانی اور اعلیٰ ترین وجود کے درمیان متعدد روحانی مدارج اور روحانی دنیاؤں کا تصور (حالات) تفصیل وار ان کے روحانی طبقات، سدھوں کے اور صوفیوں کے روحانی طبقات سے مختلف ہیں) وغیرہ۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے جگتی مارگ سے عشق الہی، وہ رام کو لطیف ترین وجود مانتے ہوئے بھی خود کو ان کی بیوی مانتے ہیں (تذکرہ نفس، انسانوں اور جانوروں پر رحم اور گوشت خوری کا ترک، محنت کی کرنا، کھانا وغیرہ کو عملاً اختیار کیا۔

ان کے ہندو مسلم اتحاد کے پہلو کو بھی صحیح طور پر سمجھنا چاہیے۔ انھوں نے گناہمی جی کی طرح ہندو اعتقادات اور اسلام میں مماثلت ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ اس کے برخلاف وہ ہندو اور مسلمان دونوں کو گم راہ سمجھتے ہیں۔ ان کا اپنا مسلک ہے اور اپنا فلسفہ ہے جس کو انھوں نے ہندو یا مسلمان طبقے تک محدود نہیں رکھا۔ اسی بنا پر وہ مذہبی اتحاد کے حامی ہیں۔ ان کا بیجو سمجھانے، بھانے کا نہیں بلکہ سخت مخالفت کا ہے۔ اس کی وجہ ایک تو ان کا ذاتی مزاج رہا ہوگا، دوسرے زندگی میں ان کو مذہبوں کے ماننے والوں کی ظاہر داریوں سے کچھ ایسا سا بقدر پڑا اور مذہبوں کے خود ساختہ تشکیلاتوں کی ریاکاری اور مکرو فریب سے دل پر کچھ ایسی چوٹ پڑی کہ وہ ان کی شدید مخالفت پر تم گئے۔ چنانچہ وہ تمام ظاہر داریوں، عقیدوں، اور رسومات کی مخالفت کرتے ہیں جو انسان کو انسان سے جدا کرتی ہیں اور نفرت کے بیج بونی ہیں۔ وہ تمام انسانی برادری کو ایک سمجھتے ہیں اور محبت کو عظیم ترین طاقت۔ وہ اس خدا کی تلقین کرتے ہیں جو سب کا خدا ہے۔

مرحوم سرن کیمت

کبیر

ہمارے ملک کے جن روحانی رہنماؤں نے مذہب و ملت کے قوانین کے نیچے بھی دائمی حقیقت کو دیکھا ہے اور ذاتی جھجے پر مبنی اپنے مقولات کے ذریعہ اسے عوام کے سامنے لانے کی کوشش کی ہے ان میں کبیر کی بڑی اہم حیثیت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کبیر کی پیدائش سکندر لودی کے زمانے میں ہوئی تھی، انھوں نے بچپن میں سماجی راء رائے سے دیکشالی تھی اور مرنے کے وقت کا شی چھوڑ کر مگھ چلے گئے تھے۔ ان کے پیروؤں کا کہنا ہے کہ وہ کسی برہمن بیوہ کے بیٹے تھے۔ سماجی مشکلات کی وجہ سے ان کی ماں نے قزاقیہ بچے کو بتانا کے الوب کپاس پھینک دیا تھا۔ اتفاق سے اسی راستے پر ونامی ایک جولا با جارا تھا۔ قزاقیہ بچے کو دیکھ کر اس کے دل میں رحم آیا اور اس نے اپنے گھر لا کر اس کی پرورش کی۔

عام اعتقاد یہ ہے کہ کاشی میں مرنے والوں کو خود بخود سکنتی پیدائش و موت سے رہائی ملتی ہے۔ کبیر اس ایسے اعتقادوں کے چکر میں آنے والے نہیں تھے اس لیے وہ مرتے وقت مگھ چلے گئے تھے۔ ان کے انتقال کی تاریخ نسبت ۱۵۵۰ء وکرمی کی اگن سدی ایک دہائی بتائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی زندگی کا عرصہ بڑا لمبا تھا۔ غالباً ان کی پیدائش نسبت ۱۴۵۵ء وکرمی (۱۵۰۰ء) میں ہوئی تھی جیسا کہ ان کے مت کے پرو مانے ہیں۔ اس طرح وہ پوری پندرہویں صدی عیسوی اور اس کے بعد بھی کچھ برسوں تک زندہ رہے۔ یہ زمانہ ہندوستان میں اتھل پھٹل اور مذہبی لین دین کا تھا۔ اس کے کچھ برسوں پہلے ہندوستان میں اسلام جیسے عظیم مذہب کی آمد ہو چکی تھی۔ اسلام کی سماجی تنظیم اس ذات پات والی سماجی تنظیم کے بے جو ہندوستان میں طویل عرصے سے چلی آ رہی تھی اور جس میں تبدیلی ناممکن سمجھی جاتی تھی، ایک زبردست چیلنج تھی۔ ہندوستان کو پہلی مرتبہ ایک ایسی مذہبی اور سماجی تنظیم کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا جو اس کی اپنی تنظیم سے بالکل مختلف تھی۔ یہ بات نہیں کہ اس کے پہلے ہندوستان میں اور اقوام آئی ہی نہیں تھیں۔ حقیقتاً جیسا شاعر اعظم

پیدا ہو گئی۔ آپا یہ دامانہ کے قریب میں آنے کے بعد انھیں یوگ کی راہ کی فکری اور بھکتنی کے راستے کی لذت کا احساس ہوا۔ ان کے مقولات کی مثال ایک ایسی بیل سے دی جا سکتی ہے جو یوگ کی زمین پر بھکتنی کا بیج پڑنے پر اُگی تھی۔

ان دونوں شمالی ہند کے بٹھ یوگیوں اور جنوبی ہند کے بھکتنوں میں بنیادی فرق تھا۔ ایک ٹوٹ جانا تھا لیکن جھکتا نہیں تھا۔ دوسرا جھک جاتا تھا ٹوٹتا نہیں تھا۔ ایک کے لیے سماجی اور بیچ مذاق اور اعتراض کا ہدف تھی دوسرے کے لیے ذہنی تحریک اور سماجی معیار کی بنیاد۔ اس کے ساتھ اندرونی اختلاف یہ بھی تھے کہ جہاں ایک سماجی نابرابری کو نا انصافی سمجھتے ہوئے بھی فرد کو سب سے اعلیٰ سمجھنا وہیں دوسرا سماجی بندوبست پر پہنچ کر بھی خود کو "ترنا دپ سی چین" (تکے سے بھی گیا بیتا) سمجھنے میں بھی فخر محسوس کرتا تھا۔

یوگی ڈٹ کر ذات پات کے اختلافات پر چڑھ کر رہتا تھا۔ رسوم و رواج اور اس پر مبنی برتری کو بھٹکا رہتا تھا لیکن یوگ کی راہ کا ہر سالک ظاہر اور باطن دونوں میں خود کو سماج کے دوسرے افراد سے برتر سمجھتا تھا۔ دوسروں کی ظاہر مبنی پر ترس کھاتا تھا۔ طرح طرح کی پیروی باتوں میں اس کا مذاق اڑاتا تھا اور امید کرتا تھا کہ لوگ اس کے معجزات اور کرشمے دیکھ کر دانتوں تلے انگلی دبائیں گے۔ بھکت ذات پات کے اختلاف 'چار دونوں' (برہمن، کشتری، ویش اور شودر) اور چار آشرموں 'ظالم و مسکین'، خانوادہ ساز، خادمہ عام اور تارک الدنیا اور اونٹنی بیچ کے سماجی اخلاق کو سر جھکا کر منظور کر لیتا تھا۔ خود کو ویرانہ جہاں میں بھٹکتا ہوا گمراہ انسان ماننا تھا۔ اپنے پرانے رجحانات گمراہی پر متغیر رہتا تھا اور امید کرتا تھا کہ خدا نے حاضر و ناظر اس کے احساس انفعال کو سمجھ لے گا اور اسے کشاکش دنیوی سے رہائی دلا دے گا۔ ایک کو اپنے علم پر فخر تھا اور دوسرے کو لاعلمی کا سہارا۔ ایک کے لیے جسم ہی کائنات تھا اور دوسرے کے لیے کائنات ہی جسم۔ ایک کو اپنے پر بھروسہ تھا۔ دوسرے کو رام پر ایک عشق کو کمزور سمجھتا تھا۔ دوسرا عرفان کو سمجھتا۔ ایک یوگی تھا۔ دوسرا بھکت۔

عوام میں دونوں کا دو طرح رد عمل ہوا۔ ایک نے حقہ دینا اور کے دل میں شہید پیدا کر دیا۔ وہ سوچنے لگا کہ آیا (وہاں جہاں) زبردست ہے۔ اس سے رہائی کمال ہے۔ تحصیل روحانی کی راہ مسدود ہے۔ یوگ نہ جانتے والے کی نہ جاننے کیا پاداش ہوگی۔ چوراسی لاکھ انواع مخلوقات میں نہ جانے وہ کب تک بھٹکتا پھرے گا۔ وہ سوچتا تھا کہ دنیا کا چکر خطرناک ہے۔ آیا کا گمراہی والی ہے۔ ریاضت کی راہ بہت مشکل ہے۔ اس میں رکاوٹوں کی فوجیں کھڑی ہیں اور دنیا دار بے بس ہے۔ دوسرے بھکت ماننے سے بے پروا بن گیا۔

دراپیدر ناتھ ٹیگور نے کہا ہے: ہندوستان کئی اقوام انسانی کا بھرپور عظیم ہے۔ یہاں جو مذہبی تنظیم رائج تھی اس میں کئی ذاتیں شامل تھیں۔ اس میں ایک ذات کا فرد دوسری ذات میں شامل نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن جو نئی سماجی تنظیم آتی وہ پرانی تنظیم سے بالکل الٹی تھی۔ ہندوستانی نظام میں ایک ذات کے مختلف افراد مختلف اعتقاد رکھنے کے باوجود اس ذات ہی کے رکن رہتے تھے۔ اس کا "فرد" علیحدہ ہستی رکھتا تھا لیکن وہ علیحدہ ہو نہیں سکتا تھا۔ نئی تنظیم میں وہ علیحدہ ہو سکتا تھا لیکن اس کی علیحدہ ہستی نہیں تھی۔ پہلی تنظیم میں ذات کی خصوصیت قائم رکھتے ہوئے انفرادی طریق پرستش ممکن تھا۔ نئی تنظیم میں ذات کی خصوصیت ختم ہو جاتی تھی لیکن طریق پرستش اجتماعی تھا۔

یہ فطری بات ہے کہ نئی تنظیم کی آمد پر سماجی اور مذہبی معاملات میں خلفشار اور بے چینی کا احساس ہو کچھ عرصے تک تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہندوستان شروع ہی سے اخلاقی پاکیزگی اور ذات پات کی پابندیوں میں جھپٹے ہوئے جس حقیقت کو اہمیت دیتا آ رہا ہے وہ ماند پڑ جائے گی۔ ایسے وقت ہی میں کبیر صاحب کا غور ہوا۔ انھوں نے سماج کی اوپری تہ کے خلفشار کو دیکھا اور سمجھا اور عوام کی توجہ اس بنیادی حقیقت کی طرف مبذول کی جسے دونوں سماجی تنظیموں کے پیرواں سمجھتے تھے لیکن عملاً لاہری پر زور دینے کی وجہ سے ان کی نظریہ واضح اور دھندلائی سی ہو گئی تھی۔ کبیر نے یہ آواز بلند کیا: "ارے ان دونوں راہ نہ پائی" اور پھر: "بھگت"۔

بھگت رام راجا کبیر صاحب رام نام جوئی

بھگت رام راجا کبیر صاحب رام نام جوئی

کبیر داس نے جس جولاہا خانوادے میں پرورش پائی تھی اس میں ایک طرف تو ناتھ پن্থی یوگیوں کے اعتقادات تھے دوسری طرف وہ اسلام کے زیر اثر بھی تھا۔ میں نے اپنی "کبیر" نام کی کتاب میں اس جولاہا قوم کی سماجی صورت کا مفصل مطالعہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہاں تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مختصر میں کہا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کی پارچہ بان اقوام اسلام کی ترویج کے قبل بڑی واہی (ذات بے صفات کے معتقد) ناتھ پن্থی یوگیوں کے زیر اثر تھیں۔ ترویج اسلام سے انھیں ایک نئے نظم مذہب کا سہارا ملا اور وہ رفتہ رفتہ مسلمان ہوئی گئیں اور کچھ بعد تک ناتھ فرقے کے اثر میں بنی رہیں۔ بنارس کے جس جولاہا خاندان میں کبیر کی پرداخت ہوئی تھی وہ مسلمان ہو چکا تھا لیکن اس پر ناتھ پن্থی یوگیوں کا اثر باقی تھا۔ کبیر کو بچپن ہی سے نرگن پنڈے کی روحانی رہائش کا سیدھا تجربہ ہو گیا تھا۔ ان پر اسلام جیسے منظم اور توسیع پذیر مذہب کا بھی اثر پڑا جس سے ان کی شخصیت میں زبردست حرارت اور خود اعتمادی

کاموں کو سب کچھ نہیں سمجھتا اور مستقبل میں سب کچھ جھاڑ پھینک کر نکل جاتا ہے۔ جو دنیا دار اپنے اعمال کا حساب رکھتا ہے وہ مست نہیں ہو سکتا۔ جو ماضی کا صمیمہ کھوئے وہ مستقبل کا نظر نہیں بن سکتا۔ جو عشق کا سوال ہے وہ دنیا والوں کے پانوں سے اپنی کاریاں نہیں ناپتا۔ کیسے جیسے چمکے گوہر دہری سے کیا واسطہ ؟

جس میں عشق مستانہ ہمیں کوہِ شکاری کیا

وہیں آکر دیا جگہ سے ہمیں دنیا سے پاری کیا

بکیر داس بھکت اور وفادار بیوی کو ایک ہی نرم سے میں رکھتے تھے۔ دونوں کا فاضل مشغل ہے۔ دونوں کی عظمت گداز ہے۔ دونوں کے سامنے لالچ کا جال بچھا ہے۔ دونوں ہی اپنے سے سبھے اور اندر سے سخت، باہر سے نرم اور اندر سے مضبوط ہوتے ہیں۔ بھکت کی مثال ایسی وفادار عورت سے دی جاسکتی ہے جو سب کی خدمت کرے لیکن وہیمان ایک ہی کارکھے سخی کی سندور کی کیک کی جگہ کا جس میں بھیرا جاسکتا اور بکیر کی آنکھوں میں رہے ہوئے رام کی جگہ کوئی اور نہیں رہ سکتا۔

بکیر رکھ سندور کی کا جمل دیا نہ ہائے

نہیں رہتا رام رہا دوجا کہاں سمائے

بھکت کی یہ دعا صرف سخی عورت ہی کا زیب دیتی ہے،

پیناں انتر آتو جیوں ہی نہیں جھپٹیں

نازوں دیکھیں پور کو ناتھو دیکھیں دیوں

میرا مجھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سو تیرا

تیرا تجھ کو سونپنا کیا لاگے ہے میرا

انھیں خود اپنے پر اور اپنے محبوب پر حوالہ دے رہا تھا اسی نے ان کی شاعری میں ایک عظیم قوت بھری ہے۔ ان کے جذبات سیدھے دل سے نکلتے ہیں اور سیدھے سامع پر اثر کرتے ہیں۔

دوسروں کے اندھے اعتقادات پر زور دار چوٹ کھانے والے کیسے انہماک بھرت کے معاملے میں گداز بوجھاتے ہیں۔ انھیں اپنے محبوب پر اعتماد تو ہے لیکن ان کے دل کو اطمینان نہیں ہے کہ یہ سوز عشق کافی ہے۔ یہ جنوں اس محبوب کو کون سا ڈھنگ پسند ہو کیسا ملبوس پسند ہو۔ آہ اس عجب مست محبوب کو وصال کیسا ہوتا ہوگا ؟

وہ سوچنے لگا کہ جس نے غلطی سے بھی ایک بار خدا کا نام لے لیا اسے اور کچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ایک بار دشمن کا تلک اٹھنے پر لگ گیا تو بیکسٹو کا دروازہ کھل گیا، کسی طرح تنہی کی سالانہ گئی تو جنت میں مقامِ رضی ہے اور کابل اور دوسرے جگہوں سے بہت ہے کیوں کہ اس میں گزرو کے خیال کی سزا نہیں ہے لیکن ثواب کے راہ سے کی پوری جزا ہے۔ رام کا نام رام سے بھی بڑا ہے، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

یوگ نے دنیا دار کو ضرورت سے زیادہ مستحجب نہ رہا دیا، بھکت نے مکمل رہائی، ایک نے ملکتی کو بیک سو رہا دیا دوسرے نے بہت سستا۔ یوگ میں گھوگیا جذباتیت کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ جو بھکتی بھکت کو قدم قدم پر لورڈ محبت، بے حرکتی اور مصل کا احساس کراتی ہے وہ اس میدان میں اجنبی تھی۔ ان لوگوں کے مطابق اگر تقسیم و اقسام، خیالی باتیں ہیں، ارادے اور عزم بے کار ہیں، دنیا دار ہے، اصلیت تقسیم اور اقسام سے باہر ہے اور لطیف و کثیف کے بھی آگے ہے، اور اصلیت اگر کیساں اور بے تقسیم ہے تو رونے سے کی فائدہ؟ جو سخی مطلق اور لامتناہی ہے اس کے سامنے سینہ کوئی کس لیے؟ مسس لامنت، بے جذباتی اور بے ترقم حقیقت کی پرستش کیا اور حمد کیا؟ اور صحت گیتا۔ یوگ کی پہلی شرط لاجذباتیت اور غیریت ہے اس لیے وہ اپنے پیرو کو صحت بنا دیتا ہے۔ بکیر داس نے بھی یوگیوں سے وراثت میں یہ انکار لینا پایا تھا۔ دنیا داری میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو دیکھ کر اور ان کے آسودہ کمرہ ترس کی گردگی نہیں ہوتے تھے بلکہ ہر زیادہ صحت ہو کر انھیں پھانکار دیتے تھے۔

لیکن انکار لین کیے داس کی صفت خصوصی نہیں ہے۔ جب وہ یوگی یا اور صحت کو مخاطب کرتے ہیں تبھی ان کا انکار لین پورے زور پر ہوتا ہے۔ وہ یوگ کے سامنے پہیلیاں بھاتے رہتے ہیں، "شوق" اور "سج" کی مابیت پوچھتے رہتے ہیں، "دویت" اور "دوئی" اور "ادویت" اور صحت کے سوالات اٹھاتے ہیں اور اور صحت کی لامتناہی پر ضرورت آمیز غور و زنی کرتے ہیں۔

پھر بھی یہ انکار لین ان کی عظمت میں تھا۔ انھیں یہ اصول منظور نہیں تھا کہ بھلا برا جس کو بھی ایک بار پکڑو اسے ہمیشہ پکڑے رہو۔ وہ حقیقت کی تلاش میں تھے اور کوئی موہ انھیں اس راستے سے بھٹکا نہیں سکتا تھا۔ وہ بات میں جتنی گڑبڑ تھی اور صحت اس کو اپنا ساتھی بناتے تھے جو ان کے ہاتھوں اپنا گھر جلوانے کے لیے تیار ہو۔

ہم گھر چلا آنا لیا گھر لڑا ہاتھ

اب گھر چاروں تاش کا جو چلے ہمارے ساتھ

وہ سر سے پیر تک مست مولا تھے وہ ایسے مست تھے جو پرانے کاموں کا حساب نہیں رکھتا، موجود

پنڈت ہو کے آسن مارے لمبی مالہ جیتا ہے
 اتر تیرے کپٹ کترنی سو بھی صاحب کھتا ہے
 اونچا نیچا محل بنایا گہری نیو جہا ہے
 چلنے کا منصوبہ نا میں رہنے کا من کرتا ہے
 کوڑی کوڑی مایا جوڑی کار زمین میں دھرتا ہے
 چہ لینا ہے سولے جیسے پانی بہ بہرتا ہے
 ست ونٹی کو گڑی ملے نہیں دیشا پنے خاصا ہے
 چہ گھر سادہ ہو بیک پاوے بڑا کھات بنسا ہے
 میرا پائے پر کہ نہیں جاسے کوڑی پر کھا کرتا ہے
 کہت کیر سنو بھائی سادہ ہو میری جیسے کو تیرا ہے

اک۔ و۔ صفحہ ۱۵۲

یہ زبان جھوٹنے والی ہے جتنی سادہ اتنی ہی تیز پڑھتے وقت معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا اپنے لیے بالکل بے فکر ہے۔ اگر وہ اپنے لیے اتنا بے فکر نہ ہوتا تو اتنا سخت فکر نہ کرتا۔

کیر واس کے بے عشق الہی ہی سب کچھ ہے ویہ نہیں، شاستر نہیں، پڑان نہیں، چپ نہیں، حالہ نہیں، تسبیح نہیں، مندر نہیں، مسہ نہیں، اوتار نہیں، غی نہیں، پیر نہیں، پیغمبر نہیں، یہ عشق ساری رسوم ظاہری سے بالاتر ہے اور سارے مذہبی اعمال سے برتر ہے۔ جو کچھ بھی اس کی راہ مسدود کرتا ہے وہ قابلِ تخریب ہے۔

انھوں نے سارے آپاسوں (روزہ داروں) اور تیرتھوں کو ایک ساتھ ہی نامشکور کر دیا۔ ان چیزوں کا ساتھ کر کے اور معتد وہ کا تھیل کر کے ان کے لیے بھی دیوی عود و وقار کا انتظام کرنے کو انھوں نے بیکار سمجھا۔ انھوں نے واہ اللہ نرنجن نرنیپ خدا میں لگن لگانے کو ہی اپنا مقصد بنایا اور اس کا اعلان کیا۔ اس لگن اور محبت کا کوئی ذریعہ اس محبت کے علاوہ نہیں ہے کسی اور واسطے کو انھوں نے منظر نہیں کیا، محبت ہی مقصد ہے، محبت ہی ذریعہ، اس کا ذریعہ محبت ہی نہیں، محرم بھی نہیں، پوجا بھی نہیں، حج بھی نہیں، تیرتھ بھی نہیں،

ایک نرنجن الگھ میرا۔ ہندو ترک نبوں نہیں میرا
 راکھوں بہت نامہر جانا۔ رت ہی سکرول جو رہے نہا

من پریت نہ پریم دس ناں تن میں ڈھنگ
 کیا جاقوں اس چوسوں کیسی راجسی سنگ

اک۔ گ۔ صفحہ ۱۵۱

اس وقت کو خود پر عدم اعتماد سمجھنا غلطی ہوگی۔ اس میں صرف فراز عشق اور تعصب کا اظہار ہوا ہے۔ بھکت کو خود پر پورا اعتماد ہے لیکن محبوب کی بندگی اور وقار پر اسے اور زیادہ اعتماد ہے غیر متزلزل عاشق یہ سوچتا ہے کہ اس کا محبوب کہیں غیر مطمئن نہ ہو جائے۔ اس تعصب اور اندیشے کی وجہ اپنے نامکمل ہونے کا احساس ہے خود انکاری نہیں۔

کیر ایک طرف جہاں اودھوت یا سدا ہوگی پر چوٹ کرتے ہیں اور اس خشک علم روحانی کو معتد خیال سمجھتے ہیں وہیں دوسری طرف وہ پنڈت، شیخ اور قاضی پر بھی چوٹ کرتے ہیں۔ لیکن شیخ، پنڈت یا قاضی پر چوٹ کرتے وقت وہ اتنے ہوشیار نہیں رہتے جتنے اودھوت یا ہوگی پر چوٹ کرتے وقت رہتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پنڈت اور شیخ کے ذخیرہ علم کو انھوں نے اتنی باریکی سے نہیں دیکھا تھا جتنی باریکی سے اودھوت کی ریاضت دیکھی تھی۔ اسی لیے وہ حملہ اتنا تیز نہیں ہوتا۔ وہ پنڈت اور شیخ سے اس طرح مخاطب ہوتے ہیں جیسے یہ لوگ ناچہر محض ہوں، صرف ظاہر داری کے انبار، محض خراب اطوار کے مجسمے۔ معمولی بندہ وقار دار پر چوٹ کرتے وقت وہ بے پروا ہوتے ہیں، ان کے ہونٹوں پر ایک سیدھا زانہ جسم دکھائی دیتا ہے گویا وہ ان آدمیوں کو اس قابل بھی نہیں سمجھتے کہ ان پر چوٹ کی جائے۔ لیکن اسس بے پروائی کی وجہ سے ان کی شاعری میں ایک فطری رند اور دلکش شعریت آجاتی ہے۔ یہی بے پروائی کیر کی غزلیات کی جان ہے۔ سچ پوچھا جائے تو آج تک ہندی میں ایسا طرزِ نگار پیدا ہی نہیں ہوا۔ ان کی صورتِ چوٹ کرنے والی زبان، بغیر کچھ سب کچھ کہہ دینے والی کلنیک اور نہایت سادہ ہونے کے ساتھ نہایت سلیقہ، طرزِ اظہار غیر معمولی طور پر معمولی ہے۔ ظاہری رسوم پر حملہ کرنے والے پرانے سسٹنوں اور یونیوں کی اس خاک میں کمی نہیں ہے لیکن اتنے معمولی اور سادہ طریقے سے مسہر کر دینے والی زبان کیر سے پہلے بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ طرز اسے کہتے ہیں کہنے والا زریب مسکرا رہا ہو اور سننے والا تھلا اٹھا ہو تاہم یہ سمجھتا ہو کہ کہنے والے کو جواب دینا خود کو اور زیادہ مضحکہ خیز بنانا ہو گا۔ کیر اسی طرح کے طرزِ نگار تھے۔

نہ جاسے میر صاحب کیسا ہے

مسجد بھیر ملا پکارے کیا تیرا صاحب بہرا ہے
 چیموٹی کے پگ میرا ہے تو بھی صاحب مستاہے

کہے میں تو کبیر داس میں دسی حلاوت کو بھی پیسے نہیں دیتا وہ وہ فرق آں سے بھی آگے نہ گھر کہتے ہیں۔

گلشن گرے تہاں مد پاؤں مجھے بھٹکے، منہ سے دُرا

وہ کتیب کی کُلم، میں تہاں کہے کبیر کوئی رے سے سورا

(شہد دن صفحہ ۱۰۸)

اس طرح ساری خط بندی مد میں رسوم کو مسترد کرنے کا ہے پناہ عزت کے تو کبیر داس یہ صحت کے میدان میں اترے۔ محض مسترد کرنے کا نام ہی نہیں ہے۔ کوئی بھی شخص کسی بھی بات کو مسترد کر سکتا ہے لیکن کسی مظلوم شخص کے لیے یہ دونوں مسترد کرنا واقعی صحت کا کام ہے۔ بنے غصہ جوں کو سب کی موتی ہے۔ چھٹے غصہ کو سب کے جلاوت کرنا بہادر آدمی کا کام ہے۔ انھوں نے جو مظلومین غلظت کے ساتھ راہِ مستحق چنا ہے کی تلقین کی۔ وہ تازہ دلی، دودھ، دوسروں کی مدد میں نہ طواری کی زبردست حاجت سے روکتے رہے۔ ان کی اور چٹوں کا ڈر، خواہشات و غفٹہ ان کے لیے سب سے بڑا دشمن تھا۔ انھوں نے بغیر مصلحتی جرائم کے ساتھ فتح کیا۔ ان کا دامن مسیح موعود کی تلوار تھی۔ اس عصب کی تلوار کو بھولنے کے لیے بھی رکھنے نہیں دیا۔ وہ متواتر جیتی رہی۔ لیکن انھوں نے موعود کی رواداری کو بھی نہیں چھوڑا۔ یہی ان کی بڑی تھی۔ انھوں نے سب بڑی کے ساتھ رہی۔ انھوں نے طواریوں کی بڑی رسوم اور مردہ روائیوں کو کھنڈ کیا۔ وہ مسخیلی پر رکھ کر قسمت کرنا ان کے لیے سنگین تھے۔ ایک لمحے کے لیے بھی ان کی مردوں پر ہن میں پڑا اور چٹائی پر شکن میں آئی۔ وہ بچے سوار کی طرح میدان میں ڈٹے رہے۔

ایک شمشیر اک سار بھتی رہے کھیل کوئی سورا سنہ جھپٹے

کان دل جیت کر دودھ پیاں کر پریم سکھ دھام سبھی ماتی ہے

سب سے نہ کہ کر گمان کو کھانگ لے آئے چو گمان میں کھیل کیسے

کھیں کیر کوئی سنہ جی سورا میں کو سو نہ کو گرم ٹھینے

(شہد دن صفحہ ۱۰۸)

ایسے تھے کبیر، سر سے پاؤں تک مست مولا، مولا ہے پروا نہ دیتا میں انکا، بھٹکے کے آگے منکسر، ظاہر و باطن کے سامنے جیسے ناگ، دل سے صاف، دماغ سے درست، اندر سے نرم، باہر سے سخت، نسل طور پر اداؤں، عملی طور پر قابل ستائش، دودھ تو کچھ کہتے تھے تحریک کے مارچ کہتے تھے۔

پوچھا کروں نہ نماز گزروں ایک تہہ دار۔ دس نام سطوروں
جنگ جہاد۔ تہہ دار پوچھا کیسے کھینچا لو کیا دودھ
کے کبیر بھروسہ کا ایک سرخس سوں میں لانا

(ک۔ گ۔ پ۔ صفحہ ۱۰۸)

ان کے نزدیک جو جی، پیغمبر، قاضی، ملا، روزہ، خانا، اور مشرب دوسروں کے پر عقیدت ہے وہ سب غلط ہے۔ اگر مردوں کے غلوں میں دوسروں کے خدا مسجد میں رہتے ہیں تو وہاں کس کی ملکیت ہے جہاں۔ مسند ہے نہ مسجد کبیر داس سے اسی لیے نہ سب کو، نہ کو دیا، نہ ان کو کس کو بھی مسند دیکروں جو انھیں بد کرتے جب یہ کرتے ہیں وہ ہی روت کے حد بھی کو پریم کر نکل پڑے ہوتے ہیں، اور حق تو اپنی رہا، مدد بھی۔ جا اور سید کی طرف جی رہا، کہ کیوں جھگڑا ہے میں پڑتا ہے، تیرے رام رحما اور کیستو۔ یا میں تو کوئی حق نہیں، تیرے لیے تو دونوں ایک ہی ہیں، ایک ہی ہے دوسرا کوئی نہیں؟

بھروسہ رام رحما کر پیا کیسوا اللہ رام سست سوا

بسل میٹ چیرہ ایک اور نہ دوجا کوئی

ان کے قاضی ملا، پیغمبر روزہ و کھجور نماجا

ان کے پوہ دسا دیو ڈوج پوجاں جس رنگ دواجا

تربیت سیت پیرے ہندو دو ہونٹا رام دہائی

جہاں مسیت دیڑا، جی تہاں لاک کی ٹھکرائی

ہندو ترک دو رو توئی پھوٹی اور کھیرانی

نہ نہ دہوں جس جنت تہہ پور میں رام رائی

کے کبیر اداس فقیرا اپنی راہ چیل بھائی

ہندو ترک کا کرتا ایکے تا غنی کھن نہ جائی

(ک۔ گ۔ پ۔ صفحہ ۱۰۸)

یہی کبیر میں ہیں رہے۔ اگر غلط اللہ مذہب اسلام کی نمائندگی کرتا ہے اور غلط رام ہندو مذہب کی تو وہ ان دونوں کو سلام کر لینے کو تیار ہیں۔ لیکن کسی نہ کسی لفظ استعمال تو کرنا ہی پڑے گا۔ گروہانی نہ ہی غلط اسدی مذہب کی اور منکسر ہندی کے لفظ ہندو مذہب کی یاد دہانی

ذاتی ہوگی۔ ان کے نام پر شائستہ کتابوں کی تعداد درجنوں تک پہنچتی ہے لیکن وہ ساری مستند تصنیفات میں ہیں۔ جب سے وجود دہلی کے تخلیق کا آغاز ہوا ہے اس وقت سے کیر داس کی اصل تصنیفات کی تلاش کی جست کو شش کی گئی ہے۔ اس جہانی ڈکٹ شیا مسترد اس کو ایک ایسا غلطوہ مدعا جس پر سمیت اور وکری مستحضر، دیا ہوا تھا اگر یہ وقت کتابت صحیح ہوتا تو کیر داس کی زندگی میں بھی ہون مانا جاسکتی تھی لیکن اس وقت مانوس سے اس وقت کتابت کو جعل قرار دیا ہے اس غلطوہ کی بار سمجھانی ڈاکٹر صاحب نے کیر داس کا نام سے اس کا ایک پڑھیں، مگر یہ چار سہ سے تعلق کرنے کا حال ہے کہ یہ نہ تو نہ ہے کہ یہ غلطوہ قانہ، انہیں سے متناظر ہے سمجھایا تھا تاہم وہ حق سے دوڑتی ہوئی سو نہ سہایت کا تدوین سوار سے سکودوں کے نوڈر تھا جس میں کیر کی تصدیقات مستند کی گئی ہیں لیکن وہ بھی کیر صاحب کے دوسرے بہت بعد شمل کی قی میں الہ پونجی سٹی کے ڈکٹر رام کر داس نے اس مضمون کی عید و تدوین کی ہے کیر صاحب دس میں تیر چار کتاب کی بہت توقع ہے اس کی کئی تصدیق اور تصدیق کتابت میں بھی گئی ہیں اس ایک میں دی ہون غلوں اور گورو گرجہ صاحب کا غلوں میں بہت دش ہے جو دیاں طبع کیر گرجہ دی ہون میں دو گئے سس سے مست مستان میں اس میں مشہور کتابوں کے علاوہ کیر صاحب کے مہم و پون پون و سہیلوں کی حد سے مست ہے پندت یو دھیا سنگھ دھیا سے ہی اوہوے سہی طر کی دیوں سے کیر داس دن تا تب یہ تھا۔ حالانکہ صاحب علم و دانش تخلیق مصلحت اس کی ایک دن غلوں کو مستند نہیں ماس کے تاہم اس میں شک میں کہ کئی سہ وایوں فرقوں اور کتابوں میں کیر دی ہون کا یہ سنتا ہے کتاب سے اس سے چہ ہے کیر کی رہا جگہ میں مدد نہ ہے لیکن ان کے اصولوں، قد اور خصوصیات کو جگہ کے لیے یہ کتاب مست کار آمد ہے کیر داس کے غلوں نے دیہ کے سارے شلم کی توہ اپنا طاق ہندو کی ہے ان کی وایوں سے جو ذات و در سب کے اختلاف سے بالاتر اور معنی حقیقت پر دین وایوں کو ہی روشنی ملتی ہے۔ اس کتاب کی وایوں بلاشبہ ایسے دون حضرات کے دل نشیں ہوں گی جنہیں اس کے صحیح در سب کی تلاش سے

ماری پر دو ویدی

بنارس ہندو یونیورسٹی

در می

اسی لیے ان کی باتیں چھنے والی اور ظاہر دینے والے ہوتے تھے۔ ان کے جو پیش رو لوگ نہ ہی ظاہری کے صاحب تھے انہوں نے بھی اپنے چاروں طرف ظاہری کا علم کھ کر رکھا تھا اسی لیے ان لوگوں میں وہ مستند ہیروانی میں تھی جو کیر کو ان محبوب مہم ہائے ہوئے ہے اس کے علاوہ ان کے چیتہ و کتاب اندھی کتب کی بدست پہلے جتنی کریں کتاب ان کی پڑھی ہوئی جوتی تھی کیوں کہ یہ لوگ بود و دیوگی تھے۔ چنانچہ وہ اندھی اند کتاب کے وقار سے محبوب رہتے تھے۔ وہ لوگ کیر کی طرح بے خوف خود اعتمادی کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے۔

تیرا میرا صوا کیسے اک ہوئے دے

میں کہتا ہوں آنکھوں دلی

تو کہتا کالہ کی میکر

میں کہتا سمجھاؤں داری

تو را کہیو اور جھائی دے

مگر خود اعتمادی اور بے غماز عبودیت کے لیر کوئی اتنی صفائی سے نہیں کہہ سکتا کہ " تو را کہیو اور جھائی دے۔" مضمون بات کو مضمون نہ کہ کر مکار مباحث سے اسے صحت کر دینا ہی کہ زیادہ تر " کالہ کی میکر" کا کام نہیں ہے۔

عبودیت کے پہلاب میں ہی انہوں نے کھی خود کو حق نہیں سمجھا کہ ان کی فروتنی میں بھی ان کی خود اعتمادی سے نہ نہیں صحت تھی ان کا دل جس شرب عشق کا غمور تھا وہ عوفت کے شے سے شے نشانی تھی کسی سے ان میں کور نہ اعتقاد نہانیت اور جہنم جہد عشق کا تقد ہے وہ مصلح زاد کی سہ طاعت و خود اعتمادی سے کرید ہوئے تھے اور نہ سارو لوگوں جیسی مصلحتی ان میں موجود تھی اسی لیے وہ نہ سار شامت ہوئے ان کی شخصیت کو ایک جملے میں یوں کہہ جاسکتا ہے: " وہ سہ پاؤں تک مست نور تھے اب بردا صحت رو" انہیں بچ معمولی صفات کے سب وہ قرب و سہلی کے بدستانی نفس و فتنہ سے کامیاب ہوئے۔ ان کے بعد ان کی ترویج کر وہ ٹرگن سارا صلا صلا صفت کی عبودیت، سہ طاعت کے سب کو مست مٹا کر کیا۔

کیر کی تصنیفات کی صورتوں میں متی ہیں۔ وہ خود چڑے لکھے نہیں تھے۔ ان کی تصنیفات مہمونا دیوں کے مضمون میں جھوتی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ان کی غلوں میں تھوڑی بہت تبدیلی بھی

۴۔ وہی ماہیں ہر یہ ہے صاحب صحت سوپ
انت لوک میں دم رہا جا کے رنگ نہ روپ
۱۔ جسم یا سارے اجسام میں غیر جسم ہو کر تخیل کی صورت رہتا ہے
وہ جس ۲۔ رنگ ہے نہ روپ جائے لامحدود میں ساری ہے

۵۔ چار بٹھی کے بچوں میں بھولتا پرے صحت سنت
کبیرا ٹم سے تامل کو جا کے بٹھا انت
۱۔ سارے صحت ہوتا چار بٹھوں والے دیوتاؤں کی پرستش میں گمراہ میں
کبیر تو اس ذات کی یاد کرتا ہے جس کے ہاتھ دو بازو ہیں۔

۶۔ جھم ہن سے رہت ہے میرا صاحب سوئے
بہاری وہ پیو کی جن برہا صبت کوئے
۱۔ میرا مالک تو وہی ہے جو پیدایشن اور موت سے معرا ہے
میں اپنے اس محبوب کے تار بول جو سبھی کا خالق ہے۔

۷۔ ایک کہوں تو ہے نہیں دوس کہوں تو گار
ہے سیسا تیسرا ہے کیے کبیر و چار
۱۔ اگر میں اسے ایک کہتا ہوں تو وہ ہے ہی نہیں یعنی اس کا پتہ نہیں اور دوس کہوں تو گار ہو جائے گی
کبیر سوتی بھاری کہتا ہے کہ وہ جیسے ہے ویسا ہی ہے یعنی اس کا بیان ناممکن ہے۔

۸۔ ریکھ روپ جہ ہے نہیں اور مرد و بنیں دیہ
لگن منڈل کے مدھیہ میں رہتا پرکھ بد یہ
۱۔ اس کی غلطو سے تصویر بن سکتی ہے نہ اس کی کوئی صورت ہے۔ وہ کسی چیز رنگ ہے نہ اس کے جسم
وہ لا جسم قدر مطلق عشبیات کے درمیان رہتا ہے

حصہ اول

کرتا کرتے ذات فی عل

۱۔ اچھے پرکھ اک پڑ ہے نرین و کی ڈار
تہ دیوا ساکھا بھئے بات بھیا سسار
ذات رونی اپا درخت ہے۔ اس کی بڑی شاخ ذات حق ہے
تیں پورہ وٹو اور ہمیں اس کی ٹھوٹی ٹھیں میں اور وہ اس کی چٹیاں ہیں

۲۔ صاحب میرا ایک ہے دوہا کہا نہ جوئے
دوہا صاحب جو کہوں صاحب کھرا برائے
۱۔ صاحب یعنی مالک ایک ہی ہے۔ کسی دوسرے کو مالک نہیں کہہ سکتا۔
اگر میں کسی دوسرے کو مالک کہوں گا تو میرا مالک صحت۔ حوسن ہوگا

۳۔ جا کے متہ ساقا نہیں تاہیں روپ ٹروپ
بٹھ دس تیں پاترا ایسا تھوٹا انوپ
۱۔ جس کے نہ کبیر ہے نہ پیشانی جو نہ خوب صورت ہے نہ بد صورت
جو پھول کی خوشبو سے بھی لطیف تر ہے ایسی لامتناہی حقیقت ہے وہ

۱۱۔ جو کچھ کیا سو تم کیا میں کچھ کیا ناہم
کو کسی جو میں کیا تم ہی تھے مجھ ناہم
۱۲۔ سہ ہر تو کچھ تو دقت کے سے میں نے کچھ نہیں کیا
تک یہ ہے کہ جو تم نے کہا وہی میں نے کیا تم ہی تو میرے اندر تھے

۱۵۔ جاگوراکھے سانپاں مار کے نہیں کوئے
بال نہ بانچ کر کے جو جگ بسیر ہی ہوئے
۱۶۔ جس کی حفاظت خدا کرتا ہے اسے کوئی مار نہیں سکتا
چاہے ساری دنیا اس کی دشمن ہو جائے پر اس کا بال ہانکا تک نہ ہوگا

۱۷۔ سائیں میرا ہانپا کچھ کرے جو پار
بن ڈانڈی بن پاڑا تو لے سب سنسار
۱۸۔ میرا ملک یہاں تا جہ ہے جو بڑی آسانی سے حمارت کرتا ہے
وہ برابر کی دہان اور پڑے کے بغیر ہی ساری دنیا تولیٹا ہے

۱۹۔ سائیں محو سے ۔۔ کوڑی ناہیں بکائے
جا کے یہ ہر دھنی تو لاکھوں مول کرائے
۲۰۔ میرے ملک جو جھ سے باہر ہے اس کی قیمت ایک کوڑی کی بھی نہیں
اسے منعم تو جس پر وہاں ہے اس کی قیمت لاکھوں کی کرا دیتا ہے

سہ و گھٹ ویا پکتا (موجودگی برہم جا)

۲۱۔ تیرا سائیں تھم میں جیوں پہنیں میں باس
کستوری کا مرگ میں پھر پھوٹے گھاس
۲۲۔ تیرا ملک تھم میں اس طرح سنا ہے جیسے پھولوں میں خوشبو
تو کیوں کستوری کے برن کی طرح گھوم گھوم کر گھاس میں خوشبو بکاش کرتا ہے

۹۔ سوئی میرا ایک تو اور نہ دوجا کوئے
جو صاحب دوجا گئے دوجا گل کا ہوئے
۱۰۔ نہ تو ایک تو ہی ہے دوسرا اور کون نہیں
جو شخص دوسرے مالک کی بات کرے وہ دوسرے مالک کا یعنی حرم راہ ہے

۱۱۔ مرگن کی سیوا کرو مرگن کو کر ٹیپان
مرگن مرگن سے پرے تھیں ہمار دھیاں
۱۲۔ تم چاہے باصفا خدا کی پرستش کرو یا باصفا کی معرفت کرو
ہمارا دھیان تو اسی میں لگا ہے جو باصفا اور لا صفا سے لگے ہے

شکستہ متا قدرت ایزدی

۱۱۔ صاحب سوں سب ہوت ہے بندے نے کچھ ناہیں
رائی نے پرہت کرے پرہت رائی حایں
۱۲۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے ذات الہی سے ہوتا ہے بندے سے کچھ نہیں ہوتا
وہ چاہے تو رائی کو پہاڑ بنا دے اور پہاڑ کو رائی جیسا کر دے

۱۳۔ بہن ہستا نقل کرے نقل کو بہن ہوئے
صاحب ہاتھ بڑا پنا جس بھاوے قس ہوئے
۱۴۔ وہ چاہے تو بہتے دریا کو مٹی جیسا خشک کر دے اور مٹی کو پال کی طرح بہا دے
مالک کی طاقت بہت بڑی ہے سب کچھ وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے

۱۵۔ صاحب ماسم تھ نہیں گردا گھر گنہیہ
اوگن چھوڑے گن کے چھٹک اتارے تیر
۱۶۔ صاحب یعنی مالک جیسا قادر کوئی نہیں ہے نہ اس جیسا کوئی ہی تصور یا گہرا ہے
اگر کوئی شخص یا شیخ کو چھوڑ دے جہاں پہتا ہے تو وہ سے یک نیم میں پار نکال دے

۲۳۔ جیوں نین میں پوتری یوں خالق گھٹ ماہند
مورکھ لوگ نہ جانہی باہر ڈھونڈن جانہند
(جس طرح آنکھوں میں پتلی رہتی ہے اسی طرح خالق ہر جسم میں ہے
اصح لوگ یہ بات نہیں جانتے اور اسے تلاش کرنے باہر جاتے ہیں)

۲۵۔ پاوک روپی سائیاں سب گھٹ رہا سہائے
چت چلقن لائے نہیں تاتے بجھ بجھ جائے
(مالک تو آگ کی طرح ہے جو ہر شخص کے جسم میں موجود ہے
دل کا چلقن جو کہ گرزا نہیں جاتا اس لیے یہ آگ بار بار محو جاتی ہے)

شہید (آہنگ روحانی)

۲۶۔ کبرا شہد شریہ میں بن مگن ہا ہے تانت
باہر بھیند رم رہا تائیں چھوٹی بھرا انت
(اسے کہیے میرے جسم کے اندر جیسے ایک تانت خود بخود بک رہی ہے اور آہنگ ہو رہا ہے
وہ آہنگ اندر مگن ہے اور باہر بھی یہ احساس ہونے پر میری انھن دور ہو گئی)

۲۷۔ سہد سہد پڑا خرا سا سہد چت دینے
ہا سہد سے صاحب ملے سوئی سہد کہہ لینے
(الفاظ ہر طرح کے ہوتے ہیں دھیان اسی لفظ پر لگنا چاہیے جو اصل ہے
جس لفظ سے مالک ملتا ہے اسی لفظ کو یا آہنگ کو پکڑنا چاہیے)

۲۸۔ یک سہد سکھ راس ہے ایک سہد دکھ راس
ایک سہد بندھن کٹے یک سہد گل پھانس
یک ایہ لفظ ہو سکتا ہے جس سے راحت کا خزانہ دوسرے لفظ سے دیکھ لیتے ہیں
یک لفظ سے ساری بندشیں ٹوٹتی ہیں دوسرے لفظ سے گردن میں پھاس لگتی ہے)

۱۹۔ جا کا دن جگ لہو نہ لہیا سو تو گھٹ ہی ماہند
پردہ دیلا بھرم کا تائیں سوچے ماہ
(جس مالک کی ساری دنیا میں تائیں سس کی وہ تو جسم کے اندر ہے
اس کے لیے یقینی کا پردہ ڈال دیا ہے کسی لیے کھائی میں دیتا)

۲۰۔ کبھے تو گھر میں رہے پر ما پک لگائے
تیرا صاحب تجھ میں امت کوں مت جاسے
(اگر تجو میں کچھ ہو تو جو کچھ نہ دے دے اسے انھوں سے لے لے اور گھر میں رہ
تیرا مالک تیرے اندر ہے تو اس کے لیے کہیں دور رہو)

۲۱۔ مینا گھٹ تیتا پڑا نہ ہا ہٹ ہٹا
سب گھٹ بیا پک ہوئے رہا سوئی آپ الیکو
(جیسے جسم میں واہیں تے جیتا ہے وہوں کی طرح طاق کی ہوا اور چلے میں
جو ہی سارے اندر میں موجود ہے وہ وہی یک ہے جو ناق بل ہوا ہے)

۲۲۔ بھو بھولا کی پھرے سر نہ بند ہو گئی بسیل
تیرا سائیں جھوٹ میں جیوں تل ما نہیں نیل
(تو کیوں بھٹک پڑتا ہے اسی چکر میں تیرے سر پر دیواری سو رہو گئی ہے
تیرا مالک تو تیرے اندر ہی ہے جیسے تل کے اندر تیل ہوتا ہے)

۲۳۔ جیوں مل ما نہیں تیل سے جو چلقن میں مگ
تیرا سائیں تجھ میں جاگ سکے تو مالک
(جس طرح تل کے اندر تیل اور چلقن کے اندر آگ رہتی ہے
اسی طرح تیرا مالک تجھ میں ہے اگر تو جاگ سکے تو جاگ یعنی یہ سمجھ لے)

۲۴ جنت منہ سب جھوٹے مت پر سب کو ہے

سار سہ جاتے بنا کا کجا جس نے نہ ہوئے

سارے جنت منہ جھوٹے میں۔ کسی کو ان کے ملوئے میں آنا چاہیے

اصل سہ کے جاتے جی کو جس میں ہو سکتا یعنی سار۔ رت عالیہ روئی پر مینا پرتی

نام

۲۵ آو نام پر میں سبے میں ہے مسید ۱۰

پرست سے چہی جب چھوٹا سہ میں ۱۰

۱۰ میں الہ کا نام پارس پھر سے اور دے ترک درو ۱۰

۱۰ میں سب چھوٹے میں دو سکا تین کی اور ساری میں ہیں تعلیمات کے چھوٹے

۲۶ آو نام پر میں سبے میں ہے مسید ۱۰

۱۰ میں چھوٹے میں کو ۱۰ میں سو ۱۰

۱۰ میں سب چھوٹے میں جس نے سے بھولیا وہ عارف کامل ہے

۱۰ میں شخص نے اس اصل نام کو بھی وہ اور اس کا خاندان کا خالق ہو گیا

۲۷ آو نام فی مول ہے اور منہ سب ڈار

کے کیر کی نام بن یوزر ہوا سسار

۱۰ زلی نام چڑکی طرح ہے اور دوسرے سارے منہ میں درخت کی شاخیں

کیر کہتا ہے کہ اصل نام کے بغیر ساری دنیا ڈوب کر مری جا رہا ہے

۲۸ نام رتن دھن پاسے کے گانٹھی باندھ نہ کھول

ناہیں پن نہیں پار کھو نہیں لاک نہیں مول

۱۰ اگر تم نام کے جواہر کو نہ تو اسے گاٹھ میں باندھ لو کھول کے کسی کو نہ دیکھا

اس جواہر میں نہ تپ ہے اس کا پار لگی ہے نہ لاک ہے نہ اس کی کوئی قیمت ہے

۲۹ سہ سب کوئی کہے سہ کے ہاتھ نہ پاؤں

ایک سہ اوشدہ کرے ایک سہ کر گف ۱۰

۱۰ شخص الفاظ کا استعمال کرتا ہے۔ لفظوں کے نہ ہاتھ ہوتے ہیں نہ پاؤں

تاہم ایک لفظ منہ میں دوا کا کام کرتا ہے اور ایک لفظ زخم پیدا کرتا ہے

۳۰ سہ برابر دھن نہیں جو کوئی جاتے بول

بیر اتو دھن ملے سہ میں مول نہ تول

۱۰ الفاظ جیسے کوئی دولت نہیں بشرطیکہ ٹھیک بولنا آتا ہو

بیر اتو قیمت دے کر مل جاتا ہے لیکن لفظوں کا نہ کوئی مول ہے نہ تول

۳۱ مٹا ہمارا منہ ہے ہمسایوں سے سو لے

سہ ہمارا کلپ ترہو جو چاہے سو دیے

۱۰ ہمارا منہ میں اٹھ دہی ہمارا منہ ہے اسی کو منہ ہے جو ہمیں ہوتا ہے

ہمارا سہ کلپ کا درخت ہے اس سے جو بھی خواہش کر وہ پوری کرے گا

۳۲ سینٹل مسجد اچار ہے اہم آئے ناہنہ

تیرا پر تہم تھ میں سترو بھی تھ مانہنہ

۱۰ دم ٹھنڈے یعنی آرام دینے والے الفاظ بولو اور غور نہ کرو

تمہارا محبوب تمہارے اندر ہے اور تمہارا دشمن بھی تمہارے اندر ہے

۳۳ وہ موتی مت جانے چھے پوت کے ساتھ

یہ تو موتی سہ کا بید رہا سب گاست

۱۰ سے موتی نہ سمجھو جو کاٹی کے ٹکڑے کے ساتھ دھاگے میں بندھ جاتا ہے

۱۰ جو شید کا موتی ہے تو سارے جسم ہی کو بندھ رہا ہے

۴۴۔ پاؤں روٹی نام ہے سب گھٹ رہا سہاے
جست جتوں لائے نہیں دھواں ہوئے ہوئے جاے
اس کا نام ایسی آگ ہے جو ہر جسم کے اندر موجود ہے
دل کا جفاں چوں کر گزرا ہیں جاتا اس لیے صحت دھواں اٹھ کر رہ جاتا ہے

۴۵۔ نام ہنا ہے کام میں چھپن کوٹ بلاکس
کا اندر اس میں بیٹھو کا بیکٹر فاسس
انام کے بغیر چھپن کروڑ قسم کی عیش و عشرت ہے کار میں
چاہے وہ دیوتاؤں کے راجا اند کے تخت پر بیٹھا ہو یا جنت میں رہا ہو

۴۶۔ لوٹ کے تو لوٹ لے ست نام کی لوٹ
چمچے سر بھٹا پیران جانہ جب چھوٹ
اگر نکلے توں جائے تو چمچے، م کی جو لوٹ ہو، ہی ہے وہ ہٹ لے
وہ بعد میں پچھتاؤ گے جب جان جسم سے نکلے گئے گی

۴۷۔ شونہ مرے اچا مرے اہند بھی مر جائے
رام مینہی نا مرے کہہ کبیر بھائے
(شونہ واوا) اچپ جاپ اور اہند نا کو سننے والے ہو گئی بھی مر جاتے ہیں
لیکن رام کے عاشق کو موت نہیں ہے کیرے بات سمجھا کر کہہ رہا ہے

پیر پچھے (تعارف)

۴۸۔ لانی میرے دل کی جت دیکھوں تھ دل
لالی دیکھوں میں گئی میں بھی ہو گئی دل
(میرے محبوب کی گل روٹی نے ہر سمت سرٹی کھیر دی ہے
میں جب اس لال کو دیکھے ہل تو میں بھی دل ہو گئی یعنی التری عاشق اس میں سا جاتا ہے)

۴۹۔ سبھی دسائیں ام کر ہی نہیں نام سم کوئے
رچک گھٹ میں سچرے سب تن گہن ہوئے
ارم نے ہر طرح کی کیمیا آزمائی ہے لیکن ازلی نام جیسی کوئی نہیں ہے۔
یہ ذرا سی بھی بدن میں جائے تو سارا جسم سونے کا ہو جائے

۵۰۔ جھپین نام ہر دے دھرا بھیا پاپ کا ناس
اٹو چنگل آگ کی پری پرانی گھاس
جب بھی کسی نے اس کا نام دل میں رکھا اسی وقت اس کے گناہ ختم ہو گئے
جیسے آگ کی چنگاری پرانی یعنی خشک گھاس میں پڑ گئی ہو

۵۱۔ گیان دیپ پرکاس کر بھینر بھون جوائے
تہاں محست نام کو بھی سہا وہ لکائے
(موت کا چراغ جلا کر اندر کا محل میں دل علا دنیا جی پاک کرنا چاہیے)
وہاں ہے نام کا سحر کر کے معمولی طور پر استغراق ان کی مشق کرنی چاہیے

۵۲۔ پھینپوں میں بڑاے کے دھوکے ہو کھبے نام
داکے گھ کی دیتری میرے تن کو چپام
(جس شخص کے منہ سے جواب میں بھی بڑ بڑاتے ہوئے دھوکے سے نام سنائی دے
اس کے پاؤں کے جوتے میرے جسم کی کھال کے بنائے جائیں)

۵۳۔ جیسو مایا من دیو تیسو نام رسائے
نارا منڈل بیدھ کے تہ امرا پور جائے
(جس طرح دل میں مایا جیسی تعلقات ذہنی گھر کیے ہیں ویسے ہی اگر نام گھر کر جائے
تو اس حالتوں کی دنیا کو پار کر کے دائمی قیام کی دنیا میں چلا جائے)

۵۳۔ ان ٹن سول میں لگیا لگنیر پہنچا جائے
چاند بہوتا چاندنی اکھ تر نہیں واسے

۱۔ میرادل سے لگا ہے جو خواہش سے پر ہے اور اس سے میں آسمان میں چکی گیا
اس جگہ پر کے بھر یا نہی رہتی ہے اور وہاں میرے آقا نادیہ اور ناسلوٹ موجود ہیں۔

۵۵۔ میری مٹی مکتا بھیا پایا اگم تو اسس

۱۔ اب میرے دو جا نہیں ایک کھاری آس
۲۔ جب خودی مٹ گئی تو میں آزاد ہو گیا اور مجھے لا تبا مقام مل گیا۔
اب کون دوسرا میرا نہیں ہے، مجھے صرف تمہارا مبارک ہے۔

۵۶۔ شربت سانی بزت میں اچا ماہیں چپ

۱۔ لیکھ سانا اکھ میں آچا ماہیں آپ
۲۔ محبت میں معرفت ساگنی اور لا ذکر کی میں ذکر کو ہو گیا
۳۔ حسن نادیہ میں دیدار ساگیا اور میرے خود کے اندر لا محدود وحشت ساگیا
۴۔ یہ دو رنگ پر بھگن میں محبت و عقیدت کی برتری ظاہر کرتا ہے۔ (مترجم)

۵۷۔ پار برجم کے نیچے کا کیسا ہے ان مان

۱۔ کبے کی سو بھا نہیں دیکھے ہی پرمان
۲۔ اس پار برجم یعنی حقیقت مطلق کی تحمل کا قیاس کس طرح ممکن ہے
۳۔ یہ من کہے کی چیز نہیں ہے۔ اس کا یقین اسے دیکھ کر ہی ہو سکتا ہے۔

۵۸۔ پنجر پریم پر کا سبیا اتر بھیا اجاس

۱۔ سکھ کر سوتی محل میں بانی پھوٹی باس
۲۔ جسم کو جب محبت میں روشن کیا اور دل میں جب اجالا ہوا
تو محل میں آرام سے سوتی ہوئی آواز یعنی جوگیوں کا انہنا دجاگ اٹھا

۵۹۔ جی پاؤں بھوین بھر پھرے گھوے دیں دیں

۱۔ پیا من جب ہو یا آگن بھیا پر سس
۲۔ ان پیروں سے میں زمین پر بہت گھوما اور ملک ملک کو دیکھا
جب میرا محبوب مجھ سے مل گیا تو پیر دیں ہی میرے گھر کا من ہو گیا۔

۶۰۔ اٹل سامنا آپ میں پر گئی جوست انت

۱۔ صاحب سیوک ایک سنگ کیلیں صدا بمنت
۲۔ جب میں نے باہر سے نظر پٹی اور اندر ڈالی تو لافانی فری پر ہوا
۳۔ پھر یہ حال ہو گیا کہ تھی اور علام میں معبود اور بدھ ہمیشہ کے بے سول کھینے لگے

۶۱۔ جوگی ہوا بھلک لگی مٹ گیا اینچا تان

۱۔ اٹل سامنا آپ میں میں جوا برجم سمان
۲۔ جب میں نے یوگ شروع کیا تو مجھے ذرا بھر ملا اور میری دونی کا احوال سن مٹ گیا
۳۔ میں باہر سے پلٹ کر خود میں ساگیا اور برجم یعنی ذات مطلق جیسا ہو گیا۔

۶۲۔ خون گلا پانی ملا نہ بھر ہے گون

۱۔ صرت سہ میل بھیا کال رہا کہ مون
۲۔ جب تک پانی میں مکھن یا جی بندہ فناں اٹھ ہو گیا تو ملک کی گھڑی پر نہیں جرتی یعنی ہم نہیں آتے
۳۔ جب آہنگ اڑنی سے مٹا ہو جاتا ہے تو موت یا وقت میں ظہر ڈا جاتا ہے۔

۶۳۔ کہنا تا سو کہ دیا اب کچھ کہنا نہ جائے

۱۔ ایک گھا سو جارہا دیا لہر سماسے
۲۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا وہ میں نے کہہ دیا۔ اب مجھ سے کچھ کہنا نہیں جاتا۔
۳۔ جو نظر نکل گیا وہ نکل کر گم ہو گیا جیسے دریا کے اندر موج سا جاتی ہے۔

۶۴۔ اب گورو دل میں دیکھیا گاؤں کو کچھ تانبہ

کیرا جب ہم گاؤں تے تب جانا گورو تانبہ

(اب مرنے اپنے گورو کو اپنے دل میں دیکھا ہے اور گلے میں اس کی تعریف کہنے کی طاقت نہیں ہے)

اے کیر جب ہم گاتے تھے اس وقت ہم نے گورو کو جانا ہی نہیں تھا،

۶۵۔ مان سرور شکم جب جنسی کیل گراو

مکتابی موتی چلے اب اڑ اٹھ ۔ ۔ ۔

(مان سرور یعنی مہاراجہ جی سے ملتا ہے جب کسی میں مہاراجہ سے ملتا ہے۔)

اب جنس موتی چل رہا ہے اور اگر کسی اور جگہ نہیں جاسکتا)

۶۶۔ حق منزل میں گھر کیا باجے شبہ رسال

روم روم دیک بھیا پر تلے دین دیال

(ہم سے شوبہ منزل یعنی مہاراجہ موجود کی میں گھر بنایا ہے اور کان میں بھی تو آ رہی ہے)

ہمارا روموں چرخ بناتا ہے اسی وقت خدائے پاک کا ظہور ہوا ہے)

۶۷۔ شربت اڑانی گلن کو چرن بھسی جائے

مکھ پایا صاحب ملا آندہ آندہ سہائے

(ہمارا روموں شمس آسمان میں پرواز کر گیا اور اس کے قدموں پر چلا)

ہم نے بے انتہا راحت پائی، سارا مالک مل گیا خوشی ہمارے سینے میں ہیں ساری ہے)

۶۸۔ پانی ہی تے ہم بھیا ہم ہی گیا بلائے

کیرا جو تھا موتی بھیا اب کچھ کہا نہ جائے

(پانی سے برف کی تھلی یعنی عصا اعظمی سے جسم انسان بن گیا اور اب برف غائب ہو گئی)

اے کیر جو کچھ پہلے تھی اسی حالت میں پہنچ گیا، اب کچھ ادا کہا نہیں جاتا)

۵۹۔ آیا تھا سنسار میں دیکھیں کو بہر روپ

کے کیرا سنت ہو پڑ گیا نظر انوب

(میں اس دنیا میں طرح طرح کی چیزیں دیکھنے آیا تھا)

کیر کہتے ہیں کہ جب میں فقیر ہو گیا تو مجھے لاشانی حقیقت دکھائی دی:

۶۰۔ پایا تھا سو گہر رہا دستا لاگی سواد

رقن نرالا پائیا جگت ٹٹولا بعد

(میں نے جو پایا مئے منہو ملی سے بکڑایا اور میری زباں کو، مئی کا ذائقہ لگ گیا)

میں نے پہلے لاشانی جو رہا پایا، اس کے بعد ہی دنیا کو ٹٹول کر دیکھا،

۶۱۔ کھرا دیکھا ایک ایک جہا بھی نا جائے

نیچے پچ پر سادھنی خنن رہا سہائے

(اے کیر میں نے ایک ایک چیز دیکھی جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی)

میرے سامنے میرے غم نے بھگت نور رکھ دیا اور وہی میری آنکھوں میں سما گیا ہے)

۶۲۔ گلن گرج بر سے امی بادل گہر گہر

چہوں دس دیکے دامن بھیں داس کیر

(آسمان سے گہرا بادل گرج کر اتر کر اس پر اسے یعنی روحانی فیض مل رہا ہے)

چاروں طرف بھی یعنی قبل چمک رہی ہے اور اس ارش میں کیر دس جگہ رہے ہیں)

۶۳۔ دیک جو یاگیں کا دیکھا پر م دیو

چار دیو کو گم نہیں جہاں کیرا سیو

(میں نے معرفت کا چراغ جلا دیا اور لاشانی مہبود کا دیدار کیا)

جہاں کیر پہنچے میں وہاں چاروں دیو بھی نہیں پہنچ سکتے)

۴۴۔ جیوں کو گٹھے کے سینے کو گونگا ہی پہچان
تیوں کی نئی کے شکستہ کو گیانی بولے سو جان
(جس طرح گونگا ہی دوسرے گونگے کے اشارے سمجھ سکتا ہے
اسی طرح ایک گیانی ہی دوسرے کی نئی کا اندازہ کر سکتا ہے)

۴۵۔ کانگہ لکھے سو کانگہ کی بیوی پاری جیو
آتم درست کہاں لکھے جت دیکھو نت جیو
اچھ شمس کا نہ پتہ لکھتے ہے وہ کاغذ ہی کا استعمال کرنے والا ہے یہ بیوی پاری ہے
روحانی نظر سے کہاں ایسی بات لکھے وہ تو جہاں جاتی ہے وہاں محبوب کو پاتی ہے :

۴۶۔ لکھا لکھی کی ہے نہیں دیکھو دیکھی بات
دُعا دامن مل گئے پھینکی پڑی برات
یہ لکھے دکھانے کی نہیں دیکھے دکھانے کی بات ہے
(دوا دامن حب ن مل گئے تو برات پھینکی پڑ گئی)

۴۷۔ ریتو بولے سو ریتو ریتو بولے بھرائے
ریتو بولے نہ پاپینے اوبھو سوئی کہائے
(جو جیر بھری ہو وہ جان ہو سکتی ہے اور جو خالی ہو وہ بھری جاسکتی ہے)
لیکن روحانی تجربہ ایسی چیز ہے جس میں نہ خالی پن معلوم ہوتا ہے نہ بھر (پن)

سارگر ہستا (حصولِ اصلیت)

۴۸۔ سادھو ایسا چاہئے جیسا سوپ بھجائے
سادھو کو گہرے تھوٹھا دیے اڑائے
(سادھو کو اپنی نظرت میں سوپ کی طرح ہونا چاہئے
اسے چاہئے کہ اصل جنس کو اپنے پاس رکھے اور بیکار چمکے دھرو اڑا دے)

۴۹۔ من سرور میں من خیر تیر سب دیو
سدا سدا سدا سب جیسی بڑا جائے بھیسو
(شوبہ منڈل جی نام نامی جو دگ تائب ہے وہ بھیل ہے تائب کے کہنے ہی پر دیتا ہے
بھیل لوگ اس رت کے سمندر میں ہمیشہ تر رہے ہیں لیکن شادون درہی کوئی اس کا حصہ سمجھتا ہے)

۵۰۔ میں ایسا اُس سے ایک بھیسا سب مانہ
سب میرا میں سب کا تھاں دوسرا تائب
میں نے اس ایک سے تعلق کیا اور وہ ایک ہی سموں میں آگیا۔
اب بھی میرے ہیں اور میں سموں کا اوس کوئی غیر نہیں رہا۔

۵۱۔ گن اندری پیچھے گئے ست گونڈ کر می مہائے
گھٹ میں نام پرگٹ بھیا کب کب مرے بلائے
میرے رشید کالے مدد کی اور میں جھمکی اور جو جس خستہ کی بدش سے تڑد ہو گیا
میرے جھمکی میں انہی نام کا جھور ہو گیا۔ اب میری بلا کب کب کرے مرے بھی میں خاموش رہاں گا۔

۵۲۔ گہرا بھرم نہ بھاجیا نہ بھرا بھیکو
سائیں کے پرتے بنا اترا دیو دیکھو
(اسے کبیر چاہے طرح طرح کے بھیس بنائے دن کا تہذیب دور نہ ہوگا
جب تک مالک سے تعارف نہ ہوگا دل میں کبیر پڑی ہی رہے گی)

الو بھو (تجربہ)

۵۳۔ آتم الوبھو گیان کی جو کوئی پوچھے بات
سو گونے گڑ کھائے کے بے کون مکھ سواد
(روحانی تجربے اور معرفت کی اگر کوئی بات پوچھے
تو یہ بتاؤ کہ گونے آدی گڑ کھا کر کس منہ سے اس کا ذائقہ بتائے)۔

۸۴۔ سم درشتی تب جانے سیتلی سمٹا موئے
سب حیوں کی تہا لکھے ایک سی ہوئے

اسی کو ایک نگاہ سے دیکھے دانا کہا چاہے جس کی ایک نظر ہی آرام دینے کو
اور وہ بھی ہماروں کی روح کو ایک ہی نظر سے دیکھے

بھکتی

۸۵۔ جب تک تاملت کتاب تک بھکتی نہ سمٹ

تاملت نہ سمٹے بھکت کہ وہ سمٹے

جب تک نفس دھوی موجود ہے بھکتی نہیں ہو سکتی

جو دنیا سے قطع تعلقی کرے خدا کی یاد کرنا ہے اسی کو بھکت کہتے ہیں

۸۶۔ بھکی بھکتی نہ اترا جیسے دھرن کا س

بھکت لین گورو جرنل میں بھیش بھکت کی س

(اصل بھکت اور باؤٹی بھکت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے)

بھکت گورو کی خدمت میں گورہتا ہے اور بے ہوشے بھکت کو دھوی میرٹوئی نہ

۸۷۔ دیکھ دیکھی بھکتی کا کہوں نہ جڑا ہسی رنگ

بہت پرے یوں چھاڑسی جیوں کھیل بھونگ

(دوسروں کی دیکھ دیکھی بھکتی کا رنگ کسی پر میں چڑھ سکتا)

اب آدمی مصیبت پڑنے پر بھکتی کو پہنچے ہی چھوڑ دیتا ہے جیسے سانپ کھیل تار دیتا ہے

۸۸۔ گیات سمپورن نا کھدا پروا نہیں جڑائے

دیکھا دیکھی بھکتی کا رنگ نہیں ٹھیرا سے

(پورا علم حاصل نہیں ہوتا اور قلب کو اطمینان بھی نہیں ہوتا)

دیکھا دیکھی کی گئی بھکتی کا رنگ ٹھیرا نہیں ہے

۸۹۔ اوٹھ کو تو ناچے گئی ہی کو سے رہیں

گھٹ گھٹ چکے مٹھپ جو پر ماتم لے چیں

عقلہ لوگ بری باتوں کو چھوڑ کر لوصاف حمیدہ چناتے ہیں

جیسے سبھی دنیوی دینے والے بھولوں سے بھولنا کار کے بھولوں کو بھین پتا ہے

۹۰۔ ہنسنا پنے کو کاڑھ لے نہیں پھیر نروار

ایسے گہیں جو سار کو سوچیں اتریں پار

(بہس پانی لے دو وہ میں سے دو وہ اور پانی لگا کر دیتا ہے)

اسی طرح سے جو لوگ بہت کلام کر رہے ہیں وہی پار لگ سکتے ہیں

۹۱۔ پھیر روپ ست نام ہے غیر روپ دیوار

ہنس روپ کوئی سادہ ہے تن کا چھاننا دار

(اسم اپنی روپ کی طرف ہے اور دنیوی مشاغل پانی جیسے)

جو اس پانی سے چھان کر (روپ کو الگ کر لیتا ہے وہی سادہ ہو جاتا ہے)

سم درشتا (یک نظری)

۹۲۔ سم درشتی ست گورو کیا دیا اوچل گیان

جنہ دیکھوں تنہ آپ ہی دو جا ناہیں آن

میں نے یہاں نہ کیا جو سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اس نے مجھے مستقل غم دیا

اب میں جہاں دیکھتا ہوں ایک ہی جلوہ دکھائی دیتا ہے دوسرا کوئی نظر نہیں آتا

۹۳۔ سم درشتی ست گورو کیا مٹیا جگت و کار

جنہ دیکھوں تنہ ایک ہی صاحب کا دیدار

(میں نے سب کو ایک نظر سے دیکھے دانا مرشد کیا اس نے دنیوی تلافیوں سے پاک کر دیا)

اب میں جہاں دیکھتا ہوں اپنے مالک کا جلوہ ہی دیکھتا ہوں

۹۴۔ لولاگی تب جانے چھوٹ کہوں نہیں جائے
 جیوت لولاگی رہے موسے جتہرہ سہائے
 (بھکتی میں لولگانا اسی کو کہتے ہیں جب وہ کبھی چھوٹے نہیں۔
 جب ساری زندگی لولگی رہے اور مرنے پر بھی اللہ ہی میں سہا جائے)

۹۵۔ مٹی لگن چھوٹے نہیں جیہہ جو پٹی جڑ جائے
 میٹھا کہا انگار میں جاہ چکور چہائے
 (چاہے اس کی زبان اور چوٹی مل جائے لیکن اس کی لگن نہیں جیہتی
 لگن ہی تو ہے اور انگارے میں کون سی صلاحیت ہے جسے چکور کھا تا ہے۔

۹۶۔ سوؤں تو پہنے ملے جاگوں تو من مانہ
 لوہی راتا سدھ رہی پھرت کہوں نانہ
 (جب سوتا ہوں تو وہ محبوب خواب میں آتا ہے اور جاگتے وقت دل میں رہتا ہے
 میں اس کے من میں رہتا ہوں اس نے میری ندھ بدھ ختم کر دی ہے وہ لگی محو سے عینہ نہیں ہوتا)

۹۷۔ توں توں کرتا توں بھیا تھ میں دل سہائے
 تھ میں من مل رہا اب کہوں انت نہ جائے
 (میں برا بر تیرا نام لیتا ہوا "تو" ہی بن گیا اور تھ میں کو ہوگی
 میرا دل تھ سے مل گیا ہے اب وہ کہیں اور نہیں جاسکتا)

۹۸۔ اب کھرب لول ولب ہے آدے است لول راج
 بھکتی جہاتم نائٹے یہ سب کوئے کاج
 (ہا ہے لول کھرب لول کی دولت جو چاہے مشرق سے مغرب تک کی سلطنت
 بھکتی کی عظمت ان سے نہیں ناپا جا سکتی یہ سب بے کار ثابت ہوتے ہیں۔)

۹۹۔ کھیٹ بگاڑ کھڑا مسبھا بگاری کور
 بھکتی بگاری لالچی جیوں کیر میں دھور
 (بیکار گھاس پھوس کھرتو اسے کھیٹ بگاڑتا ہے نامہ مذہب آدمی سے مغل گزرتی ہے
 لالچی آدمی کی وجہ سے بھکتی بگارتی ہے جیسے زعفران میں مٹی مل گئی ہو)

۱۰۰۔ کامی کر دوہی لالچی ان تیں بھکتی نہ ہونے
 بھکتی کرے کوئی سورما جات برن کل کھونے
 (ستہوت پسند غصہ ور لالچی لوگوں سے بھکتی نہیں ہو سکتی
 بھکتی کرن تو ایسے سادہ دل سے جو پی دانت اور بھی برن جھڑی دیرہ ڈرہ لالکھوٹنے)

۱۰۱۔ مل میوں پیار ما پھری تو مٹی پیار نام
 مانا پیارا ہانکا بھکت پیارا نام
 (جس طرح پھل کو پانی پیارا ہے اور لالچی آدمی کو دولت
 اور جس طرح مال کو مٹا پیارا ہے یہی بھکت کو نام پیارا ہوتا ہے)

۱۰۲۔ جب لگ بھکتی نکام ہے تب لگ نہیں ہو
 کہے کیر وہ تہوں ملے نہ کامی جی دیو
 (جب تک جودیت باغرض ہے تب تک اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہوتا
 کیر کہتے ہیں کہ ایسے میں وہ معبود جو خود بے غرض کیسے مل سکتا ہے)

۱۰۳۔ بھکتی گیند چوگان کی بھاوے سوئی لے جائے
 کہے کیر کھو بھید نہیں کہا رنگ کہہ رائے
 (بھکتی تو چوگان کی گیند کی طرح ہے اسے جو بھی پا ہے لے جا سکتا ہے
 کیر کہتے ہیں کہ اس معاملے میں بادشاہ اور فقیر میں کچھ فرق نہیں ہوتا)

۱۰۴۔ پریم پیال جو پئے بیس دچنا دینے
 بوجھ بیس نہ دے سکے نام پریم کا لینے
 (محبت کا پیال جو پیتا ہے اسے نذرانے میں اپنا سر دینا ہوتا ہے
 لاپچی آدمی سر تو دے نہیں سکتا، محبت کا صرف نام لیا کرتا ہے)

۱۰۵۔ چھند بڑے چین اترے سو تو پریم نہ ہوئے
 اکھٹ پریم بھرے پریم کہاوتے سوئے
 (جو یک دم میں چڑھے اور دوسرے میں اتر جائے وہ محبت نہیں مونی
 جب ایسی محبت انسان میں پیدا ہو جو کم ہونے والی نہ ہو وہی محبت کھدائی ہے)

۱۰۶۔ جب میں تھا تپ گورو میں اب گورو میں ہم ناہنہ
 پریم علی ت سا کرن نامی ۔ سب نامہ
 (جب میں تھا تب بھی اس میں جو وہی تھات وہ میں تھے بے شرمی میں میں نہیں ہوں
 محبت کا کوہ بہت تنگ ہوتا ہے میں میں دو کی گہی ہوتی ہیں ہے)

۱۰۷۔ چھٹ پریم نہ سیرے سو گھٹے جان مسان
 جیسے کھاں نواد کی سانس بہت ان پران
 (جس جسم میں محبت نہیں سے وہ سمجھن پائے
 دو نواد کی دھونکتی صیہ ہے جو جان نہ ہونے پر بھی سانس ہیتی ہے)

۱۰۸۔ اٹھا گورو پریم کا تنکا اڑا اکاس
 تنکا تنکا سے ملا تنکا تن کے پاس
 (جب محبت کا گورو اٹھا تو تنکا بھی بے حقیقت انسان آسمان میں اڑ گیا
 اب تنکا تنکے سے مل گیا یعنی عاشق محبوب سے مل گیا اور جس کا تھا اسی کا ہو گیا)

۹۹۔ اندھ بھیجا سب ڈونگی یہ نہیں کرے بچار
 ہری بھکتی جانے بنا یوڑ مرا سسٹار
 (دیواوے اندھے ہو کر بھٹک رہے ہیں اور کچھ سمجھ نہیں پاتے۔
 سنگھان کی بھکتی کے بغیر ساری دیا ڈوب کر مری جا رہی ہے)

۱۰۰۔ اور کرم سب کرم ہیں بھکتی کرم نش کرم
 کہے بکیر پکار کے بھکتی کرو تچ دھرم
 (دوسے کام میں عبودیت سب نامہ یعنی سب نامہ ہے
 بکیر پکار پکار کر کہتا ہے کہ مذہب کو چھوڑ دو اور عبودیت حاصل کرو)

۱۰۱۔

۱۰۱۔ یہ تو گھر ہے پریم کا خالہ کا گھر ناہنہ
 بیس اتارے بھوئیں دھرتی تپوٹے کر ناہنہ
 یہ محبت کا گھر ہے کوئی غار جی کا گھر نہیں ہے
 جو کوئی اس میں آنا چاہے چلے اپنا سر کاٹ کر زمین پر رکھے پھر آئے)

۱۰۲۔ بیس اتارے بھوئیں دھرتی تپوٹے کر ناہنہ
 داس بکیر یوں کہے ایسا سوئے تو آو
 (محبت کسے والا اپنا سر کاٹ کر زمین پر رکھے اور اس پر اپنا سر رکھے
 بکیر داس کہتے ہیں جو ایسا کر کے وہی یہاں آئے)

۱۰۳۔ پریم نہ باڑی اوپے پریم نہ ہاٹ بجائے
 جاہر جاہر رچے بیس دیئے لے جائے
 (محبت نہ تو باڑی میں لگتی ہے نہ بازار میں لگتی ہے
 راجا چہرہ جیسے بھی اس کی ضرورت ہے اپنا سر دے کر لے جائیں)

۱۰۳ پینا چاہے پریم دس راگھا چاہے مان
ایک میان میں دو کھرنگ دیکھا سناہ کان
اگر کوئی جام محبت پینا چاہے اور ساتھ ہی اپنا اعزاز بھی قائم رکھے
تو ایک میان میں دو تلو روں کی بات ہوگی جو دیکھی کہ سنی تک نہیں گئیں

۱۰۴ کبرا پیالا پریم کا انتر لیا لگا سئے
روم روم میں دم ریا اور اہل کیا کھا سئے
(اے کیر میں نے تو محبت کا پیالا ہی دل سے لگا لیا ہے
اب روئیں روئیں میں وہی سارہا ہے میں اور کوئی نشہ کیا کروں)

۱۰۵ کبرا جم گورو دس پیا باقی رہی نہ چھاگ
پاکا کلس کھار کا بھر نہ چڑھسی چاک
(اے کیر میں نے گورو کی محبت کا دس پیا ہے کچھ دیا ہے کہ آرو بھی ہے
کس کا گھر جب آنسو میں یک جاتا ہے تو پھر چاک پر چڑھ کر نہیں گھومتا)

۱۰۶ جسے رسائی میں کیا پریم سہاں نہ کوئے
دنی اک تن میں پھرے سب تن کھن جوئے
(میں نے ہر طرح کی کیسی آزمائش لیکن محبت جیسی کوئی نہ نکلی
ہر ایک دنی بھر بھی اندر جاتی ہے تو سارا جسم سونے کا ہو جاتا ہے)
ج ۱۲۲ (۱) جی ہے جو ۱۲۲ نمبر ۲۹ ہے مترجم

۱۰۷ راتا مانا نام کا پیلا پریم اگھا سئے
متوا دیار کا مانگے مکتی بلا سئے
(میں تو اس کے نام میں گم ہوں میں نے ہی بھر محبت کا دس پیا ہے
میں تو اپنے محبوب کے دیار کا متوا ہوں مکتی میری بلا مانگے)

۱۰۸ سو جو جی سا جی بے مانو ہر دے منجی
کپٹ سینہ ہو گئیں جانو سمندر پار
محبوب سیکڑوں کو سہ بے تو دس میں رہتا ہے
لیکن صوفی حبيب گھر کے محسوس میں کو تو ملتی دور ہے جیسے سمندر پار رہتا ہوں

۱۰۹ یہ تہہ دوتہ ایک ہے پسہ پان دو کات
چہ تہہ سے جاسنہ یہ نہ تہہ ہی بات
(یہ اصیت اور دواصیت میں عشق و رشتوں کی جیسے دو قسموں میں ایک ہوتا ہے
اے محبوب تھیں اپنے دل ہی سے میرے دل کی بات معلوم ہوتی ہے)

۱۱۰ مہ نھو محن کریں تم کو ہے چتوڑا ناہنہ
محن من کی پریت سے سون نہ ہی نہ
(مہ تمھاری محن کرتے ہیں اور تم مجھے دیکھتے بھی نہیں
محن تو دل کی محبت ہے اور میرا دل تمھارے کی پاس ہے)

۱۱۱ پریت جولاگی ٹھل گئی پیندھ گئی منی مانہ
روم روم ہو جو جو کچے مکھ کی سروا ناہنہ
(جب مجھے محبت ہوئی تو وہ ٹھل کر دل میں سا گئی
اب جسم کا رول دھال محبوب کو بنا رہا ہے محض زبانی عقیدت کی بات نہیں)

۱۱۲ جو جاگت سو پہن میں جیوں ٹھٹھ بھتر ماس
جو من جا کو بھاؤتا کوئی تانے پاس
(جو میرے ماسے ناکھ میں قصور میں سے وہی کوئے جو میں جیسے محسوس میں رہتا ہوں
جو جس کا محبوب ہوتا ہے وہ اس کے پاس رہتا ہی ہے)

۱۲۴۔ کہا بھوت تو یہ پھر سے دور ہے، جی پاس

نیںال ہی آخر پرا پر لکھتا ہے پاس

۱ جب محبوب دور رہتا ہے تو جسمانی طور پر علیحدہ ہو جاتا ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے
علیحدگی تو آنکھوں ہی کی ہے، میری جان تو تمہارے پاس ہی ہے

۱۲۵۔ جل میں ہے کو دتی چندا ہے اکاس

جو ہے جا کو بھادتا سوتا ہی کے پاس

۱ کہن بھی رات میں کھسے وہاں کل پانی میں رہتا ہے اور چاند جسے دیکھ کر وہ کہتا ہے آسمان میں بڑا
اس دوری سے کچھ نہیں ہوتا، جو جس کا محبوب ہے وہ اس کے قریب رہتا ہے

۱۲۶۔ دیکھ کو پتیاں لکھوں جو کہوں ہوئے پریں

تن میں من میں نہیں میں تاکو کہا سندھ میں

۱ میں اپنے محبوب کو خط تو تب لکھوں جب وہ دوسری جگہ رہتا ہو
جو قسم کے اندر دل کے در و در آنکھ کے اندر ہوا ہے کیا یہ یاد بھیجا جائے

۱۲۷۔ گلن آج سہنا سگم سگم کھڑک کی دھار

نہر نہاؤں ایک دس جاکھن بیوہار

۱ آگ کی تپن اور تنوار کی دھار ہر داشت کرنا آسان ہے

لیکن ایک نیت کے ساتھ محبت کو ناہت مشکل کام ہے

۱۲۸۔ یہ نہاے ہی ہے سوچے ہے نہ آن

تن دے من دے میں دے نہر دے دیکھ جان

۱ محبت کو تو نہا نا ہی پڑتا ہے، اس میں کسی اور خیال کو دخل ہی نہیں

چاہے جسم دہتا پڑے دل دینا پڑے، ضرور دینا پڑے لیکن محبت نہیں چھوڑنی چاہیے

۱۲۹۔ مٹا جگ میں کشن ہے مل پھڑا جی کوئے

پھڑے سخن تپہ میں جی، قے ش ہوئے

۱ دنیا میں ملنا مشکل ہے، کوئی شخص مل کر نہ علیحدہ ہو

پھر دامنوب اسے ملتا ہے جو من سے حد جو سے سب کی طرف نہ چل کر جان دے دینا ہے

۱۳۰۔ جوئی ملے سوہریت میں لورے سب کوئے

من سو منسا نا ملے دیہ ملے کا ہوئے

۱ ملنا تو اسی کو کہتے ہیں جو محبت میں ہوتا ہے

جب دل ہی دل سے ملے تو جسم کے ملنے سے کیا ہوتا ہے

۱۳۱۔ نین کی کر کوٹری پری پٹنگ پھی سے

پلکوں کی جتی ڈار کے پیر کو یا دھائے

۱ میں نے اپنی آنکھوں کی کوٹری بنائی اور ان میں پٹنگ کا پٹنگ بچھا دیا

پھر پلکوں سے اس میں جتن ڈال دی ہیں، نکھیں بد کر ہیں اور اس طرح محبوب کو خوش

۱۳۲۔ جب گک مرنے سے ڈسے تب گک پر بھی ناہر

بڑی دور ہے پریم گھر سمجھو یہو من ماہر

۱ جب تک کوئی موت سے ڈسے تب تک وہ عاشق نہیں ہو سکتا

۲ بات دل میں اچھی طرح سمجھ لو کہ محبت کا مقام بڑی دور جانے پر ملتا ہے

۱۳۳۔ ہری سے تو جن بیت کر کر ہر جگ سے بیت

ہال ملک ہری دیہ میں ہر جگ ہری ہی دیت

۱ تو چاہے اللہ سے محبت ذکر اللہ دلوں سے محبت ضرور کر

اللہ تو جسے ملک و دولت ہی دے گا، اللہ دے تو اللہ ہی کو تیرے ہاتھ میں دے دیں گے

۱۳۴۔ سحرن سوں من لائے جیسے ناد کرگ
کچے کیر بسے نہیں بران تھے تہ سنگ

اللہ کے ذکر میں من طرح خوب ہونا چاہیے جیسے من شکاری کے غصے میں مست ہوتا ہے
کیہ کہتے ہیں کہ من کی عزت سے ہمیشہ ساتھ رکھنا چاہیے اور زندگی کا ساتھ بھی اس کے ساتھ کرنا چاہیے

۱۳۵۔ سحرن شہت لگائے کے مکھ تے کچھ نہ بول

باہر کے پٹ دینے کے اندر کے پٹ کھول

اللہ کی یاد میں وحیان لگا کر منہ سے کچھ نہیں بولنا چاہیے
باہر کا دروازہ بند کر کے اندر کا دروازہ کھول دینا چاہیے

۱۳۶۔ مالا پھیت ٹھک بھیا پھرا نہ من کا رچ

کر کا منکا ڈاروسے من کا منکا پھر

اچھے مالچیت جوئے ایک زمانہ کر گئی ایکس دل کی گرہی دور۔ بول
تو دھکے منکے تو میں بڑھ کر دے اور دس کے منکے کو پھرتے ہو۔ اس کی یاد کر

۱۳۷۔ کبرا مالا منہ کی اور سناری بھیک

مالا پھرے ہر ملیں لگے رہے کے دیکھ

اسے کیر دل کی مالا پھر تے ہوئے دنیا اور جیسی صورت میں رہنا چاہیے
اگر مالا پھر تے سے جدا نہ ہو تو رہت کو مل گیا ہوتا جس میں باتوں کی بات پھرتی ہی رہتی ہے

۱۳۸۔ کبرا مالا کاٹھ کی بہت حقن کا پھر

مالا سانس سانس نہ جائیں گا ٹھ نہ میر

اسے کیر نکڑی کے منکوں کی مالا میں طرح طرح کی خرابیاں ہوتی ہیں
سانس کے آنے جانے والی مالا میں نہ کوئی گاٹھ ہوتی ہے نہ ٹاٹ

۱۳۹۔ کاٹھ کھیر اور نرناہ نہ اپہہ پریم

کچے کیر کھنسی ہے کے میرا کے ایم

آخر مصمم آدمی کاٹھ ویرائے کی طرح ہوتا ہے وہ محبت نہیں کر سکتا
کیر کہتا ہے کہ میرا اور سونا ہی کے جانے کو برداشت کر سکتے ہیں

۱۴۰۔ کت کسوں جو ٹکے تا کو مشہد سناے

سوں بھرا جس ہے کچے کیر بھاسے

جو شخص کسوں پر چڑھتا ہے اس کو اندر کا روحانی آہنگ مل رہا ہے
کیر بھرا کہتے ہیں کہ ایسا آدمی ہی میرے خاندان کا ہے یعنی میں اسے پناہ دیتا ہوں

سحرن (ذکر)

۱۴۱۔ دکھ میں سحرن صب کرہا سکھ میں کرے نہ کوئے

جو سکھ میں سحرن کرے تو دکھ کا ہے کو جوئے

ہر شخص تکلیف کے وقت اللہ کو یاد کرتا ہے آرام کے وقت کوئی یاد نہیں کرتا
اگر کوئی آرام کے وقت اسے یاد کرے تو تکلیف کیوں اٹھائے

۱۴۲۔ سکھ میں سحرن ناکیا دکھ میں کیہا یاد

کچے کیر تا داس کی کون سے سناریا

جس نے آرام کے وقت اللہ کو یاد نہیں سحرن تکلیف میں یاد کیا
کیر کہتے ہیں کہ ایسے بندے کی فریاد کون سن سکتا ہے

۱۴۳۔ سحرن کی سدھ یوں کرو جیسے کامی کام

ایک پلک بسے نہیں جس دن آنکھوں یام

اللہ کی یاد اس طرح ہونی چاہیے جیسے عیاش کو خواہش جماع ہوتی ہے
رات دن آنکھوں پر میں ایک لحظے کے لیے بھی اسے نہیں بھولنا چاہیے

۱۳۲۔ توں توں کرتا تو بھیا بھو میں رہی نہ ہوں

واری تیرے نام کی جت دیکھوں تہ توں

۱ میں تو تو کرتے کرتے میں تیرا نام پتے پتے تو ہی ہوگی بھو میں اپنی خودی کا احساس نہیں ہا

میں تیرے نام کے صلے جس کی وجہ سے ہر طرف تیرا نظارہ میسر ہے

وشواس (اعتماد بخدا)

۱۳۵۔ گہرا کیا میں چنتوں ہم چنتے کیا ہوئے

میری چنتا ہری کریں چنتا ہوئے نہ کوئے

۱ سے کیر میں کیا فکر کروں اور میرے فکر کرنے سے ہوتا بھی کیا ہے

میری فکر تو خدا کر رہا ہے۔ مجھے کوئی فکر نہیں ہے

۱۳۶۔ سادھو کا ٹھہ نہ ہاندھنی اور سماتا ہے

آگے پاچھے ہری کھڑے جب مانگتے تہ دیئے

۱ سادھو اپنی کانٹھ میں ہاندھ کر کچھ نہیں رکھتا اور پیٹ بھر کھانے سے زیادہ کچھ نہیں دیتا

کیوں کہ اس کے لئے جیسے خدا کر رہا ہے جب اس سے مانگا جاتا ہے وہ دیتا ہے

۱۳۷۔ پو چائی پھر بھیا جاگے جیوا جیون

سب کا ہو کو دین ہے چوخی سماتا جیون

۱ صبح کا نرکا ۱۲ سادھو جانہ اور ساری مخلوق جاگ اٹھی

۱ وہ ایک کوئی آنا یعنی کھانا دیتے ہے جتنا اس کی چوخی میں تھلے

۱۳۸۔ کرم کرہا لکھ رہا سب کچھ کھانا ہوئے

ماما گھٹے نہ تہ بڑھے جو ہر پھوٹے کوئے

۱ ہر ایک کی تقدیر نہ کریم لے بیٹے سے کھادی ہے کچھ بھی لکھنے سے چھوٹا نہیں ہے

جو کچھ جس کی قسمت ہے اس کے کسی کو ایک بھی مانہ کم یا ایک تل زیادہ نہیں ملتا چاہے کوئی مہر و نثار

۱۳۹۔ کچھ ہی دھن ہوت ہے ہر دم گھٹ کے ہاندھ

سرت مشہد میل بھیا سکھ کی حاجت ہاندھ

۱ اس جسم کے اندر معمولی طور ہی ہر وقت روحانی آہنگ اٹھتا رہتا ہے۔

جب یہ آہنگ احساس کے ساتھ مل جاتا ہے تو آدمی کو کسی اور آدم کی ضرورت نہیں رہتی

۱۴۰۔ مالا تو کر میں پھرے جیسو پھرے سکھ مہاندھ

منوا تو چوں دس پھرے یہ تو سمون ہاندھ

۱ ہاتھ میں مالا پھرتی رہے اور زبان منہ میں پھرتی ہے

دل چاروں طرف گھومتا رہے یہ تو اللہ کا یاد کرنا نہیں ہوتا

۱۴۱۔ تن بھر من تھر پن تھر سرت تھر تھر ہوئے

کچھ کیر اس پلک کو کلب نہ پاوے کوئے

۱ جب جسم بھر جائے دل بھر جائے دھیاں لگا اور دنیا سے دھیان مٹا نا مکمل ہو جائے

کیر کا کہنا ہے کہ ایسے لوگوں کو طویل سے طویل عرصہ میں بھی کوئی نہیں پاتا

۱۴۲۔ جاپ مرے اجا مرے انہد جو مر جائے

سرت سوانی مشہد میں تاو کال نہ کھائے

۱ ذکر خدا ختم ہو جاتا ہے بغیر ذکر کے یا دہی ختم ہو جاتی ہے اندھ سے ٹٹنے والا اندھ دہی ختم ہو جاتا ہے

لیکن جب آہنگ روحانی میں دھیان سا جاتا ہے تو موت نہیں آتی

۱۴۳۔ کیر چھد جا ہے کو کری گرت بھجن میں بھنگ

ہکو ٹکرا ڈھر کے سمون کھرو ہنسک

۱ اسے کیر بھوک ایک کتی کی طرح ہے وہ یاد اپنی میں غفل پیدا کرتی ہے

اس کو ایک ٹکرا دے کر اچھیاں سے ڈکرا ہی کرو

۱۵۴۔ نہیں تو جھوٹا رہٹ ہے جس پاس

پہا جو بیوہ پورے پہا ملن کی آس

امیر کی آنکھوں سے "نور" کی جھلکی ہے جیسے رات دن رہٹ چل رہا ہو

اور میں سراہر پیسے کی طرح محبوب سے ملنے کی امید میں پی پی پکارے جا رہا ہوں

۱۵۵۔ بہت دفن کی جودنی رٹ تھارو نام

جیوتر سے تو ملن کو من تاہم بسرام

میں بہت دفن سے تھارو نام رٹے ہوئے تھارو انتظار کر رہی ہوں

میرا دل تم سے ملنے کو ترس رہا ہے میرے دل کو آرام نہیں ہے

۱۵۶۔ برہ بھونگم تن ڈسا متر نہ لگے کوئے

نام بیوگی تابیعے جیے تو پاؤ رہوئے

بحر کے ناگ نے میرا جسم ڈسا ہے اور کوئی متر اس کا زہر نہیں اتارتا

تھامے نام کا مہر زندہ نہیں رہے گا درجے کا علی تو باؤ ڈھو کر جیے گا

۱۵۷۔ برہ بھونگم پیٹھ کے کیا کلیجے گھاؤ

برہ ہی انگ نہ نوڑ میں جوں بھاؤے توں کھاؤ

اجو کے ساپ نے درگھس کر کلیجے میں زخم کر دیا ہے

لیکن مہر پہنے اعضا کو نوڑیں گے بھی نہیں اور اسے اطمینان سے کھانے دیں گے

۱۵۸۔ کے برہن کو بیچ دے کے آپا دکھلائے

آٹھ پہر کا داہنا مچھپے سہا نہ جائے

ایا تو بھور عورت کو موت دے دو یا اپنی موت دکھاؤ

یہ آنکھوں پہر کی جلن اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتی

۱۵۹۔ سائیں اتنا دیکھ جائیں کٹھ مسمائے

میں بھی ٹھوکانہ رہوں سادھوڑ بھوٹا جائے

اے ملک مجھے اتنا دے جتنے میں میرے خاندان کا گز رہو

اتنا ہی مجھے دے جس سے میں بھی ٹھوکانہ رہوں اور گھر آج سادھو بھی ٹھوکانہ چلے

۱۶۰۔ پانڈو بھر من بھنورا ارتھ انویم پاس

ایک نام سینہا دی پھل لگا بسواس

جسم کند کے پھول کو پودا ہے دل اس کا بھنور ہے۔ علم ہی اس کی خوشبو ہے

جس میں ہے اس پودے کو ایک نام یعنی ذکر انہی کی آب حیات سے سینہا تو اس میں مقلد وہ چوں

۱۶۱۔ گایا من پایا نہیں ان گائے تے دور

جن گایا بسواس مجھے تاک کے سدا حضور

(جن لوگوں نے تیرا نام گایا تو محض گائے سے تجھے نہیں پایا، گائے والے تو تجھ سے دور ہی رہے

لیکن حضور سے اعتقاد کے ساتھ تیرا نام گایا، ہمیشہ توں کے سامنے رہا)

برہمن (ذہن بھور)

۱۶۲۔ برہمن دیئے سندھیرا سنو ہمارے پیو

جل بن چنکی کیوں ہے پاتن میں کا جیو

(برہمن پیغام بھیجتے ہیں کہ اسے ہمارے محبوب ہماری بات سنو

پھل پاتن کے بغیر اور خشکی کا جانور پانی میں کیوں کر زندہ رہ سکتا ہے)

۱۶۳۔ انکھیاں تو جھانک پر میں چنٹہ ہنار ہنار

جیو یا چھالا چھا نام پکار پکار

(تمہاری راہ دیکھتے دیکھتے آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا ہے

اور تمہارا نام پکارتے پکارتے میری زبان میں چھالا پڑ گیا ہے)

۱۶۳۔ آنکھیاں پر لمبے یساٹیا جھانسنے دکھ داسے

نام سنبھلی کارنے رو رو رات بتاسے

میں سنے آنکھوں میں محبت بساں ہے مجھے اس کی وجہ سے اور توں دکھ دوسیں ہے
لیکن محبوب کے نام کا عاشق ہونے کی وجہ سے میری راتیں رو رو کر گشتی ہیں

۱۶۵۔ موس کرے پیر ملن کی آؤ سکھ چاہے اچک

پیر جیسے بن پد سنی بھوت نہ بھوت بچھنگ

ایکس بات ہے کہ محبوب سے ملنے کی ہوس کرو اور جہان تر م چاہو
حصین عورت کی گواہی ہے مجھے بھی عرق سے جب وہ تکلیف اٹھاتی ہے

۱۶۶۔ برہنہ اووی لاگڑی پیچے اور دھندھائے

چھوٹ پروں یا نرہ سے جو ہٹو جروں سے

(مجموعہ محبت گیلی کلوی ہے اور جیسیت ہے اور دھواں دیتی ہے
میں ایسی ہی کلوی ہوں اگر ماری جلی جاؤں تو اس بھر سے چھوٹ جاؤں)

۱۶۷۔ پرہت پرہت میں پھری نہیں گھوا پو روئے

سو بوٹی پان ہیں جاتے جہوں سوئے

ابیں پہاڑوں پہاڑوں ٹھوسٹی رہی ور میں نے رو رو کر آنکھیں کھودی
پھر بھی مجھے وہ دروا نہیں ملی جو مجھے زندگی دے سکے

۱۶۸۔ ہرے بھتر دھبے دھواں نہ پرگٹ ہوئے

جا کے لاگ سو کھے کی جن لائی سوئے

دول کے اندر آگ مل رہی ہے اور اس کا دھواں بھی ظاہر نہیں ہوتا
یہ آگ وہی دیکھ سکتا ہے جس کے یہ لگی ہے یا پھر وہ دیکھے جس نے لگائی ہے

۱۵۹۔ برہ کنڈل کرے جیسراگی دو نہیں

مانگیں دوس مدھو کڑی چھکے رہیں دن دن

۱ میری دو نظیر آنکھیں جگر کا کنڈل ہاتھ میں ہے
تمہاری رات کی روٹی یعنی ٹھیک مانگ رہے ہیں تاکہ رات دن میر رہیں

۱۶۰۔ تہن کا دیولا کروں اتی میلوں جیو

لو ہو سینچوں تیل جیوں کب سکھ دیکھا جیو

۱ مجھے اس جگر کا چراغ بنا ہے اور اس میں جہاں کی جتنی ڈالنی ہے
اور اپنے ہو کو تیل بنا کر جلا تا ہے تاکہ محبوب کا دیدار کر سکوں

۱۶۱۔ برہ آیا دوس کو کڑوا لاگھا کام

کایا لاگی کال ہوئے میٹھا لاگھا نام

۱ مجھ کو محبوب کے ذرا کے بے آیا ہے اسے دنیوی کام کڑوا گئے لگا ہے
اسے اپنا جسم بھی موت جیسے لگا ہے اسے موت محبوب کا نام مٹتی لگتی ہے

۱۶۲۔ ہنس ہنس کست - پاپا جس پایا تن روئے

ہانسی کھیلے پیہ ملیں کون سسہا گن ہوئے

۱ کسی کو تو ہر عیس محبوب حقیقی ہنسنے سے نہیں ملے وہ روئے ہی سے ملے میں
جس عورت کو بستے کھیتے شوم لہا میں اسے سراگن نہیں کرنا پڑیئے

۱۶۳۔ مانس گیا پیچہ را تاکن لاگے کاگ

صاحب جیوں نہ آیا مند ہا رہے بھاگ

۱ میرے جگر کا گوشت جگر میں سوکھ گیا ہے صحت نہ پائی رہ گیا ہے کوئے میرے نے کی میری مجھے نیک رہے میں
اب بھی میرا لگ نہیں آیا میں بہت بد نصیب ہوں

۱۴۳۔ سودن کیسا ہوئے گا گورو جیوں کے ہاتھ
اپنا کر بیٹھا دیں چرن کئی کی چھابہ
وہ دن کیسا ہوگا جب میرے مرشد میرا بازو تھامیں گے۔
اور مجھے اپنا بنا کر اپنے کنول جیسے قدموں کے سارے میں بٹھائیں گے،

۱۴۵۔ جو جن برہی نام کے سدا مگیں میں مانتے
جیوں درپن کی مندری کنہا پکڑی ناہ
جو لوگ اس نام کے مجھ میں وہ دل ہی دل میں مست رہتے ہیں
جیسے آئینہ میں نظر آتی حسینہ کو کوئی شخص پکڑ نہیں پاتا،

۱۴۶۔ چکئی بھری رہیں گی آئے مٹی پر بھات
ست گورو سے جو نہ چھوٹے دیوے نہ رات
رات کو اپنے چکوں سے علاحدہ ہوئی چکی صبح مٹنے پر اس سے نہ جاتی ہے
لیکن جو مشدداً مل سے علاحدہ ہوا ہات وہ اس سے نہ دن میں نہ رات میں

۱۴۷۔ برہن اٹھ اٹھ بھوئی پرے درسن کلن نام
موتے پیچھے دیوے گا سو درسن کیہ کام
اسے نام 'تھ' ہے دیہہ کے لیے تھاری اجورہ کھانڈ کر میں پر گر پڑتی ہے
گر تم نے اس کے مرنے کے بعد اسے دید (دیا تو اس کا کیا فائدہ؟)

۱۴۸۔ موتے پیچھے مت سنا کہے کسیرا رام
ہوا مٹی کی لگی تب پاس کہہ کام
کیر کہتے ہیں کہ اسے رام بھی مٹھ کے مرنے کے بعد اسے نہ ملو
جب ہوا مٹی میں مل گیا تو پھر پاس کس کام کا یعنی وہ اسے سوتا نہیں بنا سکتا،

۱۴۹۔ سب ہی تر و تڑپائے کے سب پھل نہیں چکے
پھر پھر مانگت کیر ہیں درسن ہی کی بھیک
سب لوگوں نے درخت کے نئے ساکڑے پھل چکے ہیں میں معنی جو شیش پوری کر لیا ہیں
لیکن کیر محوم پھر کر آتے ہیں اور دیہہ کی بھیک، لگتے ہیں،

۱۵۰۔ پیہ ہی جیر توست دے پل پل برہ ستائے
رہن درسن ہو ہیں گل نہیں مسک مسک تیرے
محبوب کے بغیر جان ترستی رہتی ہے اور ہر لفظ بھر مستاتا ہے
بھے رات دن کبھی آرام نہیں ہے اور مسک مسک کر میری جان گل مٹی ہے،

۱۵۱۔ مائیں سیوت جل گئی مائیں نہ رہیا دیہہ
نہ میں جب لگ سیو مول یہ تن جوئے نہ کبھی
میرا جسم الگ کا انتظار کرتے کرتے جل گیا ہے اس میں گوشت نہیں رہا
جب تک میرا جسم رکھ میں سوئے گا تب تک مجھے الگ کا انتظار رہے گا،

۱۵۲۔ برہا برہا مت کہو برہا ہے سلطان
جاگت برہ نہ پتھر سے سو گھٹ جان سان
اگر برہا کہہ کر بھڑکی شکایت دکرو، اگر سلطان ہے
جس جسم میں یعنی جس شخص میں بھر نہیں ہے اسے (وہ بھڑکے)

۱۵۳۔ دیکھت دیکھت دن گیا بس بھی دیکھت جائے
برہن پیہ پاوے نہیں گیول جیر گھبرائے
(راستہ دیکھتے دن گزر جاتا ہے اور اسی طرح رات بھی گزرتی ہے
اجورہ موت کو محبوب شوہر نہیں ملتا صرف اس کا جی گھبراتا رہتا ہے)

۱۸۸۔ برہ بان ہے لاگیا اوشدھ گلف : تاہ

ہسک ہسک مرم ہے اگلے کراہ کراہ

۱۔ مجھے فراق کا تیر لگا ہے اس پر کوئی دعا کام نہیں کرتی

وہ ہمیشہ سسکتا رہتا ہے مہم کے عیتا ہے درجب بھی ٹھٹھا ہے کراتا ہوا ٹھٹھا ہے

ونے (۴۷)

۱۸۵۔ صحت کرو میرے سائیاں ہم ہیں بھوجل مانہ

آپے ہی یہ جانیں گے جو نہیں پکری بانہ

۱۔ میرے مالک ہماری خبر لا ہم دیوی جنانوں کے پانی میں پڑے ہیں

اگر نہ تے ہمارا ہاتھ پکڑ کر میں نہ اٹھاتا تو ہم اس میں نہ در پیر جانیں گے

۱۸۶۔ کیا مکھ ہے بنتی کروں لاج آوت ہے موہ

تم دیکھت ہو گن کروں کیسے بھاؤں توہ

۱۔ میرا کیا متبہ ہے جو میں تم سے کچھ مغل کروں اچھے شرم ماتی ہے

مہادی سائوں کے سامنے ہی میں گناہ کرتا ہوں میں نہیں کیوں کر پسند آسکتا ہوں

۱۸۷۔ میں اپنا دھج جمن کا لکھ سکھ بھرا دکھار

تم داتا دکھ بھگتا میری کرو سنبھار

۱۔ میں تو یہ ایٹنی گہرا ہوں میرے اندر اوپر سے بچے تک برائیاں مٹی ہیں

تم داتا موہر مصیبتوں کے دور کرنے والے ہو تم میری نگہداشت کرو

۱۸۸۔ دگن میرے باپ جی بکس گریب نواج

جو میں بروت کیوت ہوں تو چٹا کی لاج

۱۔ میرے غیب نواز باپ میری برائیوں کو معاف کرو

میں ناخلف بیٹا ہوں لیکن میری والد کی حسرت جیوں

۱۸۹۔ سب رگ تانت رباب تن برہ بھاؤں مت

اور کوئی کس سے کے سائیں کے چست

۱۔ میری ساری دگوس کو تانت اور جسم کو رباب بنا کر جو سے ہمیشہ ہی رہتا ہے

اس سے کو کوئی میں سن سکتا سوائے یہ سے ایک سے یہ سے دس کے

۱۹۰۔ تون مت جانے دیکھ دن پریت گھٹے کھ چست

۱۔ تو تم کھن کر دس جیوں تو سمجھوں مست

۱۔ تم یہ سمجھنا کہ میں تمہیں بھول سکتا ہوں یا میرے دس سے تمہاری جگہ کہ ہو سکتی ہے

میں دس کا لاکھ دس کھن کرتے ہوئے اور جیوں کا دھج برہمتا نام پیتے ہو

۱۹۱۔ برہ گن تن من جلا لاک رہا مست جیو

کے وا جانے برہمنی کے جس بیٹا جیو

۱۔ بھگتی گن میں تن من دونوں مل گئے ہیں وہاں کس جوہر صلیب لگی ہے

اس حال کو تو مجبورہ جاتی ہے یا وہ عورت جسے محبوب کا دھماکا ہو گیا ہے

۱۹۲۔ برہ کھہاڑی تن ہے گھاؤ نہ بانہ سے روہ

مرنے کا سننے نہیں چھوٹ گیا بھرم موہ

۱۔ بھگتی کھہاڑی سے جسم سے خواہش ہے اور نہ بھرنے دن ہوئی اثر نہیں کر رہی

میرے مرنے میں ب کوئی سنبھ نہیں ہے میرا رجم اور زندگی سے نا وچھوٹ گیا ہے

۱۹۳۔ کھہا بید جلا گیا پکر کے دگی بانہ

بید نہ دیدن جانی کرک کیجیے حانہ

۱۔ میرے کیر طیب کو بدن یا گیا اور اس نے میں مشتق کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا

طیب کو درد کا پتہ کیوں کر چلے گا کسک تو کیجیے میں جو رہی ہے

۱۸۷۔ یہ اٹھویں کچھ نہیں جو کچھ ہے سب تو
 ۱۔ اٹھ کو سو پتے کیا لاکھ ہے سو
 ۱۔ مجھ میں میرا چنا کچھ نہیں ہے جو کچھ ہے سب تیرا ہے
 تیری چیز تجھے سوچنے میں مجھے کیا وقت ہو سکتی ہے

۱۸۵۔ تم تو سمرقند سائیاں دروڑ کر پکرو باہر
 دھرتی سے پہنچو من چھ رٹو لگ رہا ہے
 ۱۔ اسے لاکھ تم تو قادر مطلق ہو تم مضبوطی سے میرا ہاتھ تھامنا
 تم مجھے آخری منزل تک پہنچا دینا راستے ہی میں نہ چھوڑ دینا

سو شرم مارگ (گزر گاہ تنگ)

۱۸۶۔ اُن تے کوئی نہ بائرا جاسے پوجھوں دھائے
 ات تیں سب ہی جات ہیں بھار لدا لدا لدا
 ۱۔ اُدھر سے کوئی واپس نہیں آیا جس سے دوڑ کر وہاں کے بارے میں پوجھوں
 سب لوگ اپنا اپنا بوجھ دھوتے ہوئے ادھر ہی سے ٹوہر جا رہے ہیں

۱۸۷۔ بار بار اے بھادسوں موچے گی نہ جاسے
 دھن میل ہو جو ہلا لاکھ نہ سکوں پاسے
 ۱۔ میرا محبوب مجھے محبت سے بلاتا ہے لیکن مجھ سے جایا نہیں جاتا
 دھن میل کیل ہے شوہر سان ستھرا میں تو اس کے پاؤں ہی نہیں چھو سکتی

۱۸۸۔ ناؤں نہ جانے لاکھ کا جن جانے کت جاؤں
 چننا پیتا جگ بھیا پاؤ کس پر کھانو
 ۱۔ مجھے گاؤ کا میا اپنے ٹھکانے کا نام نہیں معلوم، پتھر جانے کہاں جاؤں
 پتے پتے زار گرہا لیکن گاؤ سے وہی پاؤ کس کا قاصد پتا ہوا ہے

۱۸۹۔ اوگن کئے تو بڑے کئے کرت نہ ماق بار
 بھاویں بندہ تیختے بھاویں گردن حار
 ۱۔ میں نے بہت برائیاں کی ہیں اور برائیوں سے باز نہیں رہا
 اب تمھاری مرضی ہے پاپا ہے اپنے بندے کو بخش دو چاہتے اسے موت کی سزا دو

۱۹۰۔ صاحب تم جن میرے دلاکھ لوگ گک ہاند
 جم سے تھکے بہت ہیں تم ہم بھرے ناہر
 ۱۔ اسے میرے لاکھ تم کو میری یاد سے محو نہ ہونا چاہیے لاکھوں لوگ میرے پیچھے پڑ جائیں
 میرے پیچھے تو تمھارے بندے بہت ہیں تمھارے جیسا ہمارا کوئی نہیں

۱۹۱۔ انتر جانی ایک تم آتم کے آدھار
 جو تم چھوڑا تھ تو کون لگا دے پار
 ۱۔ تم اندر کا حال جاننے والے ہو اور روح کے تنہا سہارا نہیں ہو
 اگر تم نے میرا ہاتھ چھوڑ دیا تو مجھے پار کون لگائے گا

۱۹۲۔ میرا من جو تو بندہ سوں تیرا من کنہ اور
 کہہ کیر کیسے نیچے ایک چٹ دوسے طور
 ۱۔ میرا دل تو تجھ سے لگا ہوا ہے اور تیرا دل کہیں اور ہے
 کیر کہتے ہیں کہ بات کس طرح بنے گی جب ایک ہی دل دو جگہوں پر ہو

۱۹۳۔ من بریت نہ پریم دس نا کچھ قن میں ڈھنگ
 نا جانوں اس جو سے کیوں کر رسی سنگ
 ۱۔ تو میرے دل کو اس کی بچاوت ہے نہ محبت کا دس ہی ہے نہ میرے جسمانی ڈھنگ درست ہیں
 نہیں معلوم کہ اس شوہر کے ساتھ میں کیسے نکھاسکوں گی

۲۰۴۔ میرا پایا پرکھ کے گھنٹن میں دیرا آں

جو ٹھہری پھوٹا نہیں تب پائی پیچان

۱۔ کو پرکھ کر دیا چہ میں اسے فوراً نہ کر گھنٹن کے نیچے رکھ دیا

جب اس نے گھنٹن کی چوٹ میں اور چہ میں پھوٹا چہ اس کی اصلیت پہچانی گئی

۲۰۵۔ جو ہنسنا موقی چلے گا کرکھوں پتہ سائے

گا کر مانتا تو ہے موقی ہوئے تو کھائے

۱۔ جب ہنس موقی چلتا ہے تو کنکڑ کو کیوں کر خاطر میں لا سکتا ہے

وہ کنکڑ کے لیے تو ایسی گردن نہیں جھکائے گا موقی سے مانتھی کئے گا

۲۰۶۔ ہنسنا بھلا ایک سا جان مرور مانہ

نکا دھند شور سے چھری ہنسنا موقی کا ہیر

۱۔ جان مرور جھیل میں بس در پلے یک سے گتے میں یعنی دونوں سفید میں

لیکن بھلا پھل کی تلاش کرتا ہے اور ہنس موقی کھاتا ہے

۲۰۷۔ چند نکل بدیلے سب کوئی کہے چلے

جیوں جیوں چو بے جھوٹ کیا توں توں دنگی ہاں

۱۔ چند نکل کٹڑی بے نے دیں میں گئی اور اسے لوگوں نے پلاس میں ڈھانک بھی

وہ یہ سمجھ کر جب چو بے میں چند یہ تو جوں جوں دھجی توں توں اس کی خوشبو بڑھی

۲۰۸۔ ایک اچھو دیکھا میرا ہاٹ بکائے

پرکھن ہارا ہاہری کوڑی بدے جائے

۱۔ میں نے ایک عجیب بات دیکھی کہ میرا بازار میں بک رہا ہے

اور چوں کہ پرکھنے والی ہاہری یا ناڑی ہے اس لیے وہ کوڑی کے مول جا رہا ہے

۲۰۹۔ چلن چلن سب کوئی کہے مو ہے اندر

مناج سوں پرچے میں پیسے گئے کس شور

۱۔ ہر شخص چلنے کی بات کر رہا ہے لیکن میرے دل میں دوسرا ہی مدیتہ ہے

بانگ کو تو پسپا ہے ہی نہیں، ہم جائیں گے تو کہاں جا رہے ہیں گے

۲۱۰۔ جہاں چھٹی چمڑکے سے

منو اتہارے راکھے جس پہنچے جائے

۱۔ جو جگہ تھی کوئی نوک چوٹی میں وہاں چمڑکے اور تھی رگ نوک اس پر رہی تھی

اسی جگہ پر اپناں رکھو اور وہیں جا رہے ہو

۲۱۱۔ ہاٹ سپری کیا کرے چلے نہ چلے سدھار

راہ تہی چھاڑ کے چلے اُچار اُچار

۱۔ اگر چہ وہاں ہی ٹیک ڈھنگ سے نہ چلے تو سپری راہ کیا کر سکتی ہے

یہی اگر مسافر یہاں ہے کہ اپنی راہ چھوڑ کر اُچار میں چلتا ہو

۲۱۲۔ مرے تو مر جائے چھوٹ پرے چنار

ایسا مرنا کو مرے دن میں سو سو بار

۱۔ جب مرنا ہی ہے تو مر جاؤ جس سے سارے مہینے دور ہوں

ایسا مرنا کس کام کا جب دن میں سو سو مرتبہ مرنا پڑے

پیرمیشک (پارکھی)

۲۱۳۔ ہیرا تہاں نہ کھو لیے چند کھوئی ہے ہاٹ

کس کر را کھوٹا ٹھری اٹھ کر چالو ہاٹ

۱۔ اپنے ہیرے کو وہاں نہیں کھونا چاہیے جہاں بازار میں نااہل ہو

ایسے میں اسے ٹھری میں کس کر رکھو اور اٹھ کر راستہ لو

۲۱۳۔ نگ پکھان جگ سکل ہے لگو آوسے سب کوئے

نگ تیس اتم پارکھی جگ میں برلا جوئے

۱۔ ساری دیہ پتھروں اور جوہرات سے بھری ہے اور سبھی اسے دیکھتے ہیں
لیکن کون کون نرلا پارکھی دیا میں ایسا بوتا ہے جو جو ہر سے بھی بہتر ہو

۲۱۵۔ بلہاری تیبہ پڈش کی پتہ جیت پر کھن ہار

سائیں دینہی کھاڈ کو کھری بوجھ گنوار

۱۔ مس شخص کے صدمے جھاڑ جو دوسرے کے دسا کا رادہ بھکت ہے
مالک سے تو شکر دی اور گنوار کو وہ کھاری معلوم ہوئی

۲۱۶۔ میرا دی سراہی ہے گھن کی چوٹ

کھٹ کرنگی ماڈا پر کھٹ نکسا کھوٹ

۱۔ سی میرے کا عمدہ ہو جو گھنوں کی چوٹ سے نہ ٹوٹے
جب ہی مکار اور بد طبیعت انسان کی آزمائش ہوئی اس کا یہ اصل ہونا ظاہر ہوگی

۲۱۷۔ ہری ہیرا جن جو ہری سببن پساری ہاٹ

جب آوسے جن تو مری تب میرو کی ساٹ

۱۔ فندے، مکار میر بازار میں کھلا پڑا ہے کیوں کہ کوئی جو ہری نہیں ہے
جب جو ہری یعنی مرشد آئے گا تبھی اس میرے کی قدر معلوم ہوگی

۲۱۸۔ میرا پر ہزار میں رہا چھار پٹا سنے

ہنگ مورکھ چل گئے پارکھ یا اٹھا سنے

۱۔ بازار میں میرا پڑا ہے لیکن اس پر چھ دیہی نمکین تیرہ جڑھی ہے
بہت سے حق آئے اور سے دیکھ کر گئے بڑھ گئے پارکھی آیا تو اس نے اٹھایا

۲۱۹۔ نام رتن دھن پائے کے گانٹھ ہاندھ تا کھول

جھیں پٹن نہہ پارکھی نہہ گا پک نہہ ہول

۱۔ اگر تم نے نام کے جواہر کی دولت پائی ہے تو اسے گانٹھ ہاندھ رکھو کوئی نہیں
اس کا۔ کوئی ہاندھ ہے نہ کوئی پارکھی نہ کوئی خریدتا ہے نہ کوئی قیمت ہے

۲۲۰۔ پارس روپی جیو ہے لوہ روپ سنسار

پارس سے پارس بھیا پرکھ بھیا سنسار

۱۔ دنیا لوہے کی مانند ہے اور اس میں روح کا ہی پارس کی طرح ہے
جب پارس سے مس ہوا تبھی دنیا کی اصل قدر کا پتہ چلا

۲۲۱۔ امرت کیری پوڑیا بہڑ بدھ بیخیں چھور

تپ سر کھیا جو سٹے تادہ پیادک گھور

۱۔ میں نے اپنی ٹانگوں میں بڑے جتن سے امرت کی پڑیا ہاندھ رکھی ہے
کوئی اپنا بیسایہی جم مشرب سٹے تو اسے پڑیا گھول کر پلا دوں

۲۲۲۔ کاجری کی کوٹھری کاجری کا کوٹ

تو بھی کاری نا بھئی رہی جو وہ نہہ ہوٹ

۱۔ کاجری کی کوٹھری ہے اور جس قبیلے میں یہ ہے یعنی دنیا وہ بھی کاجری کی ہے
لیکن میں مرشد کے پیچھے چھپی رہی اس لیے کالی نہیں ہوئی

۲۲۳۔ عیان رتن کی کوٹھری چپ کر دینوں مال

پارکھ آگے کھو پئے کھنی وچن رسال

۱۔ معرفت کے جواہر کو کوٹھری میں بند رکھو اور کوٹھری پر غاموشی کا سال ڈال دو
جب کوئی پارکھی سامنے آئے تو میٹھی بولی کی گنجی سے وہ تار کھولو

۲۲۳۔ جن ڈھونڈھا تن پائیا گھر سے پاق پیٹو
میں بچا ڈوین ڈرا رہا کتار سے ریشٹ
۱۔ جس وٹوں سے گھر سے پاق میں گھس کر تلاش کی انھیں ہوتی گیا
میں بیچارہ ڈوبنے سے ڈر گیا اور کتار سے ہی پر جھٹھا رہا

۲۲۴۔ میرت میرت میریا رہا کبیر ہرے
بند ساق سمندر میں سوکت میری جائے
۱۔ اپنے مقصد کی تلاش کرتے کرتے کیر خود ہی گم ہو گیا
جو بوند سمندر میں مل گئی تو اب اس کی تلاش کون کر سکتا ہے

۲۲۵۔ ایک سانا شکل میں شکل سانا تاج
کیر سانا بوجھ میں تہاں دوسرا تاج
(وہ ایک سبھی میں سایا ہوا ہے اور سبھی اس میں سائے میں
کیر معرفت میں گم ہو گیا ہے اور اسے دوسرا نظر نہیں آتا)

دودھا تذبذب

۲۲۶۔ ہر دے مانی آرمی مکہ دیکھا نہیں جائے
مکہ تو تب ہی دیکھیے وہ بڑھا دیئے بھگتے
۱۔ تین دن میں ہے لیکن اس میں چہرہ دکھائی نہیں دیتا یعنی خودی کی معرفت نہیں ہوتی
چہرہ بھی دکھائی دے گا جب تذبذب کو بھگا دیا جائے گا

۲۲۷۔ پڑھا گنا سیکھا سبھی مٹا نہ سینے شول
کہ کیر کا سول کہوں ہے سب دکھ کا شول
(میں نے سب کچھ پڑھا سمجھا اور سیکھا لیکن شک کا لاشا دور نہ ہوا
کیر کہتے ہیں کہ میں کیسے بتاؤں کہ یہ شک و شبہ ہی ساری تعلیموں کی جڑ ہے)

۲۲۸۔ گل کھول جگ تندہرا شہ نہ دے کوئے
جاہ کہوں است اپنا سوا کٹ بیڑی ہوئے
۱۔ گلنگ کا خرب رہا نہ ہے دنیا اندھی ہے اور دھوئی تہنگ کو کوئی نہیں دیتا
جیسے میں اپنا بھوک کر دے بھاتا ہوں وہی اٹا کر یہ دشمن ہو جاتا ہے

جگیا سو (تلاش کنندہ حق)

۲۲۹۔ ایسا کوئی ناملا ہم کو دے اپنی یس
بھو ساگر میں ڈوبتا کر گہ کاڑھے کیس
(مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جو اپنی پیش دے اور راہ راست دکھائے
میں دیکھنے سمندر میں ہے ہی کچھ ہاتھوں کو سہارے کے لیے پکڑے ڈوب رہا ہوں)

۲۳۰۔ ایسا کوئی ناملا جاسے رہے لاگ
سب جگ جلتا دیکھ اپنی اپنی آگ
۱۔ مجھے ایسا کوئی نہیں ملا جس سے جگ کر ہمیشہ رہ سکوں
میں نے دنیا کے ہر شخص کو اپنی اپنی آگ میں جلتے دیکھا ہے

۲۳۱۔ بیسا ڈھونڈت میں پھروں تیرا ملا نہ کوئے
تت دیتا ترنگ بہت ترنگ سے رکت ہوئے
۱۔ جس قسم کے آدمی کی مجھے تلاش ہے مجھے ایسا کوئی نہ ملا
مجھے ایسا آدمی چاہیے جو تینوں گس میں سونگن زوگن ترنگن رکھتے ہوئے رکت لاصفا میں گم ہو

۲۳۲۔ سر پیہر دودھ پلائیے سوئی وٹ ہوئے جائے
ایسا کوئی ناملا آپ ہے ہی وٹش کھائے
(سانپ کو دودھ پلاؤ تو وہ اس کے اندر جا کر نہ رہتا جاتا ہے
مجھے ایسا کوئی نہ ملا جو خود ہی نہ رہ کر کھائے)

۲۲۴۔ لایا ساکھ بنائے کے ات ات اچھے ۵۔

کیر کیر کہ لگ بیٹے جوٹلی نکل چاٹ

۱۔ دھ آدھ سے حروف کاٹ کر تو معرفت کے واسطے بنالایا

سے کیر صوفی بنائیں کو چاٹ رحمن دوسروں کی باتیں وہ کرکے تک گھر ہو گئی

۲۲۵۔ پانی ملے نہ آپ کو وزن بکست پھیر

آپن من نہیں اور بندھاوت دھیر

۱۔ خود کے پیسے کو پانی نہیں ہے دوسروں کو دھوکہ بخش کرے ہو

اپنے مزاج میں تو یکسوئی نہیں دوسروں کے من کو ٹھراتے ہو

۲۲۶۔ کتنی غوغا غلٹ میں کرنی آخر سار

کیر کیر کرنی سب اترے بھوجل پار

۱۔ دنیا میں باتیں کرنا بیکار ہے اصل جوہر عمل سے

کیر کہتے ہیں عمل سے فوکی چیز ہے اس سے دنیا کا سہرا دور کیا جاسکتا ہے

۲۲۷۔ چور سے ساکھی کہے سادھن پر لگی دوس

کارہا جل پیو سے نہیں کارہہ میں گی دوس

۱۔ تہی عادت بڑھ گئی سے تیرا دوسا گھیاں کر کر ہی معرفت کی راہ پر چل رہا ہے

یہ بیکار بات ہے تو کو میں سے حاد پانی میں پیتا اور چاہتا ہے نہ پانی نکال کر پے

۲۲۸۔ ساکھی کہے گئے نہیں چال چل تہبہ جائے

سلل موہ ندیا بے پاؤں نہیں ٹھہرائے

۱۔ ساکھیاں کہنے سے بات نہیں بنتی اور راستے طے نہیں کیا جاسکتا

تعلقات دنیاوی کا تیز دلیا بہہ رہا ہے اس میں پاؤں نہیں ٹھہرتا

۲۲۹۔ جینٹی چاول سے چلی نچ میں مل گئی وار

کیر کیر دوڑا ناسٹے ایک لے دو جی ڈار

۱۔ جینوٹی چاول کا دانہ سے چلی راستے میں اسے وال کا دانہ مل گیا

کیر کہتے ہیں کہ دونوں نہیں مل سکتے ایک ہی کو دوسرے کو چھوڑو

۲۳۰۔ مست نام کڑوا لگے میٹھا لگے دام

دبھا میں دوڑ گئے مایا ملی نہ رام

۱۔ مچایا نہ تو کھوا لگتا ہے اور دھن دولت میٹھی لگتی ہے

اس تہذیب میں دونوں ہاتھ سے جاتے رہے نہ دولت لی نہ دھرم

کتنی اور کرنی (قول و عمل)

۲۳۱۔ کتنی میٹھل کھاڑی کرنی بس کی لوسے

کتنی کچھ کرنی کرے بس سے اوج ہوئے

۱۔ بات کرنا انسان کو شکر جیسا میٹھا لگتا ہے اور عمل نہ کر پڑی سا لگتا ہے

لیکن اگر باتیں چھوڑ کر عمل کو اپنایا جائے تو وہ نہ سب جیات بن جاتا ہے

۲۳۲۔ کتنی مدنی چھانڑ کے کرنی سوچت لے لے

مروہ نیر پیاسے بنا کبھو پیاسا نہ جاے

۱۔ گفتگو اور دھوکے چھوڑ کر عمل پر توجہ کرو

پیاسے کی پیاس تو پانی کے پیاسے ہی سے بجھتی ہے یہی محض پانی کی بات کرنے سے نہیں بجھتی

۲۳۳۔ کرنی میں کتنی کرے اگیا قی دن رات

گو کر جوں بھوکت پھر سے سنی سنائی بات

۱۔ کلام شخص عمل کے بغیر رات دن بات کرتا رہتا ہے

وہ سنی سنائی باتوں ہی کو کہنے کی طرح بھونکتا پھرتا ہے

۲۳۲۔ شردتا تو گھر ہی نہیں وکتا بد سے سو باد

شردتا وکتا ایک گھر تب کتنی کو سو باد

سننے ورتو گھر ہی میں نہیں جی بھیجے کی مزل ہی میں ہے چل چلے والے کی بات ہے

جب کہے والا اور سے والا ایک گھر میں ہوتا ہے تب ہی کہے کا واسطہ ہے

سچ بھاؤ (ممولیت)

۲۳۵۔ سچ سچ سب کو دکھائے سچ نہ چھپے کوئے

جا ہیجے صاحب نے سچ کہا دسے سونے

شخص مولیت کی بات کرتے ہیں مولیت کی پہچان کسی کو میں

جس مولیت سے مالک میں مولیت اسی کو کہنا چاہیے

۲۳۶۔ سچے سچے سب کی شہادت کام بھگم

یک ایک میں مل رہا داس کبیرا نام

(مومن طور سے سچ کی کوئی دزد دوت خواہش عمل ہے خواہش چھپا دینی دھیان سے ترک)

کیر نام کا غلام اسی ایک سچ کی حقیقت و بعد سے مل گیا

۲۳۷۔ جو دکھ آوے سچ میں سوئی میٹھا جان

کڑوا لگے نیم سا جا میں بیجا تان

جو چیز بھی معمولی طور پر بیخ کشکش کے ملے اسی کو میٹھی سمجھنا چاہیے

جسے حاصل کرنے میں کبھی تان جو سے نیم صبر کڑوا بھگم

۲۳۸۔ سچے سچے سو دودھ کم مانگا لے سو پان

کہ کیر وہ دکت کم جا میں بیجا تان

(جو مومن خور پر خود بخود ملے دودھ صبر ہے اور جو مانگے سے دودھ پانی جیسا)

کیر کہتے ہیں کہ جس کا حصول کشکش سے ہو وہ خون کی طرح ہے

۲۳۹۔ رگ چیتے ہو گھر سے تاکو تائیں دوس

کہ کیر کیر میٹھا ہے تاکو کڑے کو کس

جو شخص رستہ چلتے ہیں گھر پہلے اسے کوئی قصور وار نہیں کہتا

لیکن کہہ کہتے ہیں کہ جو میٹھا ہے اس کے مہر کڑے کو کس چڑھے ہی رہیں گے

۲۴۰۔ کہتا تو بھنا بھنا منہ کو سے

سوکتا ہر جان دسے جو مہر گن سونے

کہنے والے تو بہت ملے پر پکڑنے والا جی علی کرنے والا کوئی نہیں

ایسے کہنے والے کو بہرہ نہ دے دو جو بھلا نہ ہو

۲۴۱۔ ایک ایک ضروری جو ضروری جائے

دوسے دوسے منہ کا بونا گئے طاپنے جانے

اگر نبھا سکو تو ایک ایک کر کے باتوں کو نبھا دیں جو کس کو کس پر عمل کرو

دودھ منہ سے بولنے کا نتیجہ سخت طاپنے کا ہوتا ہے

۲۴۲۔ مکہ کی منگی جو کہے ہر دیا ہے منہ آن

کہ کیر کیر تہہ لگ سے راتو بڑے میان

جو شخص منہ سے منگی بات کہتا ہے لیکن اس کے دل میں کچھ اور ہوتا ہے

کیر کہتے ہیں کہ ایسے شخص سے خدا بگ ہو شیار رہتا ہے

۲۴۳۔ جس کتنی قس کر نیو جس چنگ قس نام

کہ کیر کیر چنگ بنا کیوں ناہیں سنگرام

(جیسا توں ہو ویسا عمل ہونا چاہیے جیسے مقابلہ کا چنگ نام اس کے صبر جان ہے)

کیر کہتے ہیں کہ مقابلہ کے بغیر جنگ کیوں نہیں ہو سکتی

اس وجہ سے کام طلب ملتا نہیں ہے تو متن میں فعل ہے یہ اس جگہ جنگ سے مراد وصال ہے جو جید زعم ہے مترجم

۲۵۳۔ جیون مرت (میر جیو یا موت میں زندگی پانے والے)

۲۵۴۔ میں میر جیو سمندر کا ڈبکی ماری ایک
موشی لیا گیان کی جا میں دستو ایک
۱ میں سمندر کا میر جیو یعنی ہے خون غوطہ خور ہوں میں نے ایک غوطہ لے لیا
اور مصنف کی مٹی جہ لایا جس میں طرح طرح کی چیزیں موجود ہیں :

۲۵۵۔ ڈبکی ماری سمندر میں ٹکنا جائے اکاس

لگن منزل میں گھر کیا میرا پایا داس
(سمندر میں غوطہ لگا کر وہ میدھا آسمان میں پہنچا
گورنر داس نے یہاں پہنچ کر اپنے کھنڈر کو اس کے شش منہ میں رکھا۔ مکان میں کھنڈر

۲۵۶۔ بری میرا کیوں پائے جن جیوے کی اس

گور و دریا سوں کا زہری کوئی میر جیو داس
جو وٹ جینے کی مید میں جینے میں نہیں رہا میں کا یہ کیوں کرتے گا
اس ہرے کو گور و کے دریا سے کوئی میر جیو بھی جو باز میر ہی نکال سکتا ہے

۲۵۷۔ کھری کسوٹی نام کی کھوٹا بکے نہ کوئے

نام کسوٹی سوٹے جیوت مرنگ جوئے
حقیقی۔ مرن کسوٹی بڑی بچی ہے اس پر کوئی کھوٹی چیز لکھی نہیں سکتی
نام کی کسوٹی پر وہی لک سکتا ہے جو جینے جی خود کو مرنہ بھی

۲۵۸۔ متے متے جگ مو اورس مو ان کوئے

دس کھڑا ہوں مو بہڑ نہ مرنہ جوئے
ساری دیپ موت کے ڈرے متے متے مری کھری موت کسی کو نہیں آئی
میر دس اس حالت میں کہ میر کا مرنہ ہو یعنی زندگی جی میں موت کے خوف سے جھوٹے گئے

۲۵۹۔ مول بھاوا ناموشی

۲۶۰۔ بھاری کہوں تو بہت ڈروں ہلکا کہوں تو صیٹھ
میں کا جانوں چو کو خیناں کھوٹے ویٹھ
۱ اگر میں اسے بھاری کہوں تو بہت ڈر لگتا ہے ہلکا کہوں تو صیٹھ بات ہوگی
میں اپنے محبوب کو کیا جانوں اسے نکھوں تو کھل دیکھ ہی نہیں

۲۶۱۔ دیشا ہے تو کس کہوں کہوں تو کو پتہ ہے

سائیں جس تیسرا رہو ہر کدہ کدہ گن گائے
۱ دیکھا ہے تو اسے کیوں کر کہوں اور کہوں ہی تو کان یقین کرے گا
جیسے اللہ خاموش ہے ویسے تو بھی رہو اور خوش ہو کر اس کی حمد و ثنا کرتے رہو

۲۶۲۔ ایسا ادبست مت کھنڈر کھنڈر تو دھرو چھپائے

بیہ قرانا نا کھنڈر کہوں تو کو پتہ ہے
۱ جیسی عیب باتیں تم کہتے ہو وہ نہ کرو اور جو ک میں انہیں چھپا کر رکھو
جو بات دیدہ یا قرآن میں کہیں نہیں لکھی اس پر تم سے کہنے سے کان یقین کرے گا

۲۶۳۔ جو دیکھے سو کھے نہیں کھے سو دیکھے ناہنہ

سنے جو سمجھا دے نہیں رسا درگ مرت کا نہنہ
۱ جو دیکھتا ہے وہ کہتا نہیں اور جو کہتا ہے وہ دیکھتا نہیں
جو اصلیت کو سن لیتا وہ اسے سمجھتا نہیں۔ اب کھل کس کے زباں آنکھ کاں کھے جاتیں

۲۶۴۔ پاہ پاسے پیش گھٹا بولے بہت آپادھ

نوں جے سب کی جے سمرے نام اگادھ
۱ محنت جھانٹنے میں زہر قاتل ہے اور بولنے میں بڑی مصیبت کھڑی ہو جاتی ہے
سب سے اچھا ہے کہ ہر ایک کی بات خاموشی سے سن لو اور لا الہ الا اللہ کا نام لیتے رہو

۲۶۴۔ بی بی تو کیا بھی کرتی ہوتا ہوئے

سادھو ایسا چاہئے ؟ کچھ نرمل ہوئے

۱۔ اور ابھی تو کیا ہو وہ تو پیدا اور ختم کرنے والا ہوتا ہے
سادھو تو ایسا چاہئے جو ذکر مد کر کے آلا بہنوں سے پاک ہو جائے)

۲۶۵۔ نرمل ہیں تو کیا بھی نرمل مانگے مٹور

لی نرمل سے ریت ہے تیں سادھو کوئی نا

۱۔ یہ موت ہوئے سے جی کیا ہوتا ہے یہ موت جی اپنے لیے تمام جاہات سے
جو پاک ناپاکی سے جی مبرا ہوتا ہے ایسا سادھو نرمل ہی ہوتا ہے)

۲۶۶۔ ڈھارس لگو م جو کو دھنس کے پیٹھ پتال

جیو ایک ہائے نہیں گہرے نکر یو وصل

۱۔ جیو سے مستعد تو دیکھو وہ تحت اللہ ہی میں عاجز
میں سے سب کی ۔۔۔ میں کی اور ہاتھ میں بھل پڑ کر گئے آیا)

مردھ پتھ (راہ متوسط)

۲۶۷۔ نا کہست از سے کھوپا کیست کور

۱۔ کھوپا کچھ نہیں ہیں ۲۔ توں سے

موت میں کہ تم سے پاؤں و ہاتھ میں جو کہے میں تم نے غور و ہمت میں

میں سے ۔۔۔ کچھ کھوپا ۔۔۔ کچھ دیا ۔۔۔ جیوں کاتوں مکتی سارا

۲۶۸۔ بھون تو کوئے بھن کو خون تو کا ہے آن

بھن تم سے مدد میں ہو کیر من اما

۱۔ جیو جیوں کروں تو کس کا کروں اور نہ کروں تو کسے کروں کھ سے علامت ہی کہہتے

تو کچھ بھن در جھوٹے کے در میان ہے ویکار کے دل میں بسا ہے)

۲۵۹۔ جا مرنے سے جگ ڈرتے میرے من آند

کب م ہوں کب پائووں پورن چر۔ نند

۱۔ جس موت سے بھی خائف ہیں اس سے میرے دل کو خوشی ہوگی
میں تو منتظر ہوں کہ کب مریں اور کب مکمل آسائش یعنی خدا کے واقعے میں ملوں

۲۶۰۔ گھر جاسے گھر ڈوبے گھر راکھے گھر جائے

ایک اچھا دیکھا مولا کال کو کھائے

۱۔ گھر کو خدا ڈالتے سے گھر سنبھلتا ہے اور اس کی حفاظت کرنے سے دفعہ ہو جاتا ہے
یہ خوب کی بات دیکھو کہ مردہ موت کو کھ چاتا ہے)

۲۶۱۔ روڑا بھی تو کیا بھی پنتھی کو دکھ دیتے

سادھو ایسا چاہئے جیوں پیڑ سے کی کھب

۱۔ اگر دو راستے کا روڑا بن گیا تو کیا بنا مسافر کو دکھ دینے والا ہی ہوا
سادھو تو ایسا ہونا چاہئے جیسے راستے کی دھول)

۲۶۲۔ کھب بھی تو کیا بھی زار لا کے انگ

سادھو ایسا چاہئے جیسے زیر پٹنگ

۱۔ دھول بھی بنا تو کیا بنا ۔۔۔ زار زار کروں کے جسم پر لگتی ہے
سادھو ایسا ہونا چاہئے جیسے ٹھہرا ہوا پانی)

۲۶۳۔ نیر بھی تو کیا بھی تانا سیرا جوئے

سادھو ایسا چاہئے جو ہر جیسا ہوئے

۱۔ پانی بھی ہو گیا تو کیا ہوا وہ تو گرم اور ٹھنڈا ہوتا رہتا ہے
سادھو ایسا ہونا چاہئے جیسا خود خود ناند ہوتا ہے)

۲۶۲۔ اب تو جو بجے ہی بنے مڑا چائے گھر دور

مر صاحب کو سوچتے سوچ نہ کیجے سوز

۱۔ اب بڑے سو کوئی چارہ نہیں، وٹ کر جاؤ گے تو گھر بہت دور ہے

سے بہادر اپنا سراپے مالک کو سوچنے میں سوچ بچار نہ لے

۲۶۵۔ مر راکھے ہر جگہ ہے مر کاٹے ہر سوسے

بیسے اتنی دیب کی مٹ اجیارا ہوئے

۱۔ مر کا پچھلے سے مر جاتا رہتا ہے در پنا مر کا دیا جاتا ہے تو سر ملات رہتا ہے

جس طرح چراغ کی بجلی کاٹی جاتی ہے تو روشنی ہو جاتی ہے

۲۶۷۔ جو باروں تو سیو گورو جو صیتوں تو ڈاؤں

سنت نام سے کھیلتا جو سر جاؤ تو جاؤ

۱۔ گھر میں ہاتھ ہوں تو گورو کی خدمت کا موقع ہے اور نہیں ہوں تو بانی سے ہاتھ

میں تو پہلے نام کا جو اکھیٹا ہوں اس میں سر جاتا ہے تو جاتا رہے

۲۶۸۔ کھو جی کو ڈر مت سے پل پل بڑے بھوک

ان راکھت جو تن گڑے سو تن صاحب جو گ

۱۔ کشاں کرنے والے کو بڑے دوسرے جوتے ہیں اسے ہر گھر فراقی سنا ہے

مسی عامتہ میں جو جسم ہے دوائی کی وجہ سے گر جائے وہی مالک کے کام کا ہوتا ہے

۲۶۹۔ تیر تپ سے جو ٹپ سوں تو سوز نہ ہوئے

ملا تچ بھکتی گھر سے سوز کہاوتے سوسے

۱۔ جو تیر و تنگ سے لڑتا ہے وہ تو بہادر نہیں ہے

بھار سی کو کہ چاہیے جو دنیوی بھوٹ کو چھوڑ کر بھکتی کرنے لگے

۲۶۹۔ اتنی کا بھلا نہ ہونا اتنی کی بھلی نہ چھوٹ

اتنی کا بھلا نہ ہونا اتنی کی بھلی نہ دھوپ

۱۔ نہ ہونا زیادہ چھ ہوتا ہے نہ زیادہ حاشوش

۲۔ جسے زیادہ بارش اچھی ہوتی ہے نہ سخت دھوپ ہی

شور و غم (مذہب جاں بازی)

۲۷۰۔ ٹنگن دامر، جی پڑت نہانے گھ و

کھیت پکارے سورا اب لڑنے کا دوس

۱۔ آسمان پر نقارہ کے اٹھا نشانے پر چوٹ پڑ رہی ہے

میدان جنگ میں بہادر آواز دے رہا ہے۔ یہی مڑے کا موقع ہے

۲۷۱۔ سورا سوئی سراپے لڑے دھنی کے بیت

یہ رور پڑ رہا ہوئے رہے ہوں۔ جی ٹپ کھیت

۱۔ اسی بہادر کی تعریف ہوتی جا رہی جو پہنے مالک کے یہ بڑے

چاہے اس کا جسم پڑ رہا ہو چلے تب بھی میدان نہ چھوڑے

۲۷۲۔ سورا سوئی سراپے مالک نہ پہرے لوہ

جو جیسے مہ بند کھول کے چھ لڑے تن کا موہ

۱۔ اسی بہادر کی تعریف ہے جو جسم پر لوہا یعنی زرہ بکتر نہ پہنے

جو سانس بند کھول کر جنگ کرے اور جسم کا خیال نہ چھوڑے

۲۷۳۔ کھیت نہ چھا لڑے سورا جو جیسے دو دل مہنہ

آسا جیون من کی من میں لاوے نانہ

۱۔ بہادر میدان میں نہیں چھوڑتا بلکہ مخالفت فوجوں کے درمیان ہو کر لڑتا ہے

دو پیٹے مٹنے کی امید یعنی خیالی دل میں نہیں لانا

۲۸۴۔ صدر تو سبھی مجھے تجھے آں کی آں

تو نہ کہوں ہر سے ہر سے ہر سے پاس

۱۔ صید تو وہی ہے جو اپنے خاوند کو یاد کرتے اور دوسرے کسی کی یاد کو ترک کر دے

وہ خاوند کو کبھی نہیں بھلائی اور ایک ہی اس سے جدا نہیں ہوتا

۲۸۵۔ چڑھی اکاٹے سندری انڑا پو سے کھیل

دیکھ جو اگیاں کا کام کرے۔ جیوں تھیل

صید۔ لگ رنگ کا کھیل اپنے خاوند کے ساتھ کھینے اکاٹے میں اتری

میں نے معرفت کا دیا جلا یا ہے جس میں اس کی وفاتیل کا کام کرتی ہے

۲۸۶۔ سورا کے تو ہر نہیں داتا کے دھن ناہ

پت داتا کے تن نہیں مکت ہے من مانہ

۱۔ سارا کے نہیں ہوتا قدرتی کے اس دوت نہیں یہی یعنی یہ چیز نیا دوسروں کی ہیں

وہ حق بیوی کا ہاں میں ہوتا جسے تو خاوند کی ملکیت ہے اس کے دل میں تو خاوند کا دھن ناہ ہوتا ہے

۲۸۷۔ پت برتا پتی بھلی گلے کا بچ کا پوسٹ

سب سکھیں میں یوں وہ بچوں روٹی کس کی جوت

۱۔ وفا مند بیوی تین کپڑوں میں اور نگیں صرف کاچ کا دندواں کر بھی بھی گئی ہے

وہ بنی سببوں میں ہوتی ہے تو سوج اور چمکا روٹی کی طرح ٹٹنگ ٹٹنگ کرتی ہے

۲۸۸۔ پت برتا پت کو بچے پت پر دم و شوا اس

تن و شوا نہیں سدا یو کی آس

۱۔ وہ قدرتی بیوی ہے جو دم پر غم دیکھتی ہے اور اس کے دھیان میں رہتی ہے

وہ کسی درست کھیتی میں نہیں وہ وہی ہے سب امید پناہ رکھتی ہے

پات برت (وفائے زوجگی)

۲۸۹۔ پت برتا پتی بھلی کالی گھٹ گڑب

پت برتا کے۔ سوپ پر واروں کوٹ سروپ

۱۔ ستورہ کی وفادار بیوی اگر کالی ہے ڈھنگی اور بد صورت ہو تو بھی اچھی

ایسی با وفا بیوی کی صورت پر کروڑوں سیناؤں کو قربان کر دینا چاہیے

۲۹۰۔ پت برتا پت کو بچے اور نہ آن مہا سے

سنگہ بھا جو ٹکھنا تو بھی گھاس نکاسے

۱۔ با وفا بیوی نہ اپنے خاوند کا دھیان کرتی ہے کوئی دوسرا اسے نہیں مہاتا

شیر کے بچے کو کئی نے سوگئے ہوں مگر بھی گھاس نہیں کھاسے

۲۹۱۔ نین انڑا تو نین جی نہ پ تو ہے یوں

نہیں دیکھوں اور گنا تو ہے دیکھیں دیہوں

۱۔ اسے مانگ تم میری آنکھوں میں آؤ تاکر نہیں آنکھوں میں بند کروں

نہ میں خود کسی دوسرے کو دیکھوں نہ تمہیں کسی اور کو دیکھنے دوں

۲۹۲۔ کھرا سبب صدر کی رستے پیاس پیاس

اور بوند کو ناگے سواتی بوند کی آس

۱۔ اسے کیر صند کی سبب براہ پیاس پیاس رہتی رہتی ہے

وہ کسی در بوند کو نہیں پتی سواتی شہر کی لڑکی کی بوند کی سبب سے موتی سے

۲۹۳۔ پپ کا پنا دیکھ کر دھیرج رہے نہ رنج

دستے دم جل میں پڑا تبھوں نہ پوری بچ

۱۔ پیسے کی مستقل آہ دیکھ کر میرے دھیرت کھو جاتا

وہ مرتے وقت پانی میں پڑا ہے تاہم اس میں چونک نہیں ڈالتا کیوں کہ وہ بھی کافی دیر بھی کاٹا

۲۹۸۔ ٹھہر چو سنٹھ ٹھہری سے اور نہ کوئے

جہاں میں تو بے نیند کو غور نہ ہوئے

۱۔ مہر سے یہ ٹھہر چو سنٹھ ٹھہری میں رات دن کوئی اور نہیں ہے

میری آنکھوں میں تو ہی سا ہوا ہے اس میں زند کے لیے بھی ٹھہ نہیں ہے

۲۹۹۔ اب تو یہی ہوئے پرتی میں اتنی مرسل یہو

۱۔ نے کا ڈر چھاڑ کے ہاتھ سدھورا بنو

اب وہ لچو ایسی میں اتنی کہ میں نے اس کو بہت پاک صاف کر دیا

۱۔ درخت کا خوف چھوڑ کر ہاتھ میں سدھورا ہے یا یہی اس محبوب حقیقی و شوہر مایہ

۳۰۰۔ سستی بچاری سے کیا کانٹوں سے بچھائے

۱۔ نے سوتلی پیہ اپنا چھوٹا دس اگن لگائے

۱۔ میں سے سستی ہوئے کارادہ کیا اور کانٹوں کا جنگ بنا کر سستی ہوئی

چاروں طرف ہل لگا کر اپنے شوہر کے ساتھ سو رہی

۱۔ اور تعلقات انہوں نے چھوڑ کر فانی اللہ ہوئے سے ہے۔ (مترجم)

۳۰۱۔ سستی - پیسے پھینا جو پیسے سو رہا

۱۔ دھو جیکہ نہ مانگی جو مانگے سو بھڑا

۱۔ سستی بک میں پیسا کرتی چکی پیسے والی رائی بڑھ جوتی ہے

۱۔ سادھو جیکہ نہیں مانگا کرتا جو مانگا ہے اسے جاننا کہنا چاہیے

۳۰۲۔ بیکہ بچھاوے سدھری اتھر پردہ ہوئے

۱۔ تن سوئے من دے نہیں سدھیاں جوئے

۱۔ حصہ نہ پٹنگ بچھا دیا لیکن دل میں پردہ لگا

۱۔ جو اس طرح قسم دیدے لیکن دل نہ دے وہ سدھیاں گن سے

۱۔ سالہ اور دیوی فرشتے پورے کرے یہ بھی اتھر پر توجہ نہ دینے سے ہے۔ (مترجم)

۳۰۳۔ نام دتا تو کیا ہوا جو اتھر ہے جیت

۱۔ بت برتا ہوا گو بجے مکھ سے نام نہ لیت

۱۔ اگر کوئی منہ سے نام پتا ہے اور اس کے نام میں کوئی قصہ جو جس کے لیے وہ اتھر نام لے رہا ہے تو بیکہ

۱۔ جتنی برتا عورت کو دیکھو ہر دم خاند کا دھیان کرتی ہے اور ہاں ہے اس کا نام نہیں لاتی

۳۰۴۔ جو یہ ایک نہ جایا بہر جانے کا ہوئے

۱۔ ایکے میں سب ہوتے ہیں سب میں یک - ہوئے

۱۔ اگر میں ایک کو نہیں مانا تو بہتوں کے جانتے سے کیا ہوتا ہے

۱۔ اس یک سے دسبھی میں لیکن سب لوگوں سے مل کر وہ ایک نہیں بنتا

۳۰۵۔ ست آئے اس ایک میں ڈار پات پہل پہول

۱۔ اب کچھ پاچھے کیا رہا بڑ پڑ جب موس

۱۔ اس ایک میں سیکڑوں ڈال پتے چھن پہول میں

۱۔ جب میں نے ایسی ایک جڑ کو پکڑ لیا تو بعد میں کیا ماتی رہا

۳۰۶۔ ہریت بڑی ہے تجھ سے بہر گینا لا کنت

۱۔ جو ہنس بولوں اور سے نیل رنگاؤں دنت

۱۔ او متقد صفات والے شوہر مجھے تجھ سے ہے مد محبت ہے

۱۔ گر میں کسی دوسرے سے ہنس کر بولوں تو اپنے دانت نیلے رنگاؤں

۳۰۷۔ کہہ دیکھ سدھور گر کا حجر دیا نہ جہ سے

۱۔ میں پر تم دم رہا دوجا کہاں سہائے

۱۔ سہ کہ جہاں سدھور کی لکیر ہے وہاں کا جس نہیں لگایا جا سکتا

۱۔ میری آنکھوں میں محبوب شوہر سا ہو ہے اس میں کسی درد کی گنجائش نہیں ہے

۳۰۳۔ تن من دیا تو کیا ہوا بچ من دیا نہ جانے

کہہ کبیر تا داس کو کیسے من چسبے

(جس نے جسم و دل دے دیا لیکن جس سے اپنی خودی ترک نہ کی گئی)

کبیر کہتے ہیں کہ ایسے غلام یعنی یہ پر کیسے اعتماد ہو گا۔

۳۰۵۔ گورو عقلی گر کیجئے منہر مصلک دینے

من کی غیل چھڑائے کے چیت درج کر لے

(مرشد صیقل گر ہے وہ دل پر صیقل کرنے کا آد لکاتا ہے)

وہ دل کا میل دور کر کے اسے آئینے جیسا بنا دیتا ہے)

۳۰۶۔ گورو دھولی سکھ کا پڑا صابن سر جین ہار

شرت سلا پر دھوپے نکسے جوس اپار

(مرشد دھولی ہے، مرید کپڑا ہے اور صابن اللہ کی ذات ہے)

وہ اسے دھیان کے پتھر پر دھو کر اس میں سے بے حد میل دور کر دیتا ہے۔

۳۰۷۔ گورو کھ رہے کنبہ ہے گڑھ گڑھ کاڑھے کھوٹ

اتر باتھ مہار کے باہر باہرے چوٹ

(مرشد کھ رہے اور مرید گڑھا۔ وہ اس میں سے ٹونک ٹونک کر حرایاں دور کرتا ہے)

اندھے اپنے ہاتھ کا مہارادے کر وہ باہر سے چوٹ مارتا ہے)

۳۰۸۔ کبیر اتے ٹرائندھ ہیں گورو کو کہتے اور

ہری روٹے گورو ٹھور ہے گورو روٹے ہر ٹھور

(اسے کبیر وہ لوگ اندھے ہیں جو مرشد کو غیر سمجھتے ہیں)

اگر خدا ناخوش ہو تو مرشد کی پناہ ہے مرشد ناخوش ہو تو کوئی پناہ نہیں)

سنت گورو (مرشد صادق)

۲۹۹۔ سنت گورو سم کو ہے سگا سادھو سم کو ذات

ہری سمان کو پتو ہے ہر جمن سم کو جات

(مرشد صادق کی طرح اپنا سگا کون ہے اور سادھو کے برابر کون جاتی ہے)

اللہ جیسا کون بدگار ہے اور اللہ والوں سے بڑھ کر کون ذات ہے)

۳۰۰۔ گورو گوند دوؤ کھڑے کا کے لاگوں پائیں

بہاری گورو اپنے گوند یو بتا سے

(میرے سامنے گورو اور خدا دونوں ہیں، میں کس کے پاؤں پڑوں)

میں تو گوشت کے صدفے ہوں کہ انھوں نے خدا کی پہچان کرادی)

۳۰۱۔ بہاری گورو اپنے گھر گھر سو سو ہار

مانس سے دیوتا کیا کرت نہ لاگی ہار

(میں اپنے مرشد کے صدفے بھوں نے مجھے سو سو مرتبہ گود کر

انسان سے دیوتا بنادیا اور اس گھڑنے میں انھیں بالکل دیر نہ لگی)

۳۰۲۔ سب دھرتی کا گد کروں لیکن سب جن رائے

سات سمند کی میں کروں گورو گمن گھانا جائے

(میں ساری زمین کو کاغذ بناؤں اور ہٹے جنگلوں کے درختوں کو قلم

اور مٹوں سمندروں کو روشنائی بناؤں چر بھی گورو کے اوصاف نہیں کھے جائیں گے)

۳۰۳۔ تن من و کو دیجئے جاکے وسشیا نا نہر

آپا سب ہی ڈار کے راکھے صاحب مانہر

(جسم اور دل اس مرشد کو دینا چاہیے جس کی اپنی کوئی غرض نہ ہو)

جس نے اپنی ساری خودی کو ترک کر کے اسے مالک کے اندر ڈال دیا ہو)

۳۳۔ دھو میں ڈھونڈیں کہیں رہا ہے تو ہے۔

مگر یہ تب پاس ہے عین جیسے سدا

تو کہیں سے نہ ملے تو نہ ملے ہے بعد از کون کر لے

یہ نئے میں کہ تھی ہے گئی جب پائے دے کوں

۳۴۔ یہ میں کہ میری گور بہت کی ہے

کسی دیکھے جو گورو میں تو جیستا جان

یہ جس نے کی میں ہے اور مشد اب جیت کی کون ہے

اگر مردہ پھر مردے تو جی اسے کستا سمجھنا چاہئے

۳۵۔ کوئی چندا تو گویا سوچ کوٹ ہزار

مگر گورو ملیا باہرے دیت گورو اندر

چاہے اس مادی دنیا میں کروڑوں چاند لگیں اور ہزار گوروں بھی

لیکن جب مشد کال مل جاتا ہے تو اپنے باہر جو کچھ ہے وہ گم "اندر اعلیٰ" ہوتا ہے

۳۶۔ ست گورو پادش کے بھلا دیکھو سوچ بھلا

آئے پڑوس سے پل دیو کا دیا سنوار

مخد کال پادش ہنر کی چٹان ہے اس بات کو مخد سے بھلا

پڑوس آکر اسے مل گیا اور اپنا دیا جی سنوار دیا

۳۷۔ چوستو دیو جو ہے کے چورہ جسدا ماہ

مہتمم کس کا یہ دنا نہیں گھست گورو ناہ

ہر کسی سے ہر چہ ستر و ستر ہیں اور چورہ چاند لگیں

لیکن اگر وہاں مشد کال مل نہیں تو روشنی کس طرح ہو سکتی ہے

۳۸۔ گوروں سے وہ ہے تاج دیکھ چار

مگر وہ ہے تاج دیکھ چار

۳۹۔ اگر تہذیب نہ ہو تو

مردان محض سے دنیا میں تہذیب لگے ہو اور گورو کی خدمت سے پھر نکلتے ہو

۴۰۔ گوروں میں گورو پدس میں جردن میں نہیں

ست و روپنا جو کو دینو ملتی تو سر

۴۱۔ مشد کی پادش ہے اور مشد ہی اس کا مسالہ میں ہندو کی طرح مردوں کو

مخد صوفی کے مسالے میں گورو کی تعلقات سے آزاد کی مل جاتی ہے

۴۲۔ ہندو ہندو گوروں کو گورو بن لے نہ لیں

لیان بنا نہ ملتی ہے ست شہر مرد

۴۳۔ گورو ہندو گورو کو گورو بن لے نہ لیں

لیان میں سے تو ملتی ہیں میرے سے نہ لیں میں بات دیکھ تو ہے

۴۴۔ تھی ہو تو کھڑی میں گورو بن لے نہ لیں

کرتا کرے نہ کرے گورو کے ۳۴

۴۵۔ تھیوں دنیاوں اور ملکوں میں مشد سے بڑ کوئی نہیں

یکہ رورہ کا کہ ۳۴۔ جو تو نہ ہو مشد کا یہ گورو ہوتا ہے

۴۶۔ گورو ہندی کے روٹھے گورو کے سرے جاسے

گورو گورو روٹھے ہری نہیں ہوت مہا ہے

۴۷۔ گورو ہندی کے روٹھے گورو کے سرے جاسے

لیکن مشد کے روٹھے گورو کے سرے جاسے نہیں کرتا

۳۲۳۔ نیچے پیادے کا پھلے گھر گھر سارے بار
ترس دیتا جو ہو چکا ہو چکا جھک جاد
اتو کوئی دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۲۴۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۲۵۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

سنت جن (نیک طینت لوگ)

۳۲۶۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۲۷۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۲۸۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۲۹۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

اسد گورو (مشرقی نال)

۳۳۰۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۳۱۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۳۲۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۳۳۔ سب سے پہلے دکان پر بند ہے گھر گھر میں تو سمندر بھرتے
جو یہ سب توں سمندر ہو کر پئے گا

۳۴۴۔ نہ کار کی آدھی سا دھو بی کی دیہہ
نہی جو ہے اکھ کو بی میں کھ سب
سا دھو بی جسہ بی محسوس ہے یعنی حد کا آئینہ ہے
نہ بیہ حد کو تو دیکھا چاہے تو انھیں میں دیکھ لے

۳۵۰ کن کہے ہیں اسے کوئی آؤ جو
 سڑو دڑو کو کہتے ہیں - جو جو
 جانے ہوں عقیدت کے ساتھ ہے جو ہے سے عقیدت ہے
 سڑو دڑو کے دھوکے میں وہ عقیدت ہے۔ جو ہے کہ نہ وہاں سے کہتے

یہ کہنے سے۔ ٹھنڈی کی ایسے مارو جو لوگوں میں رونق ہے محسوس انداز کا پھر رہے۔

۱۰۰۔ بہت سے چھوٹے سادوں پر چھوٹے چھوٹے
نوں پر تیار ہونے والے سادوں پر چھوٹے
سادوں کی ایک سیریز ہے جو کہ ایک سیریز کے طور پر
تیار کی جاتی ہے اور یہ سیریز بہت سے

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔
میں نے اس کو دیکھا ہے۔

کیر و جیواں

۳۶۰۔ سادھو کہاوت کھن ہے لبہا پیسٹر کھجور
 جڑھے تو چاکے پر گئے رہ گئے تو چک چور
 سادھو ہونا مشکل کام ہے۔ یہ تو کھجور کا لبہ درخت ہے
 اگر میں یہ چور ہو گئے تو محنت کی صلوات مل گئی نہ گئے تو چک چور ہو گئے

۲۴۔ اگلی دم۔ ہنسی ہنسی سوں میں
کہہ کیہ تا سادو کی کہ جرقہ کی گھیب
جو می گردیں میں نہیں، بدلت اور جسے عورت سے عشق نہیں ہے
کہہ لیتے رہتا کہ میں ہے سادو کی عیب پانوں

میر تقی جہوں میں کھل چکیں ہوں۔ سچے نے
میر تقی کے کارے سے نغمہ دوں
درخت خود چل نہیں کھتے ورنہ پانی نہیں پیتی
ہی طرح دوسروں کی بھلائی کے لیے سادھو لوگ صبر اختیار کرتے ہیں

۳۲۲۔ سادھو سادھو سب ہی بڑے اپنی اپنی طور
شہر و دیہی پارکھی تے ماتھے کے نور
سارے ہی سادھو بیجا ہی گندیشے ہیں
لیکن جو یونی آسنگ کو سمجھتے ہیں وہ سادھو سب کے ساتھ ہیں

۳۶۳۔ مادی مادہ سب ایک میں جیوں پرستے کاکھیت
کون کوئی رہا ہے نہیں سیت کا سیت
اس سے راجو سے دکی ٹا دیتے ہیں جیسے پوست کاکھیت ہو
ان میں سے کون کوئی روشن ضمیر سرخ ہوتا ہے اتنی سب تو سعید کے سعید ہیں

۳۵۴ کہہ کر رکھ یہ انیاں لکھ لکھ پا کھ

ہاتھ کا کمرے پان نہ گئے

کہہ کہتے ہیں کہ حق و گم سے یاد دل تک لے کر رہنے دھیسے جوتے ہیں

غیر جہ سے والا میں مسد کیا کمرے نہ پرکوں انہیں اثر ہی نہیں کرتا

۳۵۵ پستوا سوں پالا پیر پورے دیا ہیں نہ کھینچ

کور پیچ نہ کوٹھی گھوڑے دوتا بیچ

اے اس توہ دور ذکر پرستان نہ ہو کہ تیر جھوٹا صفت لٹای سے بار پڑے

نہج نہیں میں پامے دو کھینچ ڈالو یہ بھی پیچ میں صفت سنا

۳۵۶ کہ چہرے کے کٹت تو بھی چہرے ہوتے

بوڑھے باس بڑھاپہ یوں جن بوڑھو کوئے

کہہ کہتے ہیں کہ منہ کے درخت کے قریب کا نیم بھی منہ میں جاتا ہے

مڑک عین و شہ پانی میں باس بڑھادے میں اے بکرا و اور ڈوبو نہیں !

۳۵۷ چال بھل کی چلت ہیں بڑ کہا وہی ہنس

تے مکتا کیسے چلیں پر میں کال کے پھنس

اے لوگ ہنس کہلاتے ہیں اور نکلے کا طریقہ اختیار کرتے ہیں

یہ موتی کس طرح چمک سکتے ہیں انہیں تو موت کے داہ میں پھنسا ہی ہے !

۳۵۸ سادھو بھیجا تو کیا بھیجا مالا پہسری چار

باہر تھیں مایا بھیتہ بھکی بھنگار

یہ یہ نہ شہر میں کر سادھو بننے سے کیا موتا ہے

اے سے تو بھیس نہ لیا اندر یعنی دل میں کوڑا کرکٹ بھر ہے !

۳۵۹ جڑ چلا سونا تو اے حد چلے سو سادھ

حد بے حد دونوں تھے تاکو متا اگادھ

اچھو مادی حد دور کے اندر ہے وہ معمول انسان ہے جو حد سے باہر جائے وہ سادھ ہے

اور جو حد اگادھ حد دونوں سے جلا حد ہے اس کا علم نہ اگادھ ہے !

۳۶۰ سونا سخن سادھ جن ٹوٹ حریف سوار

دور جن کنبھ کھار کے ایک دھکا درار

اگادھ ایک طینت وگ اور سادھو کوہ رنوٹ رفیع جاتے ہیں بھی آواز شلوں سے گرجتے ہیں

حد طینت لوگ کھار کے گھر سے کی طرح ہوتے ہیں میں ایک دھکے ہی سے واپس آتا ہے

۳۶۱ جیون کتے ہوئے رہے تھے خلق کی آس

آگے پیچھے ہری پھر میں کیوں لکھ پاوے اس

انسان کو چاہیے کہ نہ مریگی کہ محبت چھوڑ دے اور دنیا سے بیزاری بھی چھوڑ دے

اس کے آگے پیچھے تو خدا ہے ہی وہ تکلیف کیوں اٹھائے گا !

اسکھن (بد طینت لوگ)

۳۶۲ سنگت بھی تو کیا کیا بد عیب کٹھور

نویزہ پانی چڑھے تو نہ پیچھے کور

دھرب آدمی کو بھی صحبت ملی بھی تو کیا ہو گا کیوں کہ اس کا دل سخت ہے

اگر نویزہ نہ پانی ہو تو بھی اس کا دامن نہ چھیکے گا !

۳۶۳ ہریا جانے روکھرا جو پانی کا نیہرہ

سوکھا کاٹھ نہ جا بھی کیتھہ برسا میہرہ

اگرادر غصہ اسے کہو جو پانی سے محبت کرے یعنی اسے چومے

خٹک لکڑی یہ کیا اثر ہو سکتا ہے چاہے جتنا منہ ہرے !

۳۶۸۔ مکتوٰۃ مرت دور کر اچھا جہنم بسناؤ
 ناگ گن مہو جھوڑے سنس گن چیل آؤ
 اتم ساری برائیاں دور کر کے اپنا زندگی کو بھرناؤ
 کو سے کی چال دانی بھگدھوڑو اور جنس کی چال سے چل کر آؤ

۶۳۔ ہائی کوٹیں باورے سانپ نہ مارا جائے
مورکھ باہمی ناڈ سے سانپ مہین کو کھائے
اونہ پاگل میں جو سانپ کی ہائی پیٹے رہتے ہیں سانپ کو نہیں مار پاتے
’سے‘ احمق باہمی کسی کو نہیں ڈستے، سانپ ہر ایک کو کاٹتا ہے،

۳۷۔ کہ سنگت سادھ کی جو کی بھوسی کھائے
 کچھ کی ٹٹ بھو جی بے ساگت سنگ نہ جائے
 کیہ کہتے ہیں کہ سادھوں کی سنگت جو کی بھوسی کی کر بھی بہتر ہے
 مگر بد طبیعت آدمی کے پاس کچھ اور قصور ہے تو بھی اس کا ساتھ نہیں کرنا چاہیے۔

۳۸۔ کہ سنگت سادھ کی جیوں گدھی کا واس
 جو کچھو گدھی اسے میں تو جی دس سو اس
 اسے کیر سادھوں کی سنگت غلط فہم کی رہا جس کو بڑھسی موتی ہے
 وہاں کر غلط فہم دے دے وہی تھیں خوش ہوئے گی۔

۳۹۔ کہ جو دنیا دو کا بھو دنیا جا جھٹکا تھ
 سادھ سنگت نہ نہ جس کی بھو۔ آئے ہاتھ
 اچا ہے تم متھ اچاڑا چا ہے لا کا چا ہے جھٹکا تھ پوری جاو
 لیکن سادھوں کی سنگت اور خدا کی راہ کے بغیر کچھ ہاتھ ہیں اسے نہ ملے۔

۴۰۔ تے دن تے کار تھی سنگت بھی نہ مست
 پریم سا ستو جیو۔ ملکتی بس جھگومت
 اچن آؤں سادھوں کی کا ساتھ نہ ملاو دن بے کار ہی گزرسے
 ان کی محبت اور خدا کی عبادت کے بغیر زندگی جو فربہ جیسی ہو جاتی ہے

۴۱۔ کہ جس دیگی جی بھو دنیا جھٹکا
 جو جیسی سنگت کرے سو تیس پھل پائے
 اسے کیر نہ تو بہرہ دین کر جہاں چتا ہے چتا ہے
 لیکن جیسے دگوا کے ساتھ میں رہتا ہے ویسا ہی نتیجہ پاتا ہے۔

۴۲۔ کہ سرب پیشا چھوٹ کاہ مر اسے
 روم روم میں جھٹکا تھ کہنا سو اسے
 چھوٹ کاہ جھٹکا تھ سرب پیشا میں سے چور و خور
 جس سے دیش رو میں نہ رہا میت کو گریہ ہے جا اس میں دس سو ملتا ہے

۴۳۔ کہ گرنے پاس میں سیدھ ڈھکا۔ پداس
 س بھو۔ بدھیا جھٹکا تھ۔ پداس
 حق نے چھوٹ کے پاس لگا ہوا ڈھکا کا درخت کاٹ پیا
 جسے پاس لیوں نہیں کا کا کوہ تھا اسے پاس میں نہ

۴۴۔ کہ نہیں دسہ دیو کی سینچے سو ہار
 نہ جھٹکا تھ۔ پداس میں جی بھو
 ان میں میں نہ کوئی در اسے سو سو۔ موت سے سی
 کہ کہتے ہیں کہ ان سے عادی کو تک نہ کر، یہاں ہی ہے گناہوں میں غور کرو

۴۵۔ کہ روپ چور ایک کرے ستیہ میں سے چوک
 شہر سادھ میں اس سے پھونک
 جب وہی میں خرابی ہے تو متھ کیا کر سکتا ہے
 وہ مرید میں پھونک پھونک کر بانسی، جی مارا ہے روئی آہنگ کو میں جھٹکا

سنگت (محبت پاک)

۴۶۔ کہ سنگت سادھ کی ہرے اور کی دیا دھ
 سنگت بڑی سادھ کی جا میں کوٹا ایا دھ
 اسے کیر اچھے آدمی کا ساتھ وہ مروت کا دھ دور کر دیتا ہے
 جسے آدمی کا ساتھ بڑا ہے کیوں کہ اس سے کوڑوں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۳۸۸۔ کیرا تہم نہ پیتا جب ڈنڈ لگی ہیر
 س کے جیتے یا جب کاشی سیوں ٹھیسر
 ایکے اس وقت ہوش یوں نہیں کیا جب جی کے س کے حق
 س تو سہا ہوئے سے کہ موتا سے جب چاروں طرف کاٹے ہی ہونے ہوئے

سیوک اور داس (خادم اور غلام)

۳۸۹۔ داس دھنی کے بڑے سے دھکا دھنی کی رہے
 صنی جو صنی ہو در چھاڑ نہ جوئے
 ملے کو چہ ہے کہ وہ مالک کے رھنے کی گرمی اس کے دروازے پر پڑ رہے
 گردن کو چھوڑ کر میں جاتے ہو کبھی۔ کبھی تو کبھی پر مہربانی دے گا

۳۹۰۔ داسا تن ہر دے نہیں نام دھڑلے داس
 دانی کے پیے ہوتا کیسے بیٹے چپاس
 سودیت تو دل میں ہے ہیں اور خود کو غلام کہتے ہیں
 اس سے کیا فائدہ۔ پان پتے خیر بیوس کیسے جاسکتی سے

۳۹۱۔ کھنٹی مکی مکیوں میں رہتی آتا دے موہ
 کون دریا حوں میں سے دوسرا دوسرا
 س ماں۔ میں دیوں بخش پڑتا ہوں رکھتے مجھے تو جھٹک چیک و بیجے
 میں کسی اور کے تلے موائ نہیں کر رہتا دن سے آگے ہی سو رہوں

۳۹۲۔ کاجر مسرتی کو نڈھی رہا۔ سسہنار
 بلہاری داس کی پیٹھ کے بھگن ہار
 یہ دنیا ایسی ہے جیسی کاجل کی کوٹھری
 خدا کے اس بندے کے صدقے جاؤں جو اس میں گھس کر باہر آجائے

۳۸۷۔ کیرا کھائیں کوٹ کی پانی ہوئے نہ کوئے
 جاسے ملے جب ٹنگ میں سب ٹنگوڑک ہوئے
 اسے کیر قلعے کی خندق کا پانی کوئی نہیں پیتا
 لیکن یہی پانی ٹنگا میں پٹک کر پور ٹنگا بن کر جاتا ہے

کونگ (صحبہ ہد)

۳۸۸۔ جان بوجھ سا بھی تھے کرے جھوٹے سول نہیں
 نا سنگت ہے پر جو پہنے حکومت دیہ
 جو شخص جان بوجھ کر بھی بات چھوڑتا ہے اور جھوٹے کو عزت دیتا ہے
 س ہے ایک ایسے شخص کو سزا دے مجھے خوب میں ہی نہ دینا

۳۸۹۔ توجی پیر جو پیر کی پا کاسیتی کھیل
 کاجی سرہوں پیر کے کھل بھیا تا تھیل
 اگر تجھے واقعی محبت کا درد ہے تو عین ہی سے نہ دیکار کر
 کجی سرہوں کو ہوں میں پیرے کا تو نہ کھلے گی نہ تھیل سے گی

۳۹۰۔ داغ جو لکنا نیل کا سون صابن دھوئے
 کوٹ جتن پر بودھے کا کا جنس نہ ہوئے
 نیل کا داغ لگتا ہے تو سون صابن سے دھونے سے بھی نہیں جاتا
 کوڑوں جتن سے سکھانے پڑھانے سے بھی کو اہنس نہیں بن سکتا

۳۹۱۔ ادری مرے کونگ کی کیرا کے ڈھنگ پیر
 وہ ہلے وہ ملگ چرے پڑھنے سنگ پیر
 اصحبہ ہد کی مار ہلاک کن جوتی ہے۔ جیسے پیری کے پاس کیلے کا درخت ہو
 تو نہ جتا ہے اس کے اٹھا پھٹے ہیں، اب خدا ہی خیر کرے

۳۹۴۔ تن کو جوگی سب کرے من کو پڑا کوئے
 پہنچے سب بدو پانچے جو میں جوگی ہوئے
 (بھی جسم کو جوگی بنا دیتے ہیں، نفس کو جوگی بنانے والا بر ملا ہی ہوتا ہے
 لیکن اگر میں جوگی ہو جاتا ہے تو بڑے آرام سے سب مل جاتا ہے)

۳۹۵۔ ہم تو جوگی نہیں کے تن کے میں تے اور
 من کا جوگ لگاتے دس بھی کچھ اور
 ہم تو من کے جوگی ہیں، تن کے جوگی کوئی اور ہوں گے
 من کا جوگ لگنے میں ہماری حالت ہی دوسری ہو گئی ہے)

چیتاونی (تنبیہ)

۳۹۶۔ کبرا گزڈ نہ کیجیے کال گئے کر کیس
 نا جانوں کہ مارے کیا گھر کیا پردیس
 (اے کیر گھنٹہ نہ کرنا۔ موت اپنے ہاتھ میں مختار ہے بالکل ہے
 یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں مارے گی، گھر میں یا پردیس میں)

۳۹۷۔ جھوٹے شک کو شک کہیں مانت ہیں من مور
 جلت چرینا کاں کا کچھ سکھ میں کچھ گود
 (لوگ جھوٹے آرام کو آرام سمجھتے ہیں اور دل میں خوش ہوتے ہیں
 یہ نہیں مانتے کہ دنیا موت کا چین ہے جو کچھ اس کے منہ میں ہے کچھ گود میں)

۳۹۸۔ کش کشل ہی پوچھتے جگ میں رہا نہ کوئے
 جرا موئی تا بجیے مہا کشل کہاں سے ہوئے
 (غیریت کو تلاش کرتے کرتے دنیا میں سب لوگ ختم ہو گئے
 تو مڑھاپے کو موت آئی۔ موت کا ڈر ختم ہوا، غیریت کہاں سے ہوگی)

۳۹۹۔ ان راتے سکھ سوئے راتے یسند نہ آئے
 جیوں جل جھوٹے، چھت تھیت رہا رہا ہے
 (من وید کو تراہ کا سونا شمول معلوم ہوتا ہے اُسے، توں نیز نہیں آتی
 جیسے یہ نہ سے بد ہوئی بھل تڑپتی ہے ویسے ہی تڑپتے ہوئے اس کی رات گزرتی ہے)

۴۰۰۔ جا گھٹ میں رات میں سو کیوں جی نا ہوئے
 متن جتن کر دابے تو اب نہ سوئے
 (جس کے اندر مالک بستے ہیں وہ ساری در میں اندھ کیوں ہوگا
 چاہے ہر رکشش کر کے اسے ڈھکو پھر بھی وہ روشن ہوسکے گا)

۴۰۱۔ گھٹ گھٹ ہیرا سائیں سوئی کیجیے نہ کوئے
 لمباری واداس کی جا گھٹ پر گھٹ ہوئے
 (میرا مالک ہر جگہ ہے، کوئی پلنگ جس کوں جگہ نہ میں ہے
 لیکن اس بندے کے صدرتے جاؤں جس میں وہ ظہور کرتا ہے)

کھنکھس

۴۰۲۔ خنک خنک ماتھے دیا سرست سسرونی کان
 کرن کٹھی کنٹھ میں پرسا پر ندوان
 (میں نے حقیقت کا تلک ماتھے پر لٹکایا ہے اور کان میں دھیان کی مال لٹکائی ہے
 باطن زندگی کی کنٹھ کے میں ڈالنا ہے اور اس طرح کتنی کو حاصل کر لیا ہے)

۴۰۳۔ من مہا تن میکھلا بننے کی کرے بھوت
 انکو ملا سب دیکھتا سو ہوگی اور موت
 (جس نے اپنے من کو ملا بنایا جو اور بدن کو کسی کالم بند اور خون خدا کی بھوت لگائی ہو
 اور جو ہر چیز میں تابدہ مالک کو ملا ہو دیکھتا ہے وہی جوگی مرتبہ والا ہے)

۳۰۳۔ کیرا لویت اپنی دس دس بھوسے
یہ بڑ پٹنی یہ لگی نہ دیکھو آئے
اے کیر دس دس کے یہ بچے لویت بھو
یہ بڑ پٹنی یہ لگی نہ دیکھو آئے

۳۰۵۔ یا بچوں دج ہا جتی ہوت چھٹیوں رنگ
سو مہر جانی پڑ بیٹھن لگے کاب
جس مک میں یا بچہ ہوت جتی تھی اور چھٹیوں رنگ
دھاب جانی دس دس میں کسے بیٹھے تھے میں

۳۰۶۔ او بڑ کیرے ٹھیکری گڑھ گڑھ کے کھار
راون ہر کھا چل گیا لٹکا کا سہوار
کھارے بڑے ہوسے گاؤں کی مٹی سے جرتی بنا ڈالے
راون جیسا لٹکا کا سہوار بھی آئندہ سے لٹکے

۳۰۷۔ کہہ کر دے کیجیے اس جو بن کی مس
نیسو بھو دوس دس کھنکھ بیا پداس
اے کیر اس جاتی سے مل پر غور نہ کرن
دس دس کیر کا بھو بھو ہے در پڑھا کا دھرتی جان رہ جاتا ہے

۳۰۸۔ کہہ کر دے کیجیے او بچا دیکھ او اس
کابہ بچا بھویشی لٹکا او بچہ جی لٹکا
اے کیر اپنا مکان او بچا دیکھ کر غور نہ کرنا
کل تھیں زمین پر بیٹھا ہوگا اور تھلے او پر گھاس جم جائے گی

۳۰۹۔ پانی کیرا بدبا اسس ماس کی جات
دیکھت ہی چھپ جائے گا جیسا تارا پجات
اٹوٹی کی ذات پانی کے پیلے کی طرح ہے
وہ دیکھتے دیکھتے ہی ایسے چھپ جائے گا جیسے بھگ کا تارا

۳۱۰۔ رات گنوائی سوئی کر دیکھ گنوا کھائے
یہ لٹکا لٹکا نہ کوڑی دے دے دے
اتوئے رات سو کر گنوائی اور دن کھائے پینے میں گنوا
تیرا جہم ہے بیا میرا تھا ہے تو نے کوڑی کے دے دے دے

۳۱۱۔ آجے دن یا چھپے کھائے کورہ سے گیا نہ بیت
اب دھنکاوا کی کرے چڑیاں چل گئیں کھیت
اتیرے آجے دن گزرتے آہ تو نے دھرتی سے جھٹ نہیں کی
اب تیرے پچھتاوے سے کیا فائدہ جب چڑیاں کھیت چل گئی ہوں

۳۱۲۔ کابہ کہے ہو آج کر آج کہے ہو اب
پل میں پرے ہوئے گی بڑ کہتے گا کہت
جو کچھ کہ کرنا ہے دو آج کرو اور جو آج کرنا ہے دو بچہ کرو
ایک پل میں تو دنیا کا خاتمہ ہوسنے والا ہے پھر کب کرو گے

۳۱۳۔ پاؤ پک کی مس نہیں کہے کابہ کا ساج
کال اپنا ک ماسی جیوں تیرے کو پاج
پک دے کے وقت کے جو تھائی وقت کی تو جہ نہیں اور کل کے لیے پاری ہو رہی ہے
موت اپنا ک ہی آکر مارے گی جیسے تیرے کو پاؤ مار دیتا ہے

۳۱۴۔ آئے ہیں سو جائیں گے راجا رنگ فقیر
 اک سنگھاسن چڑھ چلے اک بندہ جات رنج
 دربار میں خفیہ کوئی بھی نہ ہو دنیا میں آیا ہے جائے کا ضرور
 ہاں کون سنگھاسن پر بیٹھ کر سوگ کو جائے گا کسی کو جہد و زنج میں باندھ کرے عایش گے

۳۱۵۔ جو ہو جو اپنا کر ہو جو کی سار
 جسے ایسا یا ہوا سے نہ دو جی ہاں
 اگر تم اپنے دل کی حقیقت سمجھتے ہو تو اس کی قدر کرو
 اپنے دل جیسا مہمان دوبارہ کبھی نہیں ملے گا

۳۱۶۔ کہہ آئے تین جات ہے سکے تو راگھ بہو
 خالی ہاتھوں وے گئے جن کے لاکھ گرو
 اے کیر یہ جسم جارہا ہے۔ اگر تم اسے دوبارہ لا سکتے ہو تو روؤ۔ لیکن یہ ناممکن ہے
 جو گے رکھوں کر ڈروں کے مالک تھے وہ بھی دیا سے خالی ہاتھ ہی گئے

۳۱۷۔ آس پاس جو دھا کھڑے بھی بھاویں گال
 مانجھ گھل سے لے چلا ایسا کال کراں
 اچانک داسے کے چاروں طرف بھی گھماتے ہوئے جھوٹے ہی رہے
 اللہ موت ایسی زبردست ہے کہ اسے اس کے عمل کے درمیان سے اٹھا کر لے گئی

۳۱۸۔ تین سارے من پاؤ و منسا اتری آئے
 کون کا تو کا ہے میں دیکھ ٹھونک بھی گئے
 یہ جسم سست اور میں اس کا سر سے دار بنے فہم اس میں مساوی طرح اتری ہے
 میں نے بھی حرج چاکی پر خور کر بیٹھ لیا کہ میں کون کسی کا نہیں ہے

۳۱۹۔ ایسا سسار ہے جیسا کسیر بھوں
 دس دن کے دیوار میں جھوٹے رنگ نکول
 یہ دنیا سسل کے پھول کی طرح عارضی ہے
 یہاں کے چند روزہ تعلقات کے جھوٹے رنگ سے گمراہ نہ ہو

۳۲۰۔ مانی کہے کھارے تو کا روندھے ہوئے
 ال دن ایسا ہوئے گا میں روڑھوں کی توسے
 اصلی کھارے کتنے ہے تو مجھے پتہ نہیں ہے کیا مسلا ہے
 ایک دن ایسا ہو گا کہ میں تجھے مسوں گی

۳۲۱۔ کہہ آئے تین جات ہے سکے تو ظور لگاؤ
 کے میوا کر سادھ کی کے گورو کے گئی گھاؤ
 اے کیر یہ جسم جارہا ہے۔ ہو سکے تو اسے ٹھکانے لگاؤ
 یا تو سادھ کی خدمت کرو یا اپنے ہمدرد کی توصیف کرو

۳۲۲۔ مور تو کی جیوی بٹ پاندھ سسار
 داس بکیر ایکوں بندھے جا کے نام اوار
 میرے تیرے یعنی خدات دیوانی کی رک بنٹ کر میں سے نہ رہی کو بدھ رکھا ہے
 ایک بکیر داس میں کیوں بدھیں گے! اچیں تو نام کا سزا ہے

۳۲۳۔ دُر جو داس صم ہے دیب - دار ہر
 تو توڑ چوں پتا چھوٹے ہر گے ڈار
 افساں کا صم بڑی مشکل سے قتا ہے یہ صم ہار۔ میں سے کچھ
 جیسے درخت سے جب پتا جھڑکرتا ہے تو وہ بے شمع پتہ میں لگتا

۴۴۳۔ پاڑی کے ج بھنور تھا کھیاں لیتا پاس

سو تو بھنور اڑ گیا رہی پاس کی پاس

۱۔ اچھے کے درمیان بھنور کھیلوں کی خوشبو لے رہا تھا

وہ بھور تواب اڑ گیا خوشبو جوں کی توں بنی ہوئی ہے

۴۴۵۔ بچے بن بھاؤ نہ اوپکے بچے بن ہوئے نہ پریت

جب وہ دے سے بے گیا مٹی سکل دس دیت

۱۔ خوف کے جن عقیدت نہیں ہوتی اور خوف کے بغیر محبت بھی نہیں ہوتی

جب اس سے خوف نہ ہو گیا تو سارے لفظ اور تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں

۴۴۶۔ بچے سے بھگتی کریں بے بچے سے پوجا ہوئے

بچے پاس ہے جیو کو نہ بچے ہوئے نہ کوئے

۱۔ بھی لوگ خوف کی وجہ سے عبادت اور پرستش کرتے ہیں

خوف لامرہ انسان ہے کوئی آدمی خوف سے مبرا نہیں ہے

۴۴۷۔ ایسی گت سندار کی جیوں گاڑ کی ٹھٹ

ایک پڑا چیر گاڑ میں بے جا نہر تہو باٹ

۱۔ دنیا کی ایسی حالت ہے جیسے بھیڑیوں کے گھنڈ کی

گر ایک شخص کسی گڑھے میں گرتا ہے تو دوسرے بھی وگ اسی رہ چلتے ہیں

۴۴۸۔ اک دن ایسا ہوئے گا کوئی کا ہو کا ناہر

گھر کی ناری کو کہے تن کی ناری جاہر

۱۔ ایک دن ایسا آئے گا کہ جب کوئی کسی کا نہیں رہے گا

گھر کی ناری یعنی عورت ہی کہ ہے بدن کی ناری یعنی نبض بھی چلی جائے گی

۴۴۹۔ میں میں بڑی بلائے ہے سکو تو سکو بھاگ

کہ کہیہ کب تک رہے روٹی بیٹی

۱۔ میں میں خودی میں بڑی بد چھی ہے اگر ممکن ہو تو نکل ہی گو

کہیہ کہتے ہیں کہ روٹی میں بیٹی سگ کب تک دلہ رہ سکتی ہے

۴۵۰۔ داسر شکو : دین شکو : شکو سپنے ماہر

جو رہ پھر نہ نام سے شکو : چوب : چہ نہ

۱۔ انھیں خودی میں رحمت ہے نہ رت ہیں۔ خواب ہی میں

جو وگ خدا کے نام سے پھر دگے میں ان کے پئے : دھوپ ہے۔ چو ف

۴۵۱۔ اپنے ج سے جی گئے نہ نہر سے سوئے

۱۔ میں میں کس کا رہا : سوئے

۱۔ ہستہ نہ خود پریم : دیتہ نہ ہو : میت نہ سو نہ جاو

کی معلوم : لکے سے ہی کس کو یہ سے پر لگا دیا جائے گا

۴۵۲۔ دیں گویو سنگ دن دن پے سہ

پانو کھلاڑی مارا مور کہ اپنے پا تھ

۱۔ دنیا کے لیے اس نے دین کھو دیا اور دنیا لے اس کا ساتھ نہ دیا

۱۔ حق آدمی نے اپنے ہاتھوں ہی اپنے پانو پر کھلاڑی مار لی

۴۵۳۔ میں بھنورا تو ہی برجیا میں پاس نہ پے

انکے گا کہوں بیل سے تڑپ تڑپ چیر وینے

۱۔ اے بھنورے میں نے تجھے منگ کیا ہے کہ ہر جنگل میں جا کر خوشبو لے

کسی بیل میں پھنس جائے گا اور تڑپ تڑپ کر جان دے دے گا

۲۲۲۔ مالی آؤت دیکھ کے کلیاں کریں بکار
پھوٹے پھوٹے جن لے کاہر ہماری بار
(مان کو آتا دیکھ کر کلیاں بکار کر رہی ہیں
میں نے چوہوں کو توڑ لیا ہے۔ کل ہمارا باری بھی آئے والی ہے)

۲۲۵۔ چاچی میں اتنا تھ تھ راج گرفت
میں میں رنڈھال پھرتیوں تینوں کال بہت
بمبار سے دن غیر مستقل ہے پھر بھی کوئی ہینٹل کے چارے کام کرتے ہیں
جیسے جیسے سان بے حوں کو کر گھومتا ہے ویسے ویسے ہی موت اس پر ہنستی ہے

۲۲۸۔ عمر نہیں تھے کہ میں گے بہت زمین بندہاں
میں کا تیں ہی رو گیا پکرے گیا کال
مہ تو سمجھتے تھے کہ بہت ہی زمین اور بہت سے مال کا استعمال کریں گے
لیکن سب تو جوں کا توں رہا میں کو موت پکر گئے تھو

۲۳۰۔ دو کی داہی لکڑی ٹٹی لڑی کرے بکار
اب جو جاؤں لوہار گھر ڈا ہے دو جی بار
آگ کی جلائی ہوئی لکڑی کھڑی ہو کر بکار کر کہہ رہی ہے
اگر میں دوبارہ لوہار کے گھر گئی تو پھر مجھے جلائے گا

۲۳۲۔ جھرنے وارا بھی موٹا ہوا جلا دن ہار
ہے ہے کرتے بھی سوئے لاکھوں کوٹوں بکار
(بچنے والا بھی مگیا اور جلائے والا بھی
در جو لوگ ترس کر رہے ہائے کرتے تھے وہ بھی مر گئے میں کس سے فریاد کروں)

۲۲۸۔ بھنور پلے پاٹ میں بہہ چوہوں کی آسنا
جو بیجے وٹے میں اترتے پلے سراس
(بھنورے پاٹ میں چوہوں کی مید میں ٹھہرے رہتے ہیں
انسان بستی و عشت میں پھسے اور ٹھہرے رہتے ہیں در آخر میں وہیں کوڑ بیجے وٹے ہیں)

۲۳۰۔ چھٹی ٹکی دیکھ کے دیا کہیں
روئے رٹ عشت کے تے موت کیا۔ کو سے
(کیر چھٹی ٹکی دیکھ کر افسوس کرتے ہیں
اس کے دو پاؤں یعنی زمین آسمان کے درمیان کوئی تیرا بہت دس۔ ہو)

۲۳۲۔ ہم سوں سین روئے بھنڈی کی مس
بھنڈی چھٹی پٹک سے سوں چہرہ اس
(توتے لڑی محنت سے سین کے درخت کی خدمت کی تاک سے وہ چھیاں لٹا دین
لیکن چھٹی پٹک سے چھٹی ورس کی روٹی لڑ گئی اور وہ یہ توں پوس می و میں ہو)

۲۳۴۔ دعائی کرتے ایک پک سمندر کرتے پھال
باقی برہت تو سے تہوں کھ پکار
(حوالی میں کو ایک قدم میں لے کر پیتے تھے ورسمروں کو چھٹک وٹے تھے
اور جو پٹوں کو چنے باخول میں ٹٹا کر وٹے تھے یہ آؤں کو بھی موت کا گئی)

۲۳۶۔ آج کاہر دن ایک میں استھ نہیں صریح
کہ کیر کس را کھیں کا پنے پاسن
(جمہوری میں ہے آج یا کل کسی دن تو سے کاتی
کیہ کہتے ہیں کو کچھ مٹے کے مرقا میں باقی کس طرح رکھی جاسکتا ہے)

۲۵۲۔ باجن دیو جزی کل نگلی مت جیسٹ

تجے پڑا کیا پڑی اپنی آپ جیسٹ

تو روحانی مار بجے دے دنیا کی جنگی مرغی کو چھڑکراس کی کرکڑا ہٹ نہ سن
تجے دوسروں کی کیا پڑی ہے تو اپنی حالت سنبھال لے

۲۵۵۔ آوت نگاری ایک ہے اللہ ہوئے ایک

کہ کیر بندہ الٹے وہی ایک کی ایک

آتی کوئی کالی ایک ہوتی ہے جب دو واپس ہوتی ہے تو متعدد ہوتی ہے
کیر کہتے ہیں کہ گھر تکرکان - دو تو وہی یک کی یک رہت گی

۲۵۶۔ نگاری ہی سوں او بکس کلبہ کشٹ اور می

بار پلے سو مادہ ہے لاگ غرے سوئی

الکائی سے ساری ٹریاں نکالیں درموت پیدا ہوتی ہے
خوبی رہے کہ چھوڑے وہی سادہ ہوے درموتانی میں ٹھوڑے دوچ آدی ہے

۲۵۷۔ صسان مل کھینے تیس ہی میں ہوئے

صسان پانی پیجیے تیس پانی ہوئے

صسا دام پانی کھینے سے وہ یا مٹا دیا ہی بننا ہے

اور صسا پانی پیا جاتا ہے ویسی ہی گھٹکوتی ہے

۲۵۸۔ مانگن مرن سنان ہے صت کوئی مانگو بیک

مانگن تیں من جٹا - سدا گرد کی سیکھ

مانگن ورن نایک جیسا ہے کسی شخص کو بیک نہیں مانگی چاہیے

مرد مانگے سے مرنانہ نہ چھوڑا ہے اور نہ کامل کی نصیحت ہی ہے

۲۵۹۔ کیر آپ ٹھکا ہے اٹھ نہ ٹھیکے کوئے

آپ ٹھکا سکھ موت ہے اور ٹھکا دکھ ہوئے

اسے کیر چاہے تم خود ٹھیکے جاؤ لیکن کسی اور کو دھوکا نہ دو
دھوکا کھانے میں تو راحت ملتی ہے دھوکا دینے میں تکلیف ہوتی ہے

۲۶۰۔ یاد نیا میں آئے کے چھانڑ دے تو رنڈ

یہاں ہوئے سو پئے لے اٹھی جات ہے پٹو

اس دنیا میں آکر تو اکڑنا چھوڑ دے

یہاں سے جو بھی روئی جنس یعنی ہوئے لے کیوں کہ بازار اٹھ رہا ہے

۲۶۱۔ ایسی ہانی بولے من کا آبا کھوئے

اورن کو سیتل کہے آپو سیتل ہوئے

دل کا غرور چھوڑ کر ایسی زبان بولنا چاہیے

جو غور بھی ٹھنڈی ہو اور دوسروں کو بھی ٹھکین دے

۲۶۲۔ جگ میں پیری کوئی نہیں جو من سیتل ہوئے

یا آپ کو ڈار دے دیا کہے سب کوئے

اگر اپنے دل میں ٹھنڈک ہو تو دنیا میں کوئی دشمن نہیں ہے

اگر تو اپنے غرور کو چھوڑ دے تو سب لوگ تجھ پر رحم کریں گے

۲۶۳۔ ہستی چڑھئے گیان کی سچ دیوہا ڈار

سوان روپ سنار ہے بھوسن دے جھک مار

دیکھ سادھنا کا فالپو ڈال کر معرفت کے ہاتھی پر سوار ہو جا

دنیا کے کتے کو جھک مار کر بھونکنے دے

۴۶۴۔ مڈم بچن ہے اوشدھی ٹٹک۔ بچن ہے تیسر

سروں دوار جوئے پنجے ملنے سکل سرور

(میلگی بولی دوا ہے اور کلاوی بولی تیر ہے)

جو کان کے دروازے سے آتا ہے اور سامنے مہم کو تکلیف دیتا ہے:

۴۶۵۔ دولت ہی پہا ہے سا جو چور کو گھاٹ

اندر کی کرنی ہے مجھے سکو کی باٹ

۱ نیک صفت اور بد صفت کی اصلیت اس کے بولنے ہی سے پہچان لو

اندر کی بھی کرن سہ کے راستے باہر آتی ہے)

۴۶۶۔ پڑو پڑو کے پتھر بجے کھ کھ بجے جو اینٹ

کیرا نگر پریم کی لگی نیک نہ چھینٹ

۱ لوگ پڑو پڑو کر پتھر ہو گئے اور کھ کھ کر اینٹ بن گئے

کیہ کہتے ہیں کہ کیا نہ ہو 'دل کے اندر تو محبت کا ایک چھینٹا بھی نہیں پڑا'

۴۶۷۔ نام بھو مہا بس کرو۔ ہی بات ہے صفت

کا ہے کو پڑو ہی مد کوئن گہاں گرنہ

۱ اللہ کا نام لیتے رہو اور نفس پر قابو رکھو۔ ہی اچھی بات ہے

کہ دروہی علوم کی کتابیں پڑھتے رشتے کیوں مے جا رہے ہو)

۴۶۸۔ کرتا تھا تو کیوں رہا اب کا ہے پچھتاوے

ہوئے پڑ بول کا آم کہاں سے کھائے

۱ جب تو بے کام کرتا تھا تو اس سے باز کیوں نہ آیا۔ اب کیوں پچھتا رہا ہے

جب تو نے بون کا درخت بویا ہے تو آم کس طرح کھائے گا۔)

۴۶۹۔ اور مہا اُن لے تہہ سمانا چیر

ادھیکہ سنگرو ناکرے تا کا نام فقیر

۱ جو مہا اتنا کھانے پیتے میں پیٹ بھر جائے اور اتنی کھانے میں میں تن اٹک جائے

جو اس سے زیادہ دولت اکٹھی نہ کرے اسی کا نام فقیر ہے)

۴۷۰۔ کہتے کو کہہ جان دے گود کی سیکھ لے لے

ساگن جن اور سوان کو پوج جو ب مت دے

۱ اگر کوئی تجھ سے کچھ اٹا سیدھا کہہ رہا ہے تو اسے کہہ لینے دے

بد صفت آدمی اور بکے کو پٹ کر جو ب نہیں دینا چاہیے)

۴۷۱۔ جو کوئی سمجھے نہیں سے تا سوں کہیے بین

شین بین سمجھے نہیں تا سوں کچھ کہے نہ

۱ اگر کوئی اشارے سے سمجھتا ہے تو اس سے بات کرنا چاہیے

لیکن جو اشارے سمجھتا ہے نہ بات اس سے کچھ نہیں کہنا چاہیے)

۴۷۲۔ پیتے کو مت بہن دے کر کبیر اپنیچو ٹھور

کہا سنا مانے نہیں بچن کہو دوسے اور

۱ جو نہیں رہا ہے مہی گرا ہے اسے پیتے دو اس کا ہاتھ پکڑ کر بھیجے جگہ پر اسے لادو

اگر وہ کہنے سے نہ مانے تو اسے دو باتیں اور سناؤ)

۴۷۳۔ سکل درستی دور کر آچھو جنہ ہنس ڈ

کاگ گن گتی چھ نڈوے بس گن غمتی آؤ

۱ سامنے قاسد خیالات کو چھوڑ کر زندگی کو بہتہ بناؤ

کھڑے کی چال چھوڑ کر ہنس کی چال چل کر آؤ)

(تصحب ہے بکا دوبانیر ۲۰۰ مٹی ہے۔ حزمہ)

۳۷۳۔ باقی پڑھ پڑھ چنگ کو نہ دت ہو۔ کوئے

ایکے اچھے بزرگ کا بڑھے سو پندت ہوئے

۳۷۴۔ ساری دنیا میں پڑھتے پڑھتے مگنی نیک علم کسی کو میں آئے

جو شخص محبت کا ایک ہی حرف پڑھے وہ پندت ہیں۔ مہر جو مانے لگے۔

۳۷۵۔ پڑھے گئے پیکھے سنے مٹی نہ سنسنے ٹول

کہ کیر کا مول کہوں یہ ہی لکھ کا مول

(پڑھنے، سونے، گونے، سیکھنے اور سننے سے شک کا لانا اور نہ ہونا)

کیر کہتے ہیں کہ میں کس سے بول کہ یہ شک ہی تھکیوں کی جڑ ہے۔

۳۷۶۔ پندت اور مشعلی دونوں سو جھیں مانہ

اورن کو کر چاندنا آپ اندھیلے مانہ

۳۷۷۔ پندت بھی عام و مشعلی یہ دونوں سڑ میں آتے

یہ دوسروں کے لیے روشنی کر دیتے ہیں اور خود اندھیرے میں رہتے ہیں۔

۳۷۸۔ اوٹے گاؤں پہاڑ پر اور موٹے کی ہانہ

یسوٹھ کر سیئے بریدہ جا کی بھاہ

پہاڑ پر اونچائی پر بے گام ہیں طاقت ور کی ہانہ تھا مو

۳۷۹۔ پتے مالک کی خدمت کرو جس کی پناہ میں تم وقتوں سے دوں ہو جاؤ

۳۸۰۔ میں میں سارے ساری دنیا چھوڑ کر شد کامل کی خدمت میں جانے کے لیے ہے رستہ

۳۸۱۔ ہے کیر میں اتر رہ سنبھل چرہ میں ساہ

سبل گئے اور چنگ تھکے جیسو برائے ہاتھ

۳۸۲۔ اسے کیر تو زارہ، اور مناسب سوار کے گروا ہٹے کر لے

جب زور نہ کہ ہو جاتا ہے اور پاؤں تھک جاتے ہیں تو سارے دوسروں پر منحصر ہو جاتا ہے۔

۳۸۳۔ کیر دنیا دیر سے میں لڑاؤں جائے

۳۸۴۔ دسے میں ہی میں تو نہ ہی کو لاسے

۳۸۵۔ اسے کیر ساری دنیا کے لوگ مندر میں مہر جو مانے جاتے ہیں

خدا تو دل میں بتاتا ہے تو اسی سے لو لگا

۳۸۶۔ من متھ اول دور کا کایا کاسی جہان

دس دھڑے کا دیر تا میں جوتی پھلن

۳۸۷۔ من متھ ہے دس دور کا ہے اور جگہ کا شے یعنی سارے تیر تھیرے مہر ہی ہیں

تیرا مندر دس دوراں سے کا ہے اسی میں خدا کی تھل کو دیکھ

۳۸۸۔ یوں سیوا یہ برت گزریں کاس کیل

جب لگ پو پو پو پو نہیں تب لگ سننے میل

۳۸۹۔ پوجا، مورتی کی خدمت نہ میں تو اندھیلے وغیرہ گزریں کے کہیں جیسے ہیں

جب تک محبوب کی مہربانی میں ہوتی اس وقت تک اس سے وصال مشکل کوک ہی ہے

۳۹۰۔ تیر تھ چالے دولی جنا چت چمپل من چر

دیکھ پاپ نہ اترا من دس لاسے

۳۹۱۔ بدلیت لوگ تیر تھ کسے چلے یوں اس کا نفس چر اور دس دھڑے بھولتے

نہانے سے ان کا ایک بھی گناہ نہ دھلا بلکہ دس من گناہ اور بڑھا لائے

۳۹۲۔ نہانے دھونے کی بھیا جو من میل نہ جانے

میں سدا جل میں سدا ہے دھونے پاس نہ جانے

۳۹۳۔ اگر دس کی کدورت نہ گئی تو نہانے دھونے سے کیا ہوتا ہے

چمپل تو ہمیشہ باقی میں رہتی ہے یہ بھی پانی سے دھونے پر اس کی بد نہ نہیں جاتی

۳۸۳۔ پیلے سر کا سہ کے ہاتھی مس کی موٹ

کوٹ کرم مٹ پلک میں آوے بری کی موٹ

۱۔ اگر کسی نے پیپے برسے کام کیے ہیں اور نہ یعنی ان لوگوں کی نظریہ باندھنی ہو
تاہم اس کے کہ فوٹوں میں پلک چھپکے مٹ چاہیں گے اگر وہ خدا پر توکل کرے۔

کام (خواہش نفس)

۳۸۵۔ سہ کای دیکھ دسا سو کے تیسل داس

کہا ہیرا صفت جن پچھے مسدا پر کاس

۱۔ خدائے حق مشوں کے شکار کی حالت دیئے کی طرح ہوتی ہے وہ تیل کے بیغ نہیں ہیں سکتے
جب کہ سادہ و ایرے کی طرح ہوتا ہے جو اپنی ذات میں ہی معمولی طور پر روشنی دیتا ہے۔

۳۸۸۔ کای کر دھلی لالھی ان سے بھکتی نہ ہوئے

بھکتی کرے کوئی مسورا جات برں گل کھوئے

۱۔ خواہش نفس پر چینی واسے غصہ دریا۔ جی آدمی سے بھکتی نہیں ہو سکتی
بھکتی کرنا تو ہمارا کام ہے جس نے ذات پات اور عار و ان سب کو چھوڑ دیا ہو
(ادب بکیر ۹ بعد کی ہے۔ ترجمہ)

۳۸۹۔ بھکتی بگاری کامیاں ہندری کیسے سوو

ہیرا کھو یا ہاتھ سے جسم گھوایا پلا

۱۔ جسمانی لذتوں کے لیے نفس کے غلاموں نے بھکتی کو مبرا کر دیا
ہوں نے اپنے ہاتھ سے ہیرا کھو دیا کیوں کہ اپنی زندگی حصول مبرا دیکھ دی

۳۹۰۔ جہاں کام بہت نام میر جہاں نام نہ کام

دونوں کہوں میں روی رجنی اک عظام

۱۔ جہاں خواہشات نفس ہیں وہاں اللہ کا نام نہیں ہے۔ وہ جہاں نام ہے وہاں خواہش نہیں ہے
سورج اور رات دونوں ایک مقام پر کبھی نہیں مل سکتے۔

۳۸۶۔ اپنی توجہ و رستی جو کچھ سکھ تھو و جہ

سب جیوتے شریہ میں سادھ متا ہے سادھ

۱۔ خود پر غور چھوڑو خدا کی یاد کرو اور سہ سے پاؤں تک برائیوں دور کرو
سانسے جانداروں سے دشمنی چھوڑ دو۔ جی سادھو مت کا سب لپا ہے۔

۳۸۷۔ بہتہ بندھن کے باندھیا ایک بھیارا جیو

کائن چھوٹے آپنے جو نہ چھوڑے پو

۱۔ ایک غریب روح کئی طرح کی بندشوں میں جکڑی ہوئی ہے

جب تک سے محبوب میں دیا۔ مہ نہیں چھوڑا۔ اپنے نہ۔ پو کیوں کہ وہ بھگتی سے

۳۸۸۔ سبھی سے کچھ نہیں بار بہتہ آپ بکاتے

میں کھیت موت آپ کو چن سو جہر چر جائے

۱۔ سمجھانے سے سمجھتا نہیں خود کو دوسرے کے ہاتھ پیچھے دے رہا ہے یعنی دیکھتا ہوں ہاتھ پھینک رہا ہے
میں اپنے غصے کو کھینچ رہا ہوں لیکن یہ نہیں جانتا کہ وہ جو بھی جسم کی طرف چدھا رہا ہے۔

۳۸۹۔ وود ہو تو ویب بھی تو مت ہوئے ایسا

تو گن وخت دے زنگی مت ایکہ میں سانا

۱۔ وود بھی تو ویب ہی ہو گیا یعنی نابل شد دنیا ز جیب میں گیا لیکن تو سمجھ رہا ہے
تو باوصاف ہے اور وہ نیک ہے تو دونوں۔ تو کو ایک میں۔ ملا یعنی دونوں میں فرق کر۔

۳۹۰۔ پورا عاصف پیسے صب بدو پورا ہوئے

اوچھے نہہ لگائے ملامہ آکے کھوئے

۱۔ تمام شد عاصف کی خدمت کرو جو ہر معنی میں کامل ہو
اگر نااہل کی صحبت کی تو اپنی عمر کی روح نیت بھی کھو آوے گی۔

۳۸۹۔ کٹن بچن سب سے بڑا ہمارا کوسے میں چھو

سادہ بچن میں روپ ہے جس سے اہمیت دھار

۱۔ خراب جی کڑوی بات سب سے بری ہوتی ہے وہ دل کو جلا کر رکھ کر دیتی ہے

۲۔ اچھے آدمیوں کی بات پانی کی طرح ہے جو اہمیت کی دھار بن کر برساتا ہے

۳۹۰۔ کرک کر کے گڑھی بچن بکس کی پھانس

نکسائے نکلے نہیں رہی سو کا جو گھانس

۱۔ بیسے میں کڑوی بات کی پھانس میں ہے اور کلیجے میں طیس اٹھ رہی ہے

۲۔ بھولنے سے نہیں نکلتی اور سخت گانٹھ کی طرح پڑی ہوئی ہے

۳۹۱۔ مدد بچن میں دھڑھی کھک بچن میں تیر

سرون دوار اگسے بچرے سائے سگی سریر

۱۔ بیٹھی بولی دوسرے اور کڑوی لگتی ہے

۲۔ جو کان کے ارد فرسے آتا ہے دوسرے سمجھ کو تکلیف دیتا ہے

۳۔ دو دو سے ۴۴ جی حیدر آباد۔ متر

لوکھ (ناک)

۳۹۲۔ جب میں لگا دو جو میں گ دشنے میں سوئے

کے کہ بچار کے کس جھن دھن ہونے

۱۔ جب دل لاکھ میں لگ جاتا ہے تب وہ دنیوی لذتوں میں پھنس جاتا ہے

۲۔ کہہ سکتے ہیں کہ سوچی بچار کر کے دیکھو پیسے میں جھکتی کی دوست کیوں کر مل سکتی ہے

۳۹۳۔ کہ توبہ پیری تا سوا بہرہ مست۔ جو

بہرہ بہرہ پاچھے ہرے لگے موٹی کھور

۱۔ اسے کہیں لاکھ بڑا پانی ہے اس سے محبت نہ کر

۲۔ چاہے جتنے کتنا وہ راستے پر چلو۔ ہر قدم پیچھے ہی لگا رہتا ہے

۳۸۸۔ کام کر دوہ د لوکھ کی جب لگ گھٹ میں کھان

کہا مکر کہ بپا پڑتا دونوں ایک سحران

۱۔ جب تک جسم میں لذت کوئی 'غصہ' خور اور دنیوی لگاؤ کی پانچ موجود ہیں

۲۔ اس وقت تک چاہے جاں جو چاہے عالم دونوں ایک سے رہتے ہیں

۳۸۹۔ کام کام سب کوئی کہے کام نہ پھینچے کوئے

جیت من کی بھینٹا کام کہہ دے سوئے

۱۔ لذت کوئی کی بات سچی کرتے ہیں لیکن کوئی یہی مان نہیں کر دیکھ چہ ہے

۲۔ جو خواہش دل میں اٹھتی ہے اسی کو لذت کہتے ہیں

کرودھ (خشم)

۳۹۰۔ کوٹ بھرم لگے رہیں ایک کرودھ کی لار

کیا کر یا سب گیا جب آیا ہنسکار

۱۔ ایک غصے کے ساتھ کرودھوں نے امیاں لگی رہتی ہیں

۲۔ جب خور کا خور آجاتا ہے تو انسان کا کیا کر یا سب بیکار ہو جاتا ہے

۳۹۱۔ دسو دسائے کرودھ کی اٹھی اپہرلی آگ

میتل سنگت سادھ کی تہاں بھریجے بھاگ

۱۔ دھن سے غصے کی زبردست آگ اٹھ رہی ہے

۲۔ چمے تو میوں کی صحبت میں ٹھنڈک ہے 'بھاگ کر وہاں آرام پاؤ'

۳۹۲۔ کہہ دھ کہنی چڑھ رہی کٹل یمن کا تیر

بھ بھڑے کان میں سائے سنگل سریر

۱۔ کچھ فحش کی کمان چڑھی تو۔۔۔ کیڑی بولی کے تیر

۲۔ پورے زور سے کانوں میں مار رہی ہے جس سے سدا جسم درد سے بھر گیا ہے

۵۰۴۔ جہانم سب منسوب ہے ملک صبی کو مود

مردن لہذا، درشتی منی در سب جو

۱ جہاں ملک دنیا دکھائی دیتی ہے سبھی سب سے دھوکا کھا رہے ہیں
کیا دیکھتا کیا انسان کیا ناگ کیا تخت اللہ کی کے لوگ کیا رشتی سب کی ہی موت ہے

۵۰۵۔ سطل مود کی دھاریں بہہ گئے گھر گھبر

چشم بھری شربت ہے چڑھتی اُٹلے نہ

۱ مود کے پانی کی دھاریں بڑے بڑے گہرے اور سخیہ لوگ بہہ گئے
موت سے بھی خدا کا دھیان ہی ایسی جھوٹ بھل ہے جو پانی میں اٹی چلتی ہے

۵۰۶۔ موت کہانی موثری سے دھری اُٹلے

جاہ کھوں میں ایک ہوں مود کہے دھے چار

۱ لوگوں نے موت کی پوٹنی سے اتار دی ہے یعنی گمراہ ہو گئے ہیں
میں جس سے کہتا ہوں کہ میں ایک ہوں بھی خدا کا وہ پہلوں دیکھے دو چار رہتا ہے

۵۰۷۔ جا کوٹھی شہنہ کریں دید پڑھیں گل بجائے

موت دید سکھاتا جب کون منب سے

۱ جس کے یہ رشتی می بیعت کرتے ہیں اور جس کی توصیف دید کرتے ہیں
اسی سمجھ دینے دے مصور کو کون مانے کو تیار نہیں ہے

۵۰۸۔ بھم ہر وقتہ وک میں بھرم پر سب مٹی بنی

کبھی کبھی بیکار کے بسیں بھرم کے عکاس

۱ تینوں کتب میں مٹی بھری ہے وہ ہر جگہ دکھائی دیتی ہے
میرے پاس کہ جس پر ہے کہ ہر سب لوگ بھرم ہی کے عکاس رہتے ہیں

۵۰۹۔ کہ دھرمی کھوپڑی کبھی دھپے ناہب

تین لوگ کی سپداکب آوے ٹکس رہا

۱ اسے کیر و دھرمی کھوپڑی دن آدنی کھی سوزد نہیں تو
یہ ہی سوچا رہتا ہے کہ تیسوں دیاؤں کی دوست کب میرے گھر آئے گی

۵۱۰۔ سو گئی در گیا مینن ٹپ سید

یہ تیسوں تہ می گئے جیبہ کہا کچھ دید

۱ حرمت لکھی عاتق لکھی اور ٹکھوں کی محنت کل میں رہی
یہ تینوں کی وقت پہلے گئے جب کہ گئے کچھ دو

۵۱۱۔ بت حق کہ کیسے سب جہاں چلے سارے

کہ اپنے ٹھوم دھن امت چورے جاسے

۱ مذہب رکوشش کرتے رہو اس کا تہجد آفس میں کچھ نہ ہو
اسے کہہ کھوس آدمی دولت جیت کرتے رہتے ہیں وہ آخر میں سے چوبیس سے

موتوں کا

۵۱۲۔ مود بھدر سب پند ہیں نہ اسکے نذر

لونی رادھ من پانچمی ہر تھو مچا

۱ مود کے دام نے سب کو پھنسا رکھا ہے کوئی اس سے چھوٹ نہیں پاتا
سوائے کسی کسی خوالے پار کی اور حقیقت سفنا اس مادھو کے

۵۱۳۔ موی ملن سسند رہے کیا رہی کب

کا جو شربت جو ناگری پھر پھر لے لٹا

۱ سادہ دنیا مود میں پھنسی ہوئی ہے مٹی کو مٹی لکھی مود روح کا مود سے وصال ہو
جس شخص نے موت نہیں کی مٹی خور کو مستحق نہیں کیا وہ ہر جگہ رہتا ہے

۵۱۳۔ ماں بڑائی کو کمری سنتی کھیندی جان

پانڈو جنگ یورن بھیا ہنگ برابے آں

اونوی عت کی کیا کو عات لوگوں نے دتکار کر بھگایا

اور ہانڈوں کے لگیے کے چورا ہونے پر کتے کھانے دے پڑاں اٹھائیں کی امید میں تھے

۵۱۴۔ ماں بڑائی عت میں کو کمر کی پہچان

بیت کے مکھ چاٹھی بیر کیے تن

دن کی عت و حرمت کو کتے کی طرح بھجو

اور دوسری کرتے دوسری پائی ہے اور دوسری کرت ہے تو جسمانی ضرر

۵۱۵۔ بڑو سو تو کی ہو جیسے سیسٹر بھجو

بھگی کو سہ نہیں جہل گئے ات دور

بھجو کے درخت جیسے بڑا ہوئے سے کیا ہوتا ہے

سہ سے ہندوں کو سہ میں متا ہے ورس کا جہل بہت دور لگتا ہے

۵۱۶۔ کہہ ہی بیویں یہ دو باتیں دھوئے

ماں بڑائی کارنے آچھت مول نہ کھوئے

اے گہراپے دل سے یہ باتیں دھو

اونوی عت کے لیے اسی دولت نہ کھو دینا

۵۱۷۔ ہر جھٹا کو سب کوئی بھی پر بھو کو بھجے نہ کھوئے

کہ کہیہ ہر بھو کو بھجے پر بھٹا جی ہوئے

سب لوگ بڑے پن کا خیال رکھتے ہیں بڑے یعنی خدا کا دھیان نہیں کرتے

کہیہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی خدا سے کوٹھائے تو بڑا بن اُس کا غلام ہو جائے گا

۵۱۸۔ اوجھا بالاجن بیتو چوتھ اوسھا آئی

جس مسوا کو کتے بیتا تس جم گھات لگائی

ایکھن جوانی بڑھ پا گئی اب چوتھی یعنی مکمل تعلق کی حالت لگئی

حمہ انا مارنے کے لیے ایسے گھات لگائے میں جیسے چوہے کوئی کتے

۱۷ ساکھی دوہے کی بھر میں نہیں ہے۔ مہر مہ

۵۱۹۔ نہ پل کیری جو گچھ سوہا پٹشو دھائے

دیکھت پر تھائی بھوک بھوک مہ جائے

۱۷ آئینوں کی یک گھنٹ ہے۔ س میں مسئل کشا دور کر گھس گئی

چاروں طرف جی صورت دیکھت ہے اور دھشت میں بھوک بھوک کرہ ہاتا ہے

۵۲۰۔ مکھ بھارا کیا کرے کہے نہ کھلیں کپاٹے

شون چونک جھٹسے کے پن پن اپن چاٹے

۱۷ دمی جی را کیا کرے اس کے کہنے سے دھوتا کے مندر کے دروازے میں کھینچتے

دوبہ بنے۔ ہا۔ چونک پڑ کر اس میں کہ بھاری سے جو کس میں کو جوت رہے ہیں سے چونک رہا ہے

۱۷ کتے سے مہ اوٹھس اتار دے روتہ جہ

اہنکار (احسان خودی یا غور)

۵۲۱۔ مایا تھی تو کیا بھیا مان تھی شہر جائے

مان بڑے تھی دیکھے مان مہن کو کھائے

۱۷ دولت چھوڑ دی تو کیا مہ عت کی چا تو میں چھوڑتی

۱۷ عت پانے کے چکر میں ٹٹے ٹٹے تھی ختم ہو گئے ۱۷ عت نے بھی کوئی ڈرا

آشا (امید)

۵۲۳۔ آسا جوے جگ سے لوگ میں من جاہ

دھن پنہیں سو بھی میں بری سودھن کھاہ

دنیا کے لوگ ہاں میں لیکن ان کی امید زندہ رہتی ہے

جو لوگ دولت جمع کرتے ہیں وہ بھی مٹے ہیں پیچھے رہی ہیں جو دولت فقہ کر دیتے ہیں

۵۲۴۔ آسن ماس کا بھی موتی میں کی آس

جسوں تیلی کے تیل کو گھسی کوکس پیاس

دو جی آسن مار کر میٹھا تو کیا کیل کی امید تو نہیں تھی

یہ اسی طرح ہے جیسے تیل کا میں پیاس کوں میں گھسی گھسی میں رہتا ہے

۵۲۵۔ آسا اک ج نام کی دو جی آسن نہ اس

پانی مانی گھر کرے سو بھی مے پیاس

امید ایک ہی اصل ہے جو خدا کے نام کی امید ہے پانی میں پانی نہیں ہے

یہ اسی طرح کی بات ہے کہ کوئی پانی میں گھر بنانے پر بھی پیاسا مے

۵۲۶۔ کیرا جی جگت گورو جے ہر دے کی آس

جو جگ کی آسا کرے جگت گورو وہ داس

اے کیر جو لوگ دیہ کا مہ شد ہوتا ہے وہ دنیا سے امید چھوڑ دیتا ہے

اور جو دنیا سے امید رکھتا ہے دنیا اس کی مرشد ہو جاتی ہے اور وہ مرید

۵۲۷۔ آسا کا بندھن کروں خٹا کروں بھجوت

جوگی پھر پھر کر کروں لوں میں آوے سوت

دیں امیدوں کا ایندھن جلاؤں اور خواہش کو جلا کر راکھ کر دوں

اور بار بار جوں جوں اسی طرح میری بھلائی ہوگی

۵۱۸۔ جہنہ آپا تہنہ آپا جہنہ منے تہنہ سوگ

کیر کیر کیے میں چاروں دیر گھر لوگ

(جہاں خودی ہے وہاں مصیبت ہے جہاں شک و شبہ ہے وہاں رنج ہے

کیر کہتے ہیں کہ یہ چاروں امراض زبردست ہیں یہ کس طرح دور ہوں)

۵۱۹۔ مایا تیا گے کیا بھیا مان تھا نہسہ جلائے

جہر ملنے مٹن ور ٹھکے مان سب کو کھائے

دوست چھوڑنے سے کیا ہوتا ہے جب انا کو چھوڑا نہیں جاتا

اس عزت نے مٹنیوں کو بھی ٹھکا ہے یہ عزت بھی کو کھا جاتی ہے

یہ دوپہ تقریباً دوپہا نمبر ۱۲ جیسا ہے۔ ختم

کپٹ (دھوکے بازی)

۵۲۰۔ کیرا تیا نہ جلائے جہاں کپٹ کا بیت

ہاؤں گل انار کی تن راتا من سویت

(اے کیر وہاں نہ جاؤ جہاں دھوکے کی دوستی ہے

وہ انار کی گل کی طرح ہوتی ہے جس کا جسم رس ہوتا ہے اور جو نذر سے سید ہوتا ہے)

۵۲۱۔ جٹ کپٹ سب سوں نے مانیس کٹل کٹھور

اک دھن اک آدھی آگے پیچھے اور

دھن لوگوں کے دل میں کپٹ ہوتا ہے وہ بدعتی ہی سے دوستی کرتے ہیں

خراب آدمی اور آدمی دونوں ہی آگے پیچھے سے محنت ہوتے ہیں)

۵۲۲۔ بیت پریت سوں جوئے تا کوئے دھلائے

انتر رکھے جوئے تا سے سے بلائے

وجود دست محبت سے اس سے دور کر دیا جائیے

اور جو ملاقات کے وقت دل میں اختلاف رکھتا ہے اس سے میری بلائے

۵۳۱۔ نیند ہنسا کی میچ کی اٹھ کبیرا جاگ

اور صابن چھانڑ کے نام رسا بن لاگ

(نیند موت کی ہنسا ہے، اسے کیر اٹھ کر جاگ

دوسری کیمیا میں چھوڑ دے صوف خدا کے نام کی کیمیا حاصل کر)

۵۳۲۔ دو پتھر کہہ کر، کوکچے ناسوئے اسرار

رات دس کو کوکچے کھنک، گنگ پکار

(تم گنگا تار سوتے رہو ہر رات دن پانی کی کوک لگاتے رہو

گر تم رات دن کو کوکے تو کہیں تو تھادی آواز دہرا سبک پیسے گی)

۵۳۳۔ سوتا سادھو جگائے کرے نام کا جاپ

یہ تینوں سوتے بھلے ساکھ سنگھ اور سانپ

(سوتے سادھو کو جگنا چاہیے کوہ خدا کا نام لے

ہر لینت انسان، شیر اور سانپ ان تینوں کا سوتا ہی اچھا ہے)

۵۳۵۔ جاگن میں سودن کرے سودن میں ٹولائے

موت ڈور لاگی رہے تار ٹوٹ نہ جائے

(تم جاگتے میں سوتے رہو یعنی دیں سے بے جا رہو اور سوتے وقت بھی دے نہ ٹوٹے ہو

تھاری یاد کی ڈور بندھی رہنی چاہیے اور تار ٹوٹنا نہیں چاہیے)

تمہارا مذمت

۵۳۶۔ غنک نیلے راکھے آنگن کٹی چھوٹے

بن پانی صابن بنا نرمل کرے سبھا سے

(مذمت کرنے والے کو پہنے صمں میں اس کے بے جھوٹی بنا کر اسے اپنے پاس رکھو

وہ بننے صابن اور پانی کے تھاری عادتیں صاف یعنی درست کر دے گا)

ترشنا، پیاس یا رمان

۵۳۸۔ کہ سوز صحت پیچے جو آئے کو سولے

بہس جڑیں نکاٹنی جانت نہ دیکھ لوئے

سے کہ یہی دوست جمع کر جو آئے ہمیں صفت میں کام آئے

میں نے دیوئی دوست کی نگہی سر پر سے توئے کسی کو نہ صفت پہ جیتے نہیں دیکھا

۵۳۹۔ کی ترنت ہے جو کمی کی جیوں کو کاں

اور اور نس دن چبے جیوں کرے بے حال

(یہ خواہش یا تو جڑیں ہے یا زندگی ختم کر دینے والی موت

وہ ہر روز یہ شکار چا سکتی ہے اور زندگی دو بھر کر رہتی ہے)

مذرا (نیند)

۵۴۰۔ کہ سون کیا کرے 'ٹھ' - بھجے بھگون

جم جب دھرے جائیں گے پڑا رہے گامیان

(اسے کیر تو کیوں سورا ہے اور کیوں اٹھ کر خدا کی یاد نہیں کرتی

جب جم دوست ختم پکڑ کرے جائیں گے تو تیرا مسہریاں پڑ ہی رہے گا

۵۴۱۔ کیرا سویا کیا کرے جاگن کی کر چوٹ

یہ دم میرا فعل ہے ہر دم گورو کو سوٹ

(اسے کیر تو کیوں سویا ہوا ہے، جاگنے کا ارادہ کر

تیری یک ایک سانس میرے اور فعل کی طرح ہے ہر سانس گورو کو سوٹ دے)

۵۳۶۔ مایا تو ٹٹکن بھی بھگت پھر سے سب دیس
یا ٹٹک یا ٹٹانی ٹٹنی تا ٹٹک کو آدیس
اور دولت دیوی دھوکے باز دولت ہے اور ساری ملکیت کو ٹٹکنی پھرتی ہے
جس ٹٹک یعنی ہوتی آدی نے اس ٹٹکنی کو ٹٹک یا اس ٹٹک کا سکر رانگی ہوگی

۵۳۷۔ کہہ امایا روکھائی دو پھل کی داتار
کھوت خرچت سنت بکے سنت نہ دیو۔
اسے کیر دولت کا درخت صرف دو پھل کا دینے والا ہے

جن لوگوں نے دولت چھوڑی یا خرچ کر دی وہ تو سنت ہو گئے جنہوں نے چھوڑی نہ چھوڑی ہے

۵۳۸۔ مایا تو ہے رام کی مودی سب سنسار
جو چٹھی اوڑنی سو سی جڑیں
دانت تو ہے ہی کیا ہے دیہات تک اس کے منہ ہی میں
جس کو اس کی چٹھی میں دانت طعنت وہی دولت میں کر سکتا ہے

۵۳۹۔ مایا ہے سنگت و داند جات سب
سکس برن کا سب کھڑے مے موت، جن
تو دانت ٹوٹتا ہے جھجکتا ہے اور اس دن یعنی موت کے دن کو نہیں ہوتی
وہ جس کا غلام کرتا ہے وہ تو کوئی نہیں مایا ہے

۵۴۰۔ کہہ مایا مومہی مومے جانا کسپی
جہ نے جو تھوٹ ہیں بھ کر، جسے بان
سے کیر دولت جہ دگرئی سے وہ مڑے ٹٹک نہیں پر جہ دگر دیتی ہے
م سے جھک کر بھی چھٹکارا میں مایا وہ جاکر نہ کرتی رہتی ہے

۵۴۱۔ تھی کا کہوں نہ خدے جو پانون تر ہوئے
کہوں آڈ آٹھن ہمسے پر ٹٹنیری ہوئے
جو تھامے پروں کے نیچے ہے یعنی وصول اس کی بھی مذمت نہ کرو
کبھی وہ آڈ کر آٹھوں میں پڑے گی تو سخت تکلیف ہوگی

۵۴۲۔ ساتوں ساتریں پھر اجو دیپ دسے پیٹھ
خدا پرانی نا کرے سو کوئی برلا دیٹھ
میں مہود دیپ ہی جہ دستاں جھوڑ کر ساتوں سمندر دل کے پار کے ملک میں گھوڑا
تا ہم مجھے کوئی ہی ایسا نرالا آدمی ملا جو دھوکے کی برائی نہ کرتا ہو

۵۴۳۔ دوش پرایا دیکھ کے چلے ہسنت ہسنت
اپنے یاد نہ آؤں جا کو آدمی نہ انت
اور سروں کی خرابیاں دیکھ کر لوگ ہنستے ہوئے چلتے رہتے ہیں
انہیں ہی خرابیاں یاد ہیں تیں جن کو نہ بند سے نہ انت

۵۴۴۔ ہندک ایکہومت ملے پانی ملے ہزار
اک ہندک کے میں پر کوٹ پاپ کو بھار
پا ہے ہزار گنا گاروں سے لے لیکن ایک بھی مذمت کار سے نہ لے
ایک مذمت کہنے والے کے سر پر کروڑوں گنا ہوں کا بوجھ ہوتا ہے

مایا (مجازی دولت)

۵۴۵۔ مایا چھ یا ایک ہی برلا جانے کوئے
بھنگن کے پیچھے ہرے سنگھ کی گئے سونے
اور دولت اور پر چھاؤں ایک ہی مینا بہت کوئی کوئی ہی سمجھ پاتا ہے
وہ بھنگن کے پیچھے رہتی ہیں اور جوان سے امید لگاتا ہے اس کے سامنے سے بھاگتی ہیں

۵۵۰۔ جن کو سب میں رنگ دیا کبھی ۔ جوئے ٹرنگ
دن دن ، ان آگرمی چڑھے سوئے رنگ
، جن کو انکسے پے رنگ میں رنگ دیا وہ رنگ کبھی نہیں جوئے
دوب دن ان کے مقابلہ بہتہ سوتے گئے اور ان کا رنگ چمک نہ رہا تھا۔

۵۵۱۔ مایا دیکھ کر پتنگ بھرہ بھرہ بہت پرست
کوئی ک گورہ گیان میں نہیں سادھو مست
، دوست میری جہ شاہ ہے دی پر دان ہے وہ پھر پھر رنگی میں بیڑا ہے
کوئی کا ڈکاس وھو مست گورو کے دے ہوئے گیان کے بل پر پار پاتا ہے۔

کنک اور کامنی سونا اور زمین

۵۵۲۔ کنک اور کامنی کے پہنچے بڑا کئے
پت کلب اور جان رنگ کنک کے دوئے
سبھی رنگ روحان منال پر جانے کے لیے چلے کی بات کہتے ہیں لیکن کنک شذوذ برتتی مٹی ہے
کیوں اس رستے میں دو دشوار گزار وادیاں ہیں ' سونا اور موصوفہ '۔

۵۵۳۔ باری کی جمائیں پرست اور حاکموت بھرتنگ
کیرا تن کی کون مٹی جن باری کو سنگ
، عورت کا ساتھ پڑنے پر سانپ اندھا ہو جاتا ہے
اسے کیرا ان کا کیا حال ہوگا جنھوں نے عورت کا ساتھ کیا ہے۔

۵۵۴۔ پر باری مٹی چھری سے کوئی لاؤ انگ
راولان کے دس ہر گئے پر باری کے سنگ
، دوسرے کی عورت تیز چھری ہے اسے کوئی جسم سے نہ لگائے
راولان کے دسوں مرد دوسرے کی عورت کے ساتھ چلے گئے۔

۵۵۵۔ مایا کے جھک جگ جگ سے کنک کامنی لاگ
کیر کیر کس باپچے موٹی پیٹی آگ
، دن محنت کے پد میں بڑا کر باد ہو رہی ہے اور سونے اور عورت سے محبت کرتی ہے
کیر کچے میں رات ۔ کنک میں پیٹ کر اس سے کس طع پکا ہا سکتا ہے

۵۵۶۔ میں ہانوں ہری سے مہوں مومن موٹی آس
ہری ننگ ڈھسے اترا مایا بڑی پچس م
دیں بھٹا تن میں خدا سے مہوں گا ، بچھے اس کی بڑی امید تھی
لیکن دولت بھاری بڑی بدالوا ہے اس نے میرے اور خدا کے درمیان تھوڑا سا دی۔

۵۵۷۔ آدمی آتی ہی ان کی ڈھبی مہم کی بھیت
مایا ہونے لگتی نام سے پرست
، عورت کی آندھی جب آتی تو شک و شبہ کی دیوار ٹوٹ مٹی
اس میں بھاری دوست کی مٹی بھی ۔ بڑی مٹی اور خدا سے رنگ گئی۔

۵۵۸۔ مینٹھ سب کوئی کھات ہے وش ہوئے لگے دھات
مپ ۔ کوئی بڑا سادہ روگ مسٹ جانے
، سبھی رنگ مٹی کھاتے ہیں جو دوڑ کھینچتی تیزی سے نہر کا اثر کرتی ہے
نیم کوئی نہیں پیتا جس سے سانس مرنے دور ہو جاتے ہیں۔

۵۵۹۔ مایا ترور ترور کا سا کھوٹے ستاپ
مٹیل پے ہیں پھٹا پھیکا تن تاب
، دولت بھاری تینوں طرح کے دکھوں کا درخت ہے سنی شاخ و نیوون مٹیل سے پیدا ہوا دکھ
اس کے نیچے ٹھٹھ خوب میں بھی نہیں آتی اس کا پھل پھیکا ہے اور بخار پیدا کرتا ہے۔

۵۶۳۔ ویاہد اور شہداء کے راج سے امن سے

اے مہرِ مہر کی بے یاری میں

(عظیم کا نقشہ، حق یا مفاد عالمیہ کا نقشہ اور یا کئی کہنے، اور جہاں ہے)

جو لوگ اپنے فتنوں کو چھوڑ دیں وہ اس بد بخت کے مرنے کی ترقی کر سکتے ہیں۔

۵۰۰ کہہ جاتا ہے کہ یہ مقولہ تاں نہیں

$$f_{\text{eff}} = \frac{\sum_{i=1}^n f_i}{n}$$

ابج کو حد کے اذکار تھے، مسکرت کا تہ نہیں ہے

۱. حرم کے مکہ مکرمہ کی طرف سے دو تہائی فیصد

شش اشرف

۱۰۰۔ سنی چھٹی جب دیکھو کہ درخت پھوٹے

سہیل پسے ہیں، روکتے ہو کوئے

وہ اس میں ضرورت اور ہر ذریعہ جاتی ہے مگر یہ نیکو، نیکو اور نیکو رہتا ہے

یہ خوش حلق کے ساتھ کوئی میں بھی سکتا ہے۔ یہ کچھ ہے

۵-۵۔ سیل ونے سب سے بڑا صورت کی کہانی

تین لوگ کی سمجھا رہی تھیں۔

خوش طبع آدمی سب سے بڑا ہوتا ہے، وہ سارے جواہر ادا کی گئی ہوتا ہے

قیوں و عور کی زیست شہادت میں - مکر جمع ہوگی۔

۵۳۰۔ کیناں دھندل سکی رہتا ہو تاکہ

چھپ چھپ ہے۔ میں سے ہر گونہ ایک

نگینا دھینا، مر پھنس کرے واسے، سخی دریاوا میت جوتے میں

میں نے اسے ڈنکر اور یہاں تک کہ اسے دیکھ کر میں نے اسے ایک آدمی سمجھا ہے۔

۵۵۴۔ پروردگار مٹنی چھری جروہ پانچے کوئے

لاہ پٹ سیڑی رے مغزو سوان کی مو سے

دوسرے کی عورت چاہے کی سے یہ بات کوئی کوئی کر ہی سکتا ہے

میں نے یہ میٹہ نہ کھ پی ہے وہ نہ اسے موئے گی جو

۵۵۰. دیک مندر دیکھ لے جو جو ہے ہنگ

بڑی ہرجاوشی کی جھٹ نہ موڑے انگ

، خصوصاً جو کہ دیگر مروجہ اسکیموں سے ہیں

میش کی جو جڑیں تھیں اسی میں جڑیں آجی اسی کو موڑ بھی نہیں

۵۵۹۔ منہی: یعنی: فخر ہے ماہر عجماء سے جات

بکٹ ٹاپریاے پردی کاٹ کر مہا کھات

امانپ اور بچھو کا منتر ہے جس سے زہر جیڑا جاتا ہے

لیکن: بہر دستِ محنت ایسی پلے پڑی جو کپڑے کو کاٹ رہا ہے

۵۔ کنگ کا مٹی دیکھ کے قومیت بھول سو رہا

یہ کہان ملن دلیرا گینک تے ٹھہرنک

تم سونے اور حسین عورت کے عہد کے رنگ سے دھوکے میں نہ پڑو

۱۰۔ "بھڑا" والے سبھی کچھ ساری کشتیوں پر نے جیسا ہوتا ہے

مادک دروید (فشیل چیزیں)

۵۶۱۔ حق پرست بھانٹ کا تاؤ نہ چاہتے کوئے

تقن مدرکات درجہ اولیٰ مدرسہ لوئے

انشائی طرح کا ملا ہے۔ اس بات کو کوئی نہیں جانتا

سب بیگوں میں محکم کانشہ عین غور و دل کانشہ، دت کانشہ اور دولت کانشہ جوتا ہے :

۵۶۔ سمار کا ساگر سیل ہے کون - پیڑے تاج

مشہد بنی ماریشویہ، ۱۰ ذی الحجہ ۱۲۸۵ھ

حضرت! اے محمدؐ اس نے تو کوئی نہیں پہنچا سکتا

روحانی آہنگ نے غیر مذہبیوں میں ہوسکتا اور دوست کے لیے بادشاہ بن سکتا۔

جہاں وہ نئے غلوں کا خلق سمجھیں ہیں آج

۴۰۰۔ محکم کی دہائی نہیں ٹوٹے تھے سوئے

۱۸ کچھ فیوض میں سے ایک ویت نامہ، روسے دوسرے

جو رشتی ہونے پر بھی مدد فرماتا ہے اور جس کو اٹھانے کی بات چھوڑ دیتے

ساری برائیوں میں اچھڑی کے گزرنے پر، شہرستانوں میں ہجوم

کشتا، عفتو

۱۰۰۔ چمر ٹیل کو چاہیے عجوبہ

کے دشمن کو گھٹے ٹیگو جو بھروسہ کی بات

معا فی رب جمے ہو گو کہ شایان شان ہے اور جھوٹوں کے یہ شرم نغری ہے

یہ میں رام نے لاکت باردی تو اس سے وضو کیا ہی ہو گیا۔

۵۵۔ جہاں دیا تہہ دھرم ہے جہاں لڑکھ تہہ یس

جہاں گم شدہ قلمب کال ہے جہاں عجیبانہ آپ

اجان رحم ہے وہیں دین ہے، جہاں لالچ ہے وہاں گند ہے

جہاں غصہ ہے وہاں موت ہے جہاں غصہ ہے وہاں خود اللہ موجود ہے !

مرگوس ہم دوزخ میں نہیں ہے سنت میں طار

بھل پڑے سمندر میں کہا سکے گی جا رہا

اگر سمندر میں بجلی گرے تو وہ کیا جلا سکے گی)

۵۸۲۔ مچاؤں، ٹٹوں نہیں اپنے تن کے
پر ہاتھ کے کارنے ہو نہ آوتے
میں مرنے تو تم پنے تن کے لیے کچھ نہیں مانگوں گا
لیکن دوسرے کی بھلائی کے لیے مانگتے ہیں مجھے شرم نہیں آتی

دھیرے (مستقل مزاجی)

۵۸۳۔ دھیرے دھیرے رہے مٹا دھیرے سب کچھ ہوئے
مٹی سے بنے سو گڑا رست آئے یہاں ہوئے
سب ہر کام دھیرے دھیرے ہی کرتا ہے
مٹی درخت میں سو ٹھوک پاتا دن سے دن کو مٹاتے ہی پہل گزرتے

۵۸۴۔ کہ چیت کے دھوے، غلی میں بھر کھائے
ٹوک پکٹے کا رسے سون گھرے گھر جائے
سے کیر، جیت، رکھے سے باقی کو مٹی بھر کھانا لگتا ہے
اور پکٹے کھائے کے لیے کڑا لکھ گھڑا ہے

۵۸۵۔ کہ صورتیں بٹھکے، کھو جاتے جوتے
روں کا حیدر جی بٹھکے کھاتے کھاتے
اے یہ صورتیں بٹھکے نہیں درختوں سے
دوڑے، ڈر چھوڑے، وہی جگہ کو سے نہاں ہوئے ہیں

۵۸۶۔ مٹی میں سب جاتے نہ آتے وہ
جس سے سبے مٹا کر تب دوسے کا ٹھور
حسب میں دوسرے کا حسرت ختم ہو کر تھی کون اور میں خدائے کا
اور حسرت ختم ہو کر تھی ختمی مٹا کر حسرت میں ختم ہوئے

۵۸۷۔ دھیرے دھیرے کا گیس ہی دھیرے دھیرے کچھ دھیرے
پڑ نہ رہتی پاسیے بک کی دھیرے سو دھیرے
اے دھیرے کی صحت یہی ہونی چاہئے کہ برابر کچھ دیا جائے
دو ہارو، جسم نہ ملے گا، جو کچھ دین ہو ابھی دے ڈالو

۵۸۸۔ صحت ہی میں صحت بانٹنی روٹی میں دو ٹوک
کہ کیر تا داس کو کبھوں نہ آوے، چوک
اے جو اچھے لوگوں میں اچھائی بانٹا ہے اور اچھی روٹی سے دو ٹوکے دے دیتا ہے
کیر کہتے ہیں، ایتھ مہر کو، کالی کھلی ہیں ہوتے

سنتوش، صبر

۵۸۹۔ چاہ، گئی چنتا مٹی، مٹوا ہے ہر وہ
جن کا کچھ نہ پچھے دوسے ہی سمجھا
اے جب خوش فہم ہوئی تو فکر بھی مٹ گئی ورنہ بے پروا ہو جی
جن لوگوں کو کچھ نہ چاہیے وہی شہنشاہ ہیں

۵۹۰۔ مانگی گئے سو دھیرے سے سو مانگیں جانہ
تن سے پتہ دے دے موت بہت جوتا ہا
اے جو مانگی گئے وہ مانگے، مرنے تو گئی ہی مانگنے جاتے ہیں
لیکن اللہ سے بھی پہلے وہ مر جاتے ہیں جو دینے کو مانگنے پر بھی ٹکرا کر دیتے ہیں

۵۹۱۔ گو دھن گج دھن بارج دھن اور دھن دھن کھاتی
جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھن دھن
اے گلوں کی دولت، اے گلوں کی دولت، اے گلوں کی دولت اور حرامات کی دولت کی دولت
یہ سبھی دولتیں دھن دھن دھن ہیں جب صبر کی دولت ملتی ہے

۵۹۱۔ نیچے نیچے سب ترسے بیٹے بہت اڑھیں

چڑھ بوجھت اجمان کی بوڑھے اونچی کلیں

جو لوگ نیچے ہیں اور بے وقت ہیں ان کی ناؤ پارنگ جاتی ہے

غور کے جہاز پر بیٹھے واسے ڈیپے اور اعلیٰ نسب لوگ ڈوب رہتے ہیں

۵۹۲۔ سب تیر لگھو تائی بھل لگھو تائیں سب جوئے

میں دو تیر کو چدر مال میں نفے سب کوئے

۱ جھوٹا سب سے چھوٹا ہے جھوٹا مونسے سے سب کچھ جوتا ہے

جیسے دوج کے چادر کو شخص سر جھکا تا ہے

۵۹۳۔ ہر اچھو دھین میں چدر نہ ملیں کوئے

جو دل کھجور آتا مجھ سے بر نہ ہوئے

۱ سب میں برے لوگوں کو دیکھنے چہ تو مجھے کون مر نہ ملے

مگر میں پیاروں لوگوں تو مجھ سے زیادہ مرا کون نہیں نیچے کا

۵۹۴۔ میرا کھ میں کچھ نہیں جو کچھ ہے سب قدر

تیرا کھ کو سوچتے ہیں کائے گا مور

۱ میرا کھ میں کچھ نہیں ہے جو کچھ ہے سب تیرا ہے

تیری چیز تھے دینے میں میرا کیا جائے گا

۱ یہ وہاں ہی ہے جو وہاں نہ ہے (مترجم)

۵۹۵۔ لگھو تائے پر بھٹائے چہ بھٹائے پر بھڑور

چینی لے شکر چلی ہاتھی کے سیر دھور

۱ جھوٹائی سے بڑائی مست ہے اور بڑائی سے خدا سے بُہد ملتا ہے

چینی لے شکر لے کر چل دی اور ہاتھی کے سر پر دھول پڑ گئی

دیتا (فروتنی)

۵۹۶۔ دین غریبی زندگی سادھن سوں آدھین

تاکے سنگ میں یوں رہوں میوں پانی سنگ میں

۱ سچائی غریبی زندگی دروہاں کا لھان جس شخص کے ساتھ ہے

میں کے ساتھ ہیں میں طوت رہی ہیں یوں جس طرح پانی کے ساتھ کھیل

۵۹۷۔ دین لکے مٹو سہن و دیند سے۔ کسے

اصل پیری دیتا تر کو دیوتا سوسے

۱ منکسر کوئی بھی کام نہ دیکھ سے سے کوئی نہیں دیکھت

انکسار کتنی اچھی چیز ہے کہ آدمی کو یہ دیتا جانتی ہے جو زیادہ تر سب کچھ دیکھت ہے

۵۹۸۔ دین غریبی سہن سب سے تر بھاو

کہہ بکیر تھیں بڑا جا میں بڑا سبھو

۱ انکسار غریبی سہن سب سے تر میں عات تون جا ہے

کہہ کہتے ہیں کہ اصل میں بڑا ہی ہے جس کا دل در فطرت بڑی موتی ہے

۵۹۹۔ کہ انوسے سو آپ کو پر کو انوسے نہ کوئے

گھبرا تر زو تو یہ لوسے سو بھری ہوئے

۱ سب سے در اصل جو بھی سر جھکا تا ہے وہ خود اپنے کو سر جھکا تا ہے اگر کوئی نہیں جھکا تا

تر زو کو رہا کر تو وہ جو چڑھی جوتا ہے وہی جوتا ہے

۶۰۰۔ اونچے پانی ناٹکے نیچے جی ٹھہرے

یہی ہوسے سو کھ پنے لوسی پیما جائے

۱ پانی نہ پانی پر نہیں آتا سہاں پر نہ تھتا ہے

جو شخص نیچے جوتا ہے وہ یہ سو کر پیتا ہے جو وہی جوتا ہے وہ پیتا ہے

۵۹۱۔ سا بچے سا پ نہ لگئی سا بچے کاں نہ کھائے
سا بچے کو سا بچاٹے سا بچے ہاتھ سسٹائے
اچھے کو بد دھاریں لگتی ہے اور بچے کو موت نہیں کھاتی

بچے یعنی یہ کہ بچا یعنی دشمنی ہے تو بچے یعنی فخر میں سو جائے یا بچے میں ہمت رہے

۵۹۲۔ سا بچے ہاں نہیں بھید من بھکتی نہ ہوئے

پارک میں پردہ رہے کچھ کیجہ بد ہوئے

سچائی کے بغیر خدا کی یاد نہیں ہو سکتی اور خدا کے بغیر حکمت میں ہوتی
اگر پردہ میں رہے گا تو لوہا سونا کس طرح ہے کار

۵۹۳۔ پیر پریت کا جو نام کسیر ناسی

تس من ت پر وار ہوں جو کوئی بولے سا بچ

اسے کہتے ہیں کمر ناسی

میں تو کسی نہ حالوں تصدیق کروں گا جو بچ ہوئے

۵۹۴۔ سا بچے کوئی نہ بھینچو مجھوٹے جگ پتے سے

علی کی نور میں پھر رہو مدد دہاؤ کاسے

اچھے کا کوئی اعتبار نہیں کرتا جھوٹے دنیا بھار کرتی ہے

دو دو گلی گلی کہ ہے در نہ ستر سے میں ممتی ہے

۵۹۵۔ سا بچے کیوں تو ہاں میں جھوٹے جگ پتے سے

بہت کاں لگو کرئی یو چیرے سا کھائے

اگر میں سچی بات کہتا ہوں تو لوگ مارنے میں وہ جھوٹ پر یقین لے آتے ہیں

دنیا کاں کہتا ہے جو اسے چیرتا ہے اسے کاٹ کھاتی ہے

دیا (رحم دلی)

۵۹۶۔ دیا بھاؤ ہر دے نہیں گیاں کتھے بے حد

وہے نر نہ کہ جائیں گے سن سن سا کھی بند

دل میں رحم نہیں ہے اور علم اور معرفت کی باتیں بے حد ہیں

یہے نول سا ہیں ۔ پڑنا سن کر بھی جہنم کو جائیں گے

۵۹۷۔ دیا کول پر کیجیے کا پر خرد سے ہوئے

سائیں کے سب جیو میں کیجی کھر دوئے

کس پر ہیں رحم کروں و کس پر ہے رحمی

باقی مویا مینوٹی ہی ایک کے دونوں ہیں

ستیتا استپان

۵۹۸۔ سا بچے مراد تپ نہیں جھوٹ مراد پاپ

جو کے ہر دے سا بچے ہے تپ نہ گور سپا

ایک کے مراد کوئی ریاضت نہیں وہ جھوٹ صیسا کون گن نہیں

جس کے دل میں سچی ہے اس کے دل میں خودہ خدا موجود ہوتا ہے

۵۹۹۔ سائیں سے سا بچا رہو سائیں سا بچے سبائے

بھاؤں بے گیس کر بھاؤں گھوٹ کھائے

ایک کے سامنے بچے رہو۔ ایک کو سچائی پسند ہے

پھر چاہے تم لیے لیے بال رکھو چاہے سر کو گھوٹ کر منڈوا دوں

۶۱۔ بھیر تو بھید ہو نہیں باہر کتنے ایک
جو پہ بھیر تھو پر سے بھیر باہر ایک
اندہر کا بھید تو جانا نہیں باہر کی بہت سی باتیں گئیں
مگر کسی کو اندہر کا حال دکھائی دے تو اسے اندہر باہر ہر جگہ ایک ہی حقیقت نظر آئے گی

وچار اور فوض

۶۱۲۔ پانی کیزا پوتا رکھا پان سسپار
نانا پان پوتا جوت دھری کرتار
انسان پانی کا پتلا ہے جس کے اندر ہوا گھوم رہی ہے
وہ طرح طرح کی باتیں کرتا ہے کیوں کہ اس میں خدا کا نور موجود ہے

۶۱۳۔ ایک شد میں سب کہا سب ہی رتھ دھار
بھجے نرگن نام کو بچے دسے دھار
میں نے ایک لفظ ہی میں سب کچھ کہہ دیا ہے اور سارے معانی یہ غور کر کے کہا ہے
نرگن یعنی لاکھنات خدا کے نام کا ورد کیجیے اور غنا چھوڑ دیجیے

۶۱۴۔ اسکی تر دستان کر سب رس دیکھ توں
سب رس مانی جھو رس جو کون جانے بول
ہر سب رس دھار کی سرور کہ اس میں سارے رس تول کر دیجیے
سب رسوں سے چھانڈ کر اس ہے سڑھیک کوئی ٹھیک بول بول سکے

۶۱۵۔ آچاری سب جگہ ملاک و چاری نہ کوئے
کوٹ چاری وارئے ایک و چاری جو ہوئے
نہ رنگی کر رہنے واسے ساری دنیا کے لوگ بے سمجھ رکھنے والے کوئی نہ نہ
مگر ایک فیہ شخص ہے تو اس پر کروڑوں مسموں لوگوں کو تصدیق کرنا چاہیے

۶۱۶۔ سب تے مانچا ہے بھلا جو مانچا ہوا ہوئے
مانچے بنا سکوتا کوٹ کہے جو کوئے
انگوں میں سچائی ہو تو سچ آدمی سب سے چھا ہوتا ہے
سچائی کے بغیر آدمی نہیں جو کوئی تہا کر دوں باتیں کہے

۶۱۷۔ سچے سوز کیسے سینے میں جوت
سچے نہ پائیے جھوٹے سوز دہان
اپنے دل میں تم جس سوز کو سچا جانتے ہو وہی سوز اکرو
یکساں سے ہر من و ناس میں مذہب جھوٹ سے صل جمع بھی باقی رہی ہے

واچک گیان (لفظی علم)

۶۱۸۔ جیس اندھیرے کو انتھاس کا ہو کو گیان
اپنی اپنی کہتوں کا کو دھریے دھیان
سب لوگوں کا علم اندھیرے میں کوئے باقی کے علم جیسا ہے
سبھی اپنا اپنی بات کہہ رہے ہیں کس کی بات پر دھیان دیا جائے

۶۱۹۔ گیانی سے کہیے کہا کہت کبیر لہائے
اندھے آگے ٹاپنے کا کار تھ جائے
دھن غفلوں کے عالم سے کیا کہا جائے کبیر کو اس سے کچھ کہتے شرم آتی ہے
اندھے کے آگے ٹاپنے سے غن قص ضائع ہی ہوتا ہے

۶۲۰۔ گیانی بھولے گیان کتھ نکٹ، ہونج روپ
باہر کھو جس باپڑے بھیر و ستو الوپ
گیانی لوگ گیان کی باتوں میں بھولے رہے خدا کا وجود قریب رہا
ہر غریب اسے باہر ڈھونڈتے رہے لیکن بے مثال تھے تو اندھری تھی

۹۲۱۔ سمجھا سمجھا ایک ہے ان سمجھا سب ایک

سمجھ کون جانیے جا کے نہ دے دو ایک

۱۔ سمجھے واسے بھی ایک سے لگے ہیں اور نا سمجھ بھی ایک سے میں
اسی سمجھے دن ہوتا ایک تیرہ ہوتا ہے جس کے دل میں قوت میرا ہوتا ہے

۹۲۲۔ بھنور ہال بوجات ہے بوڑھے جو ایک

کہہ کیرتے باپ نہیں جن کے بروے دو ایک

۱۔ روپ کا بھنور ہال بڑھتا جا رہا ہے اس میں بہت لوگ ڈوب گئے
کہہ کہتے ہیں کہ موت وہی ہی سکیں گے جنہیں بچلے جسے کی تیرا ہے

۹۲۳۔ جبہ کا یک تہہ ہوں نہیں ہوں جبہ کا یک تہہ

میں دو ایک محنت یہ ہے پکر مشد کی چھانہ

۱۔ حال حریہ جی مشد قیاس ہے وہاں میں میں ہوں وہ جہاں میں ہوں وہ نہیں
تیر کے پیر میں الفاظ کی پر چھائیں پکڑ کر جھک رہا ہوں

پدھی اور کٹہ تھی، فہم اور کٹ نہی

۹۲۴۔ عقل عرش سوں اوتری بدھنا دینیں ہان

یک بھاگ رہ گیا ایک نہیں چھٹا

۱۔ عقل عرش سے اتری اور اسے خدا نے سب میں تقسیم کر دیا
ب کوئی بد بخت اس سے محروم رہ گیا کسی نے چھانٹ کر لے ل

۹۲۵۔ بنا و میلے چاکری بنا بڈی کی دیہ

بنا گیان کا جو گنا پھرے لگاے کھیر

۱۔ تیر تلو کے فوجی لٹا نہت، غیر عقل کا جسم بے کار ہوتا ہے
اسی طرح کے بیہ علم و معرفت کے جو گنا صرف جسم پر لگا لگائے پھرتے ہیں

۹۱۶۔ من دیا نہیں اور ہی تن سادھن کے سنگ

بہ کبرا کاری گزی کیسے لگے رنگ

۱۔ جسم سے تو سادھوؤں کے ساتھ میں دل نہیں اور لگا ہے
کہہ کہتے ہیں کہ کالی گزی کے کپڑے پر اور کوئی رنگ کیوں کر چڑھ سکتا ہے

۹۱۷۔ لوگ بھروسے کون کے پیری رہے ارگانی

ایسے جیسے جم بٹے مینڈھیں کچھ قصائی

۱۔ لوگ۔ معصوم کس کے بھروسے رہتے ہیں سب کے دھنس گیت میں ہیں
جم، ج یعنی ملک، موت، اپنا ایک ایسے قسم کے دے گا جیسے قصائی مینڈھ کو ختم کرتا ہے

۹۱۸۔ بولی ایک امول ہے جو کول، بولے جان

بیٹے ترازو تو بے تپ مکھ باہر آن

۱۔ آدمی کی بولی جس سے پہلے آکر کوئی سمجھ بوجھ کر بولے
پہلے ہر بات کو دل کی ترازو پر تول لا پھر منہ سے نکالو

دو ایک (تیز)

۹۱۹۔ پھوٹی آنکھ دو ایک کی کھے نہ سنت اسنت

جا کے سنگ دس نہیں ہیں تا کا نام جنت

۱۔ لوگوں کی تیز کرنے والی آنکھ پھوٹی گئی ہے وہ سچے اور محوئے فیر میں فرق نہیں کہتے
جس کے ساتھ دس میں چیلے ہو گئے اسی کا نام جنت پڑ گیا

۹۲۰۔ سادھو بھروسے سب بڑے اپنی اپنی طور

شبد دو کی پارگی سو ماتھے کے نور

۱۔ سادھو اور فقارے سب اپنی اپنی جگہ بڑے ہیں
لیکن روحانی آہنگ سمجھے وہ سادھو سب کا سرتاج ہوتا ہے
(۲۲ نمبر ۳۲۲ تقدیر کیا، ملک بھی ہے۔ مہر جم)

۶۳۳۔ کھٹا میٹھا دیکھ کے دسنا میلے نیے
جب تک من پا کو نہیں کا پنجو پنٹ بکیر
(کھٹا میٹھا کھانا دیکھ کر سان لاء ٹیکا رہی ہے
اسے کہیں جب تک تیر دل پختہ نہیں ہوتا تو خام ہی رہے گا)

۶۳۴۔ بکری پانی کھات ہے تاک کاڑھی کھال
جو بکری کو کھات ہے تاک کو کون حوال
(بکری جتنی کھاتی ہے اور اس کی کھال کھینچی جاتی ہے
جو لوگ بکری کو کھاتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا)

۶۳۵۔ دن کو روزہ رہت ہے رات بخت ہے گائے
یہ تو خون وہ بندگی بھوگیوں خوشی طوائے
(دن میں تو روزہ رکھتے ہیں اور رات کو گائے ذبح کرتے ہیں
اس خون کے ساتھ ہونے والی بندگی سے خدا خوش کیوں کر ہوگا)

۶۳۶۔ خوش کھانا ہے کھیری موند پر ایک خون
امن پر اپنا کھائے کے گما کٹا دے کون
! بچے تو تھوڑا تک ڈال کچھ ہی چاہیے جو میں خوشی سے کھاؤں
(دوسرے کا گوشت کھا کر اپنا کھانا کون کٹا دے)

۶۳۷۔ روکھا سوکھا کھائے کے ٹھنڈا پانی بیو
دیکھ براتی چو پڑی صفت مٹا دے بیو
(تو روکھی سوکھی کھا کر ٹھنڈا پانی پی
دوسرے کی چو پڑی روٹی دیکھ کر دل میں لالچ نہلا)

۶۳۸۔ کھٹا کا گھر اور ہے ان کسمبھا کا اور
جا گھر میں صاحب بے برلا جلنے کھور
(بکھدار کا مقام دوسرا ہے اور نا بکھر کا دوسرا
جس مقام پر مالک جس سے کوئی نرالا طاعت ہی جانتا ہے)

۶۳۹۔ مورکھ کو سمجھا دتے گیان گانٹھ کو جاسے
کوئلہ ہونے نہ او جو رسو من صابن کھاسے
(اصحق کو سمجھانے میں اپنا علم بھی ختم ہو جاتا ہے
نومن صابن خرچ کرنے پر بھی کوئلہ سفید نہیں ہو سکتا)

۶۴۰۔ مورکھ سوں کا بولے سٹھ سوں کہا بسائے
پا بن میں کیا ماریے جو کھاتیر لٹائے
(اصحق سے کیا بات ہو سکتی ہے اور بد معاش پر کیا بس چل سکتا ہے
پتھر میں تیر کیا لدا جائے اچھا تیر بھی بردار ہو جائے گا)

۶۴۱۔ پل میں پمے بیتیا لوگن لگی تیار
آگلی سوچ نیار کے پاچے کرو گوار
(یک پل میں تو دنیا کا خاتمہ ہوتا ہے اور لوگوں پر بد ہوشی جڑھی ہے
تم تنبیہ کی آواز دینے کے پہلے پوری طرح سوچ سمجھ لو کہ کس سے مخاطب ہو)

آپار (خورش)

۶۴۲۔ کھٹا میٹھا چرپا جو صابن دس بیے
چوروں کیتا مل گئی بہرہ کس کا دے
(زبان کھٹی میٹھی اور چرپے چیزوں کے ذائقے میں پھنس گئی ہے
یہ کیتا چوروں میں گناہوں سے مل گئی ہے اب وہ کس کا بہرہ دے سکتی ہے)

۲۲۔ دہرے ہٹ اچھی جیت مس ہو سہ

سرت روپ نہاں دگت کا ہو۔ چہنہ

یہ جس کی جتنی میں میدان طبع سے جیت بھی نہم دور مس بھی خواہش پیدا ہوئی

اس نے ان کے سات روپ بنائے اور ان کی ایک اصل کو کوئی نہ بھیا

اسات روپ کا ذکر اور دست دوست سے یہ تہ چہ سے رہتا جو

۲۳۔ تب سمجھ کے سون سے کون سرت میں رہ

تہہ طے ساتے بھی باجی ترجمہ انوار

حق مطلق کے سنے سے یہ سرتی شہرت وجود میں آئی

۲۴۔ جس کی خواہش جو بچ کر تم کے مطاق میں

سے سبوں روپوں میں ذرا بھی دس کو چھوڑ رہا تھا۔ اور نہ بایا ہے مس

۲۵۔ بچوں پاچوں اندر ایک ایک ماں کہنہ

دوست جتنی تہہ بہت ہیں سو سکنت مست میر

پانچوں رہنوں نے پانچ دہے ہاگر خود کو ایک ایک کر کے ن میں قہہ کر دی

دو دو اچھے میں پوشیدہ رہیں۔ انھیں لے لائق شاگر بھی طرح بھیابو

۲۶۔ یوگ میر یکے مارے اد جو چھر کہنہ

یا دگت سمجھ کر لی تاہ گیت کر دینہ

قادر مطلق نے ہر میں وجہ تمسق اور پایا بھی یزدہ ہاگر کو جاری و ساری دورانی کر دی

چوں کہ یہ قادر مطلق کی مکمل تخلیقات تھیں اس لیے بھی پوشیدہ کر دیا گیا

۲۷۔ کالہ اور یوگ لایا کو سحر تہہ کر چھائیں کہا گیا ہے۔ حشر جم

۲۸۔ کیرا سائیں جتھ کو روکھی روٹی دے

چڑی مانگت میں ڈروں روکھی چھین دیے

۲۹۔ اے کیر میرا مالک مجھے روکھی روٹی دیتا رہے

میں چڑی مانگتے ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں روکھی روٹی بھی نہ چھین لے

۳۰۔ دج دور روکھی علی ساری میں منتاپ

جو چاہے گا چڑی بہت کرے گا پانچ

۳۱۔ تو بھی اور روکھی روٹی بھی ہے پوری روٹی میں صحبت ہے

میر تو ہے پانچ کی خواہش کی تو بڑا گناہ کرے گا

سنسار و تہیتی (تخلیق عالم)

۳۲۔ پر تھے سمجھ آپ رہے دوجا ہا۔ کوئے

دوجا کہہ ہرہ اور بچا بوجھت ہوں گورو کوئے

۳۳۔ سروت میں اندر در ایک وقت میں کے عازوہ دوسر کون نہیں ق

دوسر کس طرح پیدا ہو۔ اسے میرے مشد میں تجھ سے یہ پانچ ہا ہوں

۳۴۔ تب سرت گورو سکھ بول سکھت سنو سوان

آوی انت کی پاسپے تو سو کہوں یکسان

۳۵۔ تب سرت گورو کہاکے لائق عیون گوروں

میں اندر در انتہا کی حقیقت تجھ سے بیان کرنا ہوں

۳۶۔ چہ مجھ میں سمجھ کر رہے۔ مسیح آئی

تائیں چہ میں دینا ساتے۔ دوست

۳۷۔ سب سے پہلے سمجھ کر یعنی قادر مالک لے یہ اندر مسیح میں شہرت بھی ان میں سا بیہ

۳۸۔ اس کے بعد اسے جاکر سات روپ میں بھلا دیا

۳۹۔ یہ روپ کارل دو اچھے میں جیت میں پدھی اور اس کا رہا "عالم" کا ترجمہ حال ہے۔ حشر

۵۔ گڑا گھٹ میں اوپکے درہاں سے نکل

کس نے مرید سب رکھ رکھ

اب لڑائی روح کے اندر ہے نہیں درجہات کے ہائے پید ہو
وہ سوئے گئی کہ یہ اس سے پید ہے کون اس کا منع ہے

۶۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

سب اس کے پیچھے ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اور صبر کے دل اور زور سے رکھ رکھ

وہاں دوا کی ہے نصرت مراد آتے اقدار اور ہر گروپ اس کے سہو میں

۷۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۸۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۹۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۱۰۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۱۱۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۱۲۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۱۳۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۱۴۔ اس کے سچے سچے سہو کی چھپ

سارے مریدوں کو اس کے گروپ

اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید
اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید ہیں اس کے سہو سے مرید

۶۹۰۔ میں مرید ہنسنا ہے گورو مرید کوئی سادہ

جو مانے گورو چمن کو تاکو متا اگادہ

(سادگی دنیا نفس کی مرید ہے گورو کا مرید ایک آدھ سادھوی ہوتا ہے

جو گورو کا کہنا مانا ہے اس کی فہم لا محدود ہو جاتی ہے)

۶۹۱۔ من کو ماروں پٹک کے ٹوک ٹوک ہوئے جائے

بش کی کیا رہی ہوئے کے کٹنا گیوں پھٹنا ہے

اس نفس کو میں پٹک کے دے ماروں کہ یہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے

جو نہر کی فصل ہوتا ہے وہ فصل کاٹنے وقت پھٹا دیا گیوں کرتا ہے)

۶۹۲۔ من پر دھن کے میں پیرا من کے میں نہیں پڑی

میت دکھو ات روئی بیت جاوے تھو آج

.....

.....

۶۹۳۔ کہ یہی من میں ایک جو روپ پانچ

اپنے اپنے سو ذکو مت چھوین ناکی

(اسے گہر دشمن بہت قوی ہیں ایک صاحب ہے ور میں کے پانچ دشمن ہیں

یہ سمجھی جاتی ہیں سمودگی کے لیے اسے بہت ناچ پڑتے ہیں)

۶۹۴۔ کہرا من تو ایک ہے بھروسے تہاں لگائے

جاؤں گورو کی بھکتی کر بھادیں دے گائے

سے کہیں تو ایک ہی ہے سچا ہے جہاں لگائے

جیسا ہے مشد کی اعلیٰ عت کہ ہے چست دیوی عشرت وصال کرے)

۶۹۵۔

آپ آپ سارے میں ایک

ایک پرے نہ سکو چھو

ایک ٹکڑے میں دنیویں سب دیکھتے ہیں

میں میں بیدار میں موت سکھاتے دیکھتے جاتے ہیں

۶۹۶۔

.....

.....

.....

۶۹۷۔

.....

.....

.....

۶۹۸۔

.....

.....

.....

ہمن، انفس

۶۹۹۔

.....

.....

.....

۶۰۰۔ من ٹوٹا من پاترا من پاتی من لائے
من کے جیسی اوپچے تیسوی ہوئے جائے
من ٹوٹا مٹی ہے بند بھی ہے وہ پانی مٹی سے آگے کی ٹیٹ بھی ہے
من میں جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں وہ ویسا ہی ہو جاتا ہے !

۶۰۱۔ من کے بہنگ رنگ میں چمن مدھن ہوئے
ایسے رنگ میں حور ہے ایسا برہ کوئے
من کے طوطا طوطا کے رنگ میں اور وہ لکھو بہتے ہیں
جو یک ہی رنگ میں رنگ جائے ایسا نہ کوئی کوئی تو ہی ہوتا ہے !

۶۰۲۔ منو وہ بھی بھیا اڑ کے چد اکاس
وہ کی تیش گریڑ یا مایا کے پاس
من ہندو من بٹا اور اڑ کر آسمان کی طرف گیا
پہلے تو وہ دوسرے گھر پہنچا یعنی کام سہریا دولت مہاری کے یا مہا بھگت

۶۰۳۔ من سے چور کو سب کوئی ڈانے مار
نیر چور مجھے بٹے سر بس ڈاروں وار
اپنے اپنے چور کو بھی لوگ مار ڈالتے ہیں
نہ چور مٹی محبوب بھی لے جائے تو میں سب کچھ من کے حصے دے دوں !

۶۰۴۔ من گنج بہشت تھا پھر تارنگم
دوسری تہی ہو جوری پڑ گئی بیکر زبیر
دن بہ دوست ہاتھی بھیا اور دور و تشدد کے ساتھ پھر تارنگم تھا
لیکن اس پر دوسری تہی اور چور مٹی محبت کی زنجیر پڑ گئی اور وہ تہی ہو میں چل گیا !

۶۰۵۔ من کے مارے من گئے من تلخ بستی مانہ
کہہ کیر لیا کیجیے یہ من ٹھہرے مانہ
نفس سے پریشان ہو کر جنگل کو گیا اور جنگل چھوڑ چسپتی میں آیا
کہہ کہتے ہیں کیا کہ جائے یہ نفس تو کہیں میں ہی نہیں رہتا !

۶۰۶۔ جیتی ہر سمندر کی تیتی من کی دور
ہر جگہ یہ اپنے جگہ جو من آدہ ہر ٹکڑے
جیسی سمندر کی ہے ویسی ہی دلیلی دور یا حلقہ دور ہے
اگر یہ دن ایک جگہ ٹھہر جائے تو طینان سے معرفت کا بہرہ پیدا ہو جائے !

۶۰۷۔ پیسے یہ من کاگ تھا کرتا جیوں گھاٹ
اب تو من ہنسنا بھیا موتی جس من گھاٹ
پیسے یہ دل کو اٹھا درجاندہ روں کا شکار کرتا تھا
اب تو یہ دن ہنس من گیا ہے جو موتی جس من کر کے اٹھا ہے !

۶۰۸۔ کہ ا من پر بہت بت سب میں پانڈاں
مٹی کی مٹی سب کے نفس کی کھن کھن
سے کہہ پیسے یہ دن پہنچا پھر قہ۔ اب میں نے عت پان ہے
جب اس پر دو عالمی ہنگ کی چینی لگی تو یہ پانڈاں سونے کی بات ہیں !

۶۰۹۔ کہ چھ من تھا کہتے تھے کہی کرک پر وین
تو من سب ہی چھ تڑکے تب پیسے وائیں
اب پیسے ہوئے روہنی راستے یہ پیسے کا دن میں مصمم زادہ کر کے اور فوجی سے کام لے
اور جسم اور نفس سب کو چھوڑ دے تب اس مملکت میں پہنچ سکتا ہے !

۶۸۰۔ کیسے یادھا جیل۔ رہے جیل بن کنوئیں۔

گیا سے یادھا من رہے من بن گیانا۔

پانی گھر سے میں بدھ کر رہی رہنا ہے اور پانی نہ ہو تو گھر دا بھی نہیں ہوتا یعنی بے پر پونا

من بھی گیانا سے غم نہ کر ٹھہرنا ہے اور گیانا ہی من کے بغیر نہیں ہو سکتا

۶۸۱۔ من یہ تو یک سے مایا مہر سسٹے

تس لوک سسٹے رہ گا کہوں سسٹے

۱۰۔ اور وجود میری یک ہی ہے 'وجود میری یا یا میں میں سا گئی ہے

تسوں دیا دن میں وک بھلا دے میں بڑے ہیں 'میں کس کو سمجھاؤں

۶۸۲۔ من سا نہ مر ۔ بڑے ہے ایند

یہ کہ تہہ 'انجین جن کے ہر دے ویک

۱۰۔ من مر رہے اور خواست اس کی ہر ہے۔ اس میں بند وک ڈوب گئے در سٹے

سے کبیر ۔ است وہی سمجھیں گے جن کے دل میں سمجھ ہے

۶۸۳۔ میں تلے من سے رہا پل مرے جو دور

تس لوک میں صوب ہے من بوجہ سب شور

۱۰۔ جو دور دور کہہ رہیں ہیں کہہ رہے آنکھوں کے تلے ہی ہے

دن کا راج نہیں وکوں میں سے ۔ ملک دل ہی کی پیشش ہوتا ہے

۶۸۴۔ تن بوہت من کاگ ہے لکھ جو من آڑھا ہے

بہیں دیا اگم ہے کہوں گلن سسٹے

۱۰۔ جس طرح ہے غم نہ کر جو لکھ یو جن میں لکھ دو فاصلوں تک رہ سکتا ہے

لیکن سمندر تو بھر کنارے کا ہے اور کو آسمان میں بھی نہیں سا سکتا 'اسے چاہیے 'یہی ہے

۶۸۵۔ ۶۸۵۔ بھیت آدھی مکھ دیکھا نہیں چاے

مکھ تو سب ہی دیکھتی دل کی ددھا جائے

۱۰۔ دل کے اندر تو کسی ہے لیکن اس میں محبوب کی صورت دکھانی نہیں دیتی

وہ صورت کبھی دیکھ سکتے ہیں اگر دل کا تہذیب دور ہو جائے

۶۸۶۔ پانی جوتیں پاترا دھواں جوتیں جھین

پوہو نہیں است اولہ دوست کیرا کین

۱۰۔ جوتیاں سے بھی پتلا ہے جو دھوئیاں سے بھی نہیں ہے

جو حواسے بھی تہہ چتا ہے 'یہے کو یہ نے دوست بنایا ہے

۶۸۷۔ من منسا کو مار کے نہنا کر کے چیس

تہ مکھ اچھے سندھ پدم پھلکے سسٹے

۱۰۔ (دس کی خواہش کو ختم کر کے اسے نہیں پس یعنی ہمیشہ کے لیے مٹا دے

اے حسینہ تمہی تجھے راحت ملے گی اور تیرے سر پر کنول کی بہار دکھائی دے گی

ایہاں یوگیوں کے آخری مقام مار پٹھ دی دے کھل سے مراد ہے ۔ مترجم

۶۸۸۔ من منسا کو مار کے گھٹ ہی ماہی گھیر

جب ہی چالے چٹھ دے انکس دے دے پھر

۱۰۔ دل کی خواہش کو مار کر اسے اپنے جسم کے اندر ہی رکھ یعنی قی لو میں رکھ

جب یہ الٹی چلنے لگے تو اسے انکس مار کر سیدھی راہ پر ملے آہا

۶۸۹۔ کیرا منہر گیند ہے آنکس دے دے رکھ

پس کی بیل پر بہری امرت کا پھل چاکھ

۱۰۔ (اے کیر تیرا دل ہاتھی ہے 'اسے انکس مار کر قابو میں رکھ

نہر کی بیل کو چھوڑ دے اور امرت کا پھل چکھ)

۶۸۰۔ من گیند مٹنے میں چلے ٹہرت کے ساتھ
 دینے دوات یا کرے انکس نا نہیں ہاتھ
 انکس کا ہاتھ بہت میں حد سے ہاتھ چلے منظر نہیں کرت
 عجب دوات یا کر سکتا ہے اس کے ہاتھ میں انکس نہیں ہے

۶۸۱۔ دیر نہ ہوں بھ منہی بھ اسکا
 جا کو ڈھونڈت میں پھروں تا کو پر ڈکاں
 میں ملکوں ملکوں گھوماں اور جڈ عس کی سات دیکھی
 جس کی تڑپ میں میں گھوم رہا ہوں وہ تو پیہ ہے

۶۸۲۔ من سوار تہ آہن رسک و شے بہ پچھ سنے
 من کو چلتے ش چست تاتے سرس ہوتے
 انکس بڑا جو عس ہے اپنے ہی میں رہتا ہے دیش و عشق نہ یہ کہہ ہے
 جسم ہی عس کے کئے پر چلتا ہے اس سے سارا نہ یہ قہر ہو رہا ہے

۶۸۳۔ یہ من کو شیشا بھیا جب بھی برہم گئی
 نہ ہیندر ملک عس کو پٹ اڑک سون
 جب نہ سمجھتا تہ محنت پیر ہو تو دل بھڑا ہو گیا
 جس آگ میں وہی جل رہی ہے وہ اب مجھے پاتی جیسی لگتی ہے

وودھ متفرق

۶۸۴۔ میں میں رہا میں نے سوت لپا جگائے
 آہو۔ کھووں ڈرتا من پہنا ہوئے جائے
 یہ سب ایک جگہ ہو میں کر کے وہ غلوں نے مجھے سوتے سے جگایا
 میں میں ڈرے آکھ نہیں کھوتی کہ میں یہ بھی من کا سینا نہ بھولے

۶۸۵۔ من کے ہارے ہارے من کے جیتے جیت
 کہہ کیر و چنار پائے من ہی کی پریت
 دل سے ہارنے پر ہارے اور دل سے جیتنے پر جیت ہوتی ہے
 کیر کہتے ہیں کہ دل ہی پر افتاد کر کے محبوب حق سے مل سکتے ہیں

۶۸۶۔ تین لوگ ٹینڈی بھئی اڑیا من کے ساتھ
 ہر بھن ہری جاسے بنا پرے کال کے گات
 (تینوں دنیاؤں کے باشندے لڑی کی طرح من کے ساتھ اڑ رہے ہیں
 خدا کے عابد بھی خدا کی شرافت نہ ہونے کی وجہ سے لڑیوں کی طرح موت کے منہ میں جاتے ہیں)

۶۸۷۔ بازی گر کا باندا ایسا جو من ساتھ
 نانا بچا رہا ہے کے واسطے اپنے ہاتھ
 انسان اپنے دل کے ساتھ اس طرح رہتا ہے جیسے بازی گر کے ہاتھ اس کا بندر
 وہ اسے طرح طرح کے ناچ بناتا ہے اور اپنے ہی سے لگائے رکھتا ہے

۶۸۸۔ من کو شمشیر جہڑ یا من کے نکش دو اور
 یہ من پھیل چورٹی اکی من مشق ٹھکار
 انکس کے اتھول دیوتا اور عس بھی دھوکا کھاتے ہیں انکس کے لاکھ دروازے ہیں
 یہ پھیل من چھو رہا ہے خالص ٹھگ ہے

۶۸۹۔ من متنگ حیرتے مننا بھئی سفیر
 جتہ منتر مانے نہیں لاگی آڑ آڑ کھان
 انکس کا زیر دست ہاتھی سب کو ہلک کرتا ہے اور خواہشیں باز بن کر شکار کرتی ہیں
 یہ شکاری باز جتر ستر سے قابو میں نہیں آتا اور آڑ (کر سر پر آتا ہے)

۶۹۵۔ ہون توں بہنہ لٹا توں ہون نہرمان
یہ تینوں بٹے توں پیتا جور کسان
جھکے جھکے میں بہت وق ہوتا ہے، جھکنا طرح طرح کا ہوتا ہے
پیتا جور اور کسان تینوں خوب جھکتے ہیں تاکہ غصہ نہ پہنچیں

۶۹۶۔ کہ، صیپ سمدر کی کھانا جل نہہہ بئے
پانی پائے سواتی کا سوجھا ساگر دئے
سے یہ سمدر کی صیپ اس کا کھانا پانی نہیں ملتی
وہ سواتی نکتہ کا رسا پانی ملتی ہے جس سے موتی بنتا ہے اور سمندر کی خالی بڑھتی ہے

۶۹۷۔ اونچی جات ہریم ا ہے نہ پنہا خیر
کے شہد کو چاہیئے دے دے سریر
پہلیے کی اونچی فالت ہے۔ وہ گھٹیا قسم کا پانی نہیں پیتا
وہ یا تو اندر بیسی ہڈی کا ٹھنڈا کرتا ہے یا پیاسا رہ کر جسم پر تکلیف دیتا ہے

۶۹۸۔ چاہئے شہد پڑھاوی آن خیر مت لے
م گل بھی شہاد ہے سواتی بونہ چت دئے
(چیرا اپنے بیٹے کو بڑھا رہا ہے کہ وہ سراگوئی پانی نہ پینا
میرے فائدہ ان کی خصوصیت یہی ہے کہ سواتی نکشتر میں یہی بونہ پر خیال جایا جائے)

۶۹۹۔ کہا مارگ وود گھر بکٹ پختہ بہہہ بھد
کہہ کیر کس پائیے وود لہجہ گورد دیدار
ادراہ لیس ہے منزل وود ہے ماستہ اور بکھاڑ ہے اور سر پر بھلائی بوجھ ہے
کیر کہتے ہیں کہ گورد کا دیدار مشکل ہے وہ کیوں کرتے گا

۶۹۵۔ سوؤں تو پینے لوں جاگوں تو من مانہہ
لوچن راتے سوجھ دی رہت کہوں ناہہہ
(جب میں سوتا ہوں تو محبوب خوب میں آتا ہے اور جاگتا ہوں تو دل میں ہوتا ہے
ایسی راحت میں یہی نکلیں اس کی محبت میں شہر ہونی نہیں کہ وہ مجھے نکلیں ہیں بھوتا)

۶۹۶۔ کہہ اساتھی سوئی کیا سکھ دکھ جاو نہ ہوسے
بل بل کے سنگ کھینچی کہوں چھو نہ ہوسے
(اسے کیر میں نے اسے دوست بنایا ہے جسے دکھ سکھ نہیں ہوتا
میں اس کے ساتھ بل بل کر ہنستا کھینچتا ہوں اس سے فراق کبھی نہیں ہوتا)

۶۹۷۔ ترووتا سو لہجہ ہادہ ماسس پھلت
میتل چھایا سنگن پیل پنچھی کیل کرک
(اچھے درخت کے نیچے ڈیرا لگنا چاہیئے جو سال بھر ہر پیل دیتا رہے
جس کی چھ یا ٹھنڈی ہو پیل خوب لگے ہوں اور پرندے اس پر کھیں کرتے ہوں)

۶۹۸۔ ترو وودر سنت جن چوستے ہوسے یہہ
پرمارتھ کے گائے چادوں دھارہا دیہہ
اور خستہ پتلا ب' صفت وگ اور جستے ہادل
یہ چادوں وودروں کی بھدائی کے لیے ہی جسم افقہ رکھتے ہیں)

۶۹۹۔ کہہ سوئی پیر ہے جو جانے پر پیر
جو پیر نہ جانئی سو کافر ہے پیر
(اے کیر پیر وہی ہے جو دوسرے کا درد سمجھے
جو دوسرے کا درد نہیں سمجھتا وہ بے رحم کافر ہے)

دیکھن جی کی بات ہے جسے کی کچھو نہہ
توئی ست کوئلہ سہجی سی سی رہہ
بات دیکھئے سے عشق رکھتی ہے کینے کی میرت
نزدک سہوج میں جی میں تھا دور آفریں جی میں رہے کا

ہے ہمارے آپ میں جو کھسے ست رہ
دستواری اپنی نے دامن سوں کیا کام
جو کس جی چکے رہ یہ چپ کرتے میں وہ کھی دے اپنے میں
نہ سے چچی چہ محال کہے دے میں مضمون جیتی سے یہ کام

جو چورنی ٹھنی میاج کھوس پر تار
جو چاہے دیہ رکو جی دستو دور
جو چورنی ٹھنی سوز سنوت در پر نی عورت
گر وجد کا دیدار چاہتا ہے تو تھی باتوں کو چھوڑ دے

راج دور سے سادھو میں تین دستو کو دے
کے میٹھا کے مان کو کے مایا کی چہائے
سادھو راہاؤں کے دروازے صرحت تین باتوں کے لیے جا کہے
یا تو مٹھائی یعنی لذیذ کھاٹا یا عورت یا دولت کی چاہ

دیکھیں کو سب کوئی بھلا جیسے میرت کا کوٹھ
دیکھت جی ڈھیر مائے گا اندھ کے ہنر پوٹ
... دیکھے میں سب چھا لٹا ہے جیسے برو کا بنا ہو قلعہ
دیکھ دیکھتے کھنڈ بن مائے گا کوئی اسے گھڑی میں نہیں باندھ سکتا

۴۰۵ میرت میرت ہے سکھی میرت گیا ہر اسے
بند ساقی صند میں سوکت میری جائے
اسے سکھی تلاش کرتے کرتے تلاش کندہ خود کھو گیا
یوند جب صند میں لی گئی تو اسے کیوں کر تلاش کیا جاسکتا ہے

۴۰۶ آدنی موت سب آپ میں شکل موت تانا نہ
جیوں تورو کینج میں ڈار پات پھل چھانہ
اللہ سب میں ہے اور کھی اس میں ہیں
جیسے درخت کینج میں تانائیں اپنے پھل اور سہ چھپے رہتے ہیں

۴۰۷ کہ میں تو تب ڈروں جو بھری میں سوئے
یہ بڑھاپا آپا سب کا سو میں سوئے
اسے کیر میں تب ان سے ڈروں جب یہ مجھے ہی سوں
موت بڑھاپا اور مصیبتیں تو کھی کے لیے جوتی ہیں

۴۰۸ سات دیپ لاٹھڑ میں تیں لوک بر محمد
کہ کہی سب کو لگے دید دھسے کو دند
سات جواڑا فہمکتوں اور تینوں دنیوں میں
کیر کہتے ہیں کہ جسم اختیار کرنے کی مزا ہر ایک کو ملتی ہے

۴۰۹ دیہ دھسے کا دند ہے سب کا ہو کو جوئے
گیانی بھگتے گیان کر مور کہ بھگتے روئے
جسم اختیار کرنے پر اس کی مزا ایسی تکلیفیں سبھی کو ملتی ہیں
گیانی یا فہم سکھ کر انھیں صبر سے برداشت کرنا ہے احمق رو کر

۱۷۰ چاند سراج تچ کین کو تیاگ کون پرھ کین
 باکی کر نہیں تاؤ میں آج بوت بن میں
 چاند در سورج نے یی کروں کا ترک کس طرح کر دیں
 کیوں کر جس کی کر میں یا صبر سے جینی وہ کی وہ اسی میں سہاوتی میں

۱۷۱ گوردھروب میٹھے سب کا مھر پیے
 جیسی چوکی چو کرئی تیسو، و دہے
 مہتر علی محمد دے جس میٹھے کر سب کامی نہ کرے جس
 جس کی جیسی خدمت ہے اس کو دیسا ہی خدمت ہے

۱۷۲ منہ بکاک رنگ کو چرم پیک ہی میں
 جھیر نہرے جائے پاک کھین تہ کال

(ہنس اور جھلا دوں ایک ہی رنگ کے میں در یک ہی آسب میں رہتے ہیں
 لیکن جب دودھ سے ہائی انگ کرنے کی آہ میں ہوتی ہے تو بچے کی قسمی مگر جاتی

۱۷۳ من اکیسے ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ ۱۰ سو کور
 آتے ہیں صحت سے سر پہ کور
 جو شخص بغیر دیکھے اس روئی نہ مکی ات کرتا ہے لا مکار ہے
 تو خود و شوقیہ کہتے ہو اور کا فور دیکھتے پھرتے ہو

۱۷۴ ملیا کر کے واس میں مہرچ رہا سب کوئے
 کہے کو خند بھیا گیا گر نہ ہوئے
 مہا شمس قاض سعید جنوں کے منگل میں وائ دومرے درخت لٹا ہے ہیں
 وہ کہے کو چزن جوں نے لیکن ملیا کر چن نہیں ہو سکتے

۱۷۵ اپنے گادے پہ گے نہیں گورو سوں بیت
 کہ کیر کیوں نیچے راج ہو تو نصبت
 (تمنا پتے گاتے ہو پہ کہتے ہو لیکن گورو سے محبت نہیں تو سب سے ہمارے
 لیرہ کتے ہیں کہ راج کے بغیر نصبت میں فصل کس طرح ہو سکتی ہے

۱۷۶ مر مہرتے جگ اویسی کہتے میا نے لوگ
 نہ پر مہر کے تیاگ میں جگت نہ تیاگ لوگ
 عقلی دلوں کا کہ ہے یہ کی پیدائش مرہما سے ہوتی ہے
 سنی برہما کو اگر ترک کرے تو پیدائش ہی قابل ترک نہیں ہے
 اس دوپے میں مر مہر و پیر سے وجہ نہ کر دت مانی ت کی پیدائش مانی و مر مہر

۱۷۷ مرہر ٹٹ کا راج ہے جو ہر ت و نیب ٹٹ
 جگت برہم میں ہیں ہے کھڑے کون یہ انگ
 برہم دنیا کا راج سے در مرہر و جس نے نہیں چھوڑ
 تو میں کا راج کیا ہو کیوں کہ دنیا تو برہم ہی میں نخب ہے

۱۷۸ نیت نیت جہنم وید کہ تیاں نہ میں ٹھہرے
 من و نیت نہ میں مرہر کہ کین تاسے
 جس جگہ کی تحریف وید و نیت میں نیت نہیں ہے میں ہے کر کے کی ہے وہاں میں صیغہ نیت
 جہاں برہم وید کا راج رہا ہے مرہر ہا یہ مرہم کیسے کہہ دیا گیا

۱۷۹ ایک گرم ہے ودا شتکے راج ہوت
 ایک گرم ہے بھونچا آدے نہ انگر سوت
 (ایک عمل بھنے کھپے جس سے بہت سے راج پیدا ہوا
 دوسرے قسم کا عمل بھوے جیسا ہے جس سے راج سے موت جیسا نگر بھی نہیں بھوٹ جاتا)

۴۳۔ سیر کیا شوخا بسٹیلے بیٹھا آئے
چوٹی چہرے سر نہ تھے ہوا ہی کو بھی سے

امید کے درخت کا تو ناقص کے بیج پر جانیوں کی سیاحی کا بھلائی سنگی اس کا گھسٹتا ہے
وہ چونک جیتا ہے اور دھت ہے ' سے بے جی کرنا ہے

۲۔ یہ سو، سب سے پہلے جس طرح ہے، اس کے
ہر ایک کو جو میرے ساتھ رہا ہے،

ہوتے ہوئے عہدوں سے کیوں باخبر نہ ہو سکتے تھے؟ اور یہ بھی کہ یہ کون
 ہیں جو ان کے عہدوں سے باخبر نہ ہو سکتے تھے؟

میں نے اس سے کہا کہ میں نے تو اسے پہچان لیا ہے۔
 وہ کہتا ہے کہ میں نے تو اسے پہچان لیا ہے۔
 اس کے پاس ایک کتاب ہے جس میں اس نے
 اس کے بارے میں لکھا ہے۔

جیسا کہ پہلے ہی بتایا گیا ہے، یہ ایک نیا اور دلچسپ کتاب ہے جو ہر شخص کے لیے لکھی گئی ہے۔

۴۴۔ جو وہ نام مجھے تو دیا مٹے۔ شور
 ہوا جب ملک کو سرحدوں کیساتھ
 مہلت ملے۔ مہلت۔ تب تک سوچ میں نکلا

مذکورہ بالا میں سے کسی ایک میں بیٹے کا نام لکھ کر پُر کرنا ہے:

۴۳۵۔ کاٹے آپ نہ مورا پھانٹے جسے مکان
گورکھ پد پر سے بنا کہو کون کی مکان

آہ کو کاٹ دینے پر اس میں بوجھ بھول نہیں آتا اور پھٹے بوتے کاں جڑ نہیں سستے۔
جب تم نے گورکھ ناتھ کے مقام پر رسائی نہیں کی یا ان کے پاؤں میں ٹھیک تو یہ بات رہی۔
تو کس پھٹے جوتیوں پر طعنہ زنی ہے۔ متاثر ہو۔

۷۳۶ - آغے سیدھی سانگری پاچھے چھٹا چور
چندو ترقی سندھ کی رہی دھکا دے دور

آگے اترنے کا ذریعہ تنگ ہے چمچے سب کچھ چکنا چور یعنی برباد ہو گیا ہے
 پردے میں سچی ہوئی حسینہ یعنی دولت مجاہدی دھنکا دسے گرد و زحیل غلطی،

۷۶۔ پیرا پانچویں صرپ کو بھوسہ کر کے مانتے
چھوٹے تو بوڑھے اسے گے تو ڈھبے داغ

مگر تم دنیا کے سمندر میں سانپ کا ٹرہ نہ بانڈو یعنی اس کا سہرا نہ لو
مگر تم اسے چھوڑ دو گے تو ڈوبو گے اور پکڑ سہر ہو گے تو یہ تمہیں ڈس رہا

۷۲۸۔ مگر کھوڑا کھوڑا کھرا اگ جو بہت نلک جائے
کھرا اترا چلت سے چھا پھر دیو نہ جائے

میرے ہاتھ میں کھوسے بھر کھڑا ہو اسی انتظار میں دنگر گیا یعنی سڑکی میت گئی
مجھے دوسروں کی طرح بدنیتی سے چھایا جو دینا نہیں سکتا :

۲۲۹
ہمسایہ کے جبر و کفر کے سوا مرگ پر پٹ سے
جاتے جیسے ڈر بھیا جاگتے رہیں ہیں۔

اس نے ذہن کے وہ خفت میں گھر گیا ہے اور جسم پر ساپ بیٹے میں
اس سے دل میں خوف بھر رہا ہے اور رات کو سوچ تک جاگ رہا ہوا

۳۷۔ کھیت بھلا نہ بھلا ہوئے موٹی پھیر
 کا ہے برادر کھرا یا گھن کھیت کی
 کب کھلا ہوا دل بچ بھی عمر ہو اور اپنی طرح بویا جائے
 تو درخت چھ ہی موٹا اس میں اس کی تھریب نہیں کھیت کی تھریب ہے

۳۸۔ جنت بہادت ہوں سنا ٹوٹ گئے سب مار
 جنت بہار کیا کرے گیو ہی دن ہمار
 تیروں نا جان بچنے کے دوران میں نے سنا کہ سنا ٹوٹ گئے
 وہ بیچہ کیا کرے جب بچے وہاں ہی چھوڑ
 اب وہاں تو رہتی ہے خود وہ وہاں سے رہتی ہے

۳۹۔ اورن کے سہل دے سحر میں ہر گوریت
 اس برائی را کھتے کھائے گھر کو کھیت
 دوسروں کو سمجھاتے سمجھاتے ہمارے منہ میں ریت پڑ گئی
 دوسرے کے غم میں کی رکھوالی کرنے میں غم نے پہا کھیت ہر دکن

۴۰۔ کتب کتابت تک رہے کے نہ بھی
 ہے تیرا ہاں رہے ہے کتب کی ڈر
 سار وقت تیار کو گھے جنگل میں تکتے ہی گھر
 سارے تیرے ہی گھے آفریں میں پھینک کر چلے تیرے

۴۱۔ اپنی کہہ میری سننے میں ملے اچھے ہوئے
 میرے دیکھت جگ بھیا ایسا ملا نہ کوئے
 جو یہی گئے اور میری سننے اور میں کر مجھ سے متہ جو جائے
 میں نے ساری دنیا کو دیکھ لیا ہے۔ میں شخص مجھے نہیں ملا

۳۵۔ و سبیل آپنی چھانڈ ہرانی آس
 جا کے آگن میں ہے سوکس سے چاٹ
 اپنے بازوؤں میں طاقت پیدا کرو دوسرے سے میدہ
 جس سے جس میں نہ ہی ہے وہ پیر سامیں نہ ملتا

۳۶۔ ہے کن وختی بیٹوں تو گن برس نہ جاسے
 حرم سے تے مہی ہی پیچھے تے کھنڈے
 اسے گھر وختی مل تے ہی خدیب نہیں نہ سستی
 تو وہ کھٹے سے رہی موٹی ہے وہ پیچھے سے کھنڈا ہے

۳۷۔ میں کدھنگی پھل بڑو پھلوا بکھو ہمارے
 میں پھانسی تو میری سرو پات گھرو سے
 نے تو وہی جس راوے کدھنگی سستی صورت غم نے چھا خراب ہے اور جھوٹ میں نہ بھٹ
 تیرے حق ہو تیرے تو پتہ نہ کرو سے

۳۸۔ ہم جانیو گل سنس جوتے کسمو سنس
 جو خنیلوں تک ہیں جو جھوٹوں۔ دینوں تک
 میں نہیں تیرے ہم ہمسوں سے فتنے کے ہو کسی سے تیرا ساٹھ کیا
 گرجات کرتے ہیں ہو تو اپنا جسم تک نہ چھوے دیتا

۳۹۔ کیا تو گن کو کے زنگن شہر کھتا ہے
 مینہ دیچہ جی ہاں کہہ گئے یہ جانا ہے
 میں تو تیرے منہ میں نیا کو یہ تیرا ہے جی تو تیرے غم نہ تیرے
 میں نے تیرے ہی دلی جوتے تو تیرے کیا کیجے گا "ریا مارت" نہ

۱۷۵۔ آگے آگے دو نمے پیچھے بہر ہوئے
 ہماری وارچہ کی جڑ کاٹے پھل ہوئے
 آگے سے آگے جہتی ہوتے اور پیچھے لہجے وہ ہوتا ہے
 میں اس درخت کے معدے حاد کی جس کی جڑ کاٹے سے اس میں پھل آئے

۱۷۶۔ مہر کا دو پھل اور میٹھی ہے دور
 بہت لالہ لکڑی کے سے پھل میٹھی در دور
 اور جو درخت ہے مت عمدہ در پھر پورا پھل ہے
 کسی کو کسٹ کر کر کے پٹھ رہے پھل میٹھی تو ہے لیکن بہت دور ہے

۱۷۷۔ سب ہی تو درخت کے سب پھل جنہوں جیو
 پھر پھر ہلکتا کہ ہے درختیں ہی کی ہلکتی
 سب لوگوں نے درخت کے پاس جا کر ہر طرح کے پھل چکے
 کیا بار بار آتے ہیں وہی رکھتے ہلکتے ہیں
 یہ درخت ہر دور ہی سے جو درخت نمہ ۱۷۸ ہے رخت ہر

۱۷۸۔ کہیں بھوپا میں ہر دور وہاں ہوئے
 خدوں واس پلاس بدلی ڈھاک کے نا کوئے
 پارس کو چھو کر وہ تو سونا بن گیا اب وہاں لوہا نہیں ہو سکتا
 بہت کے جنگل میں لگے پارس کے پڑ کو ڈھاک کوئی نہیں کہتا اسے جھنڈا کہا جاتا ہے

۱۷۹۔ بھکتی بھکتی سب کوئی بے بھکتی نہ آئی کاج
 جہنہ کو کیو بھروسہ تھاں تیں آئی کاج
 سب لوگ بھکتی کی باتیں کرتے ہیں لیکن بھکتی ان کے کام نہیں آتی
 وہ جہاں کا بھروسہ کرتے ہیں وہاں سے ان پر بھل ٹوٹتا ہے

۱۷۵۔ دیس دیس ہم باگیا گرام گرم کی کھور
 ایسا جیرانا ہلا جوئے پھٹک جی بھور
 ہم کئی ملکوں میں گھومتے رہے اور گھوٹا گھوٹا گھوٹا رہے
 ایسا کوئی شخص نہ جانی پھٹک کر اور حاف کر کے قبول کر لیتا

۱۷۶۔ دستوا ہے گاہک نہیں دستو سو گزوا مول
 بنادام کو مانوا پھر سو ڈانوا ڈول
 (چچا تو بازار میں ہے لیکن قیامت چچا کا خریدار کوئی نہیں
 ہاں بنیہ دام کے لوگ بازار میں نہ در پھرتا رہے ہیں)

۱۷۷۔ سنگو ایکل بن رہے پلک پلک کے دور
 جیسا بن ہے آچا جیسا بن ہے اور
 (خیر ایکل جنگل میں خوش ہو کر ہر دم دلدادہ ہے
 سو چتا ہے کہ جیسا جنگل میرا ہے وہی بھی کوئی جنگل ہوگا)

۱۷۸۔ میٹھا ہے کہ بھیت سے میٹھا ہے سچیت
 جب جیسی گت چاہتا تب تیسری مت دیت
 اور ایک گھر میں دس میٹھا در نہ ہر سو سبیر ہے
 جب وہ جیسی راہ چلا ناچا جاتا ہے وہی ہی عقل دے دیتا ہے

۱۷۹۔ پناہنا مانوا پناہ پناہ بے توں
 ہاں لالہ لے کیجیے بتا پاس کا پھوں
 اگر کوئی انسان جیسا نہ ہو لیکن میں عقل یا محبت کی اپنی نہ ہو تو بیجا ہے
 وہی سرت لگتے کو دیکھ کر غیہ خوشبو کے پھول کو لے کر کیا کریں

۴۵۵۔ سکھ کا ساگر میں بچا دکھ دکھ مہیلو پاؤ
 پتھ نا پکھے آپا چلے رنگ اور راؤ
 (میں نے تو راجہ کا سمندر دے دیا ہے تم اگر دکھ کے خوش مند ہو تو دکھ پاؤ
 چھوٹے بڑے امیر غریب اصلیت کو جانے بغیر بڑھے چلے جاتے ہیں)

۷۰۶۔ کھانا پڑا ہی میں پرے سے یہ مگن تھے نہ کوئے
ہے چمے بھرم حال میں ڈالنا یہ جبر کھوئے
بسکی لوگ کیکنے پڑھنے میں پڑے میں اور اس علم کو کون نہیں جھوٹا
بسکی لوگ مگر ہی کے حال میں پھنس کر یہ زندگی بہا دگر رہے ہیں)

۱۰۰۔ جیسی لاشیں اور کی تیسری بجے تھوڑی
کوڑی کوڑی جوڑے پوچھو پچھ کرور
(جو فائدہ خدا سے لانا ہے وہ تمہیں نہیں ملے گا
چاہے تم کوڑی کوڑی جوڑ کر لاکھوں کروڑوں روپے جمع کر لو)

۷۔۔۔ نوٹس دودھ بھڑکے ٹپکا گیا وناش
دودھ پھیلت کا بنی بھیجا بھیجا گیرو کا ناش
ا تم نے نوٹس دودھ جمع کیا اور ایک بوتل نے اسے بر باد کر دیا
دودھ پھیلت کر کھٹا ہو گیا اور اس کا گئی بھی بر باد ہو گیا)

۵۹۔ مائیں تیرے مٹن بڑا مانس نہ آوے کاج
ہاڑ نہ ہوتے آکھنا تو پ نہ ہاجے باج
اے انسان تیری صحت مٹی چیزیں، تیرا گوشت کام میں نہیں آسکتا
تیری ہڈی سے زو نہیں بنتے اور تیرے جسم سے کھنے والے باج نہیں جتے جانوروں کی جیج چڑیا کی جیج

۴۹۔ ہر تھے ایک جو ہو کیا بھیا سو بارہ ہاٹ
کست کسوٹی تاڑیہ پیتر بھیا خراٹ
اگر کوئی شروعا ہی میں ہوگا کہ کے بے یقین ہوگی تو وہ ہر دنیا کی
کسوٹی پر کھنڈے پر چیل کھڑا نہیں اترا۔ اس کی اصلیت ط۔ ہو گئی۔

۷۹) پھلوا دھار ملے سکے گئے سگھن مول روئے
جیوں جیوں بھیجے گا مٹی توں توں بھنڈو
وہ جو چوں جیسی مٹی دھار مٹی سہ سہیں ملتی بھیلوں سے روکر کھتی ہے
کہ یہ تو کھل جیسے بھیجی مٹی سے ویسے کھاتی تو رہتی ہے۔

۱۔ دوستوں میں موعظے کئے، سنے چکا
ہے مجھ کو تلو خوا یک بن و تو اس
مست اور پرانے سے شبہ کا لاناں دس سے ہلک ہیں ست
گر علقہ نہیں ہے تو عذرا کی عقل کے وقت مارا مانج رہے تھے

مگر کہ وہ سوار پر جہاں مسلسل غمیل
 پاؤں سے پہلے کا خلق نہ لڑے جیسا
 کہ یہ نام نہ سی چونکہ ہے جہاں کی راہ میں پھنسن ہے
 وہاں جھوٹی ہے پاؤں کی جگہ پستے و رکون تنھیں جیل کے مرنے والے کو نہیں آسکتا

۴۴۰ اپنے پیسے کیسٹیں کو سہن میں دھان
 ہاتھ کی بات لڑتے ہی پری۔ گا سو جان
 صوبہ گاہ اپنے سہول پر دیوی وقار اٹھائے ہوئے ہیں
 خدا کی بات مشکل ہے۔ وہ کسی کا سمجھ میں نہیں آتی !

۱۸۰۔ بھوسا گر جس بس بھرا من نہر بانہے دھیر

مہر سبھی چو لا اتر اچار کسبھی

دُنیا کے سمندر کے پانی میں نہر کا ہے اس سے دل کو قرار نہیں تھا

یزدانی آہنگ کا عاشق مجھے مل گیا اور اسے بکیر میں پار اتر گیا

۱۸۱۔ نام رتن دھن سست نہر کھاں کھل گھٹ ناہ

سینت میت ہوں دیت ہوں لاکھ کوئی ناہ

سست آدمی کے پاس نام کے جواہر کی دولت ہے جو اس کے جسم ہی کے اندر ہے

میں اسے مفت ہی دے رہا ہوں لیکن خریدار کوئی نہیں ہے



۱۸۲۔ تن صندوق من رتن ہے چپکے سے ہٹاں

لاکھ بتا نہ کھوئے پانچ سشبد رسال

اتیرا جسم صندوق ہے اس میں دل کا جو نہر ہے اس پر فاشی کا جال ڈال دو

سب خریدار جب تک نہ لے تب تک یزدانی غلط کا عمدہ ہاں رکھ دو

۱۸۳۔ جب دل لے دیاں سوں تب کچھ نہ نہ

پالا گل پاتی بھیا یوں برہمن ہر ماس

جب مہراں مالک سے دل مل گیا پھر کوئی فرق نہیں رہا

پالا گل کر جیسے پاتی میں مل جاتا ہے ویسے ہی اللہ والے اللہ میں مل جاتے ہیں

۱۸۴۔ مویں اتنی شکتی کہہ گاؤں گلا پسا

بندے کو اتنی گھنی پڑا رہے دربار

محو میں اتنی طاقت کہا ہے کہ گلہ بھاڑ کر گاؤں یاد یاد کروں

بندے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مالک کے دربار میں بٹ رہے

۱۸۵۔ رہیں ہر کو چہ بندے کھانے کو کیوں روئے

دل مندر میں بیٹھ کر تان چھوڑا سوئے

”پتے جوت کو چپان سے“ کھانے کو کیوں روتا ہے

دل کے مندر میں دھن ہو کر چاند تان کر سوئے

۱۸۶۔ سب سے بھل مدھو گری بھات بھات کا ناچ

دعویٰ کا جو کا نہیں بنا ولایت راج

(بھیک کے آٹے سے ہی موٹی روٹی سب سے چھٹی ہے جس میں طرح طرح کا ناچ ہے

ہم بغیر محنت کے راج کرتے ہیں اور اس راج پر کسی کو دعویٰ نہیں ہے)

کتاب کے اس حصے میں سب کے اوپری حصے میں متن دے کر زیریں حصے میں مطبوعہ ترجمہ دیا گیا ہے
(مترجم)

کرتا تروپن تشنیں خالق

۱۔ سب کا ماکھی میر سائیں

برہاوشنور کرایشور لوں اوہو اگرت تائیں
شمنی پچیس پانچ کیرے سب جگ بھر مایا
اکار اکار سکار ماترا ان کے پرے بتایا
جاگت سپن ششوپت تریہ اہستے نیارا ہوئی
راجس تامس ساتوی نرگن اہنیں آگے ہوئی

حصہ دوم

۱۔ میرا ملک سب کا دیکھنے والا ہے

نہ وہ برہما ہے نہ وشنو' وہ بیشور سے بھی علاحدہ ہے اور غیر مشروح سے بھی پرست ہے
پانچ عناصر سے پچیس فطرتیں تیار کر کے ساری دنیا وہ اس سے برادر یا
وہ اوم کے حروف "ا" "ا" "ا" "م" کے بھی پرست ہے
بیداری' نیند' خواب' بھگتری نیند ان سب سے علاحدہ ہے
ساتوی' راجسی اور تامسی عدوت و رلا صفتی سے بھی وہ آگے ہے

کرتا مہتا (عظمت کردگار)

۱۔ برہنوں کوں روپ اور کیا دوسر کون آئے جو دیکھا
 او اونکار آوی نہیں ویدا تاکر کہوں کون کل بھیدا
 نہیں تاراگن نہیں روی چنڈا نہیں کچھ ہوت پتا کے بندہ
 نہیں جل نہیں قفل تھر پونا کو دھرم نام حکم کو برنا
 نہیں کچھ ہوت دوس اونٹنی تاکر کہوں کون کل جاتی
 شونہ سچ من شربت تے پرگٹ بھی اک جوت
 بہاری تا پتر کہ چھب نراب جو ہوت

۲۔ اے کان سکس سناں ایک نام ہے جگت پیارا
 تپا پڑ کہ کچھ کھنڈ نہ جانی سو روپ جگ ہا سانی

۳۔ میں کس شکل و صورت کا ہوں کروں۔ اس کے علاوہ دوسرا ہے ہی کون جو مجھے دیکھے
 وہ نہ زلی اونکار ہے نہ دیدہ اس کے فائدہ کی غذا حد کیا بتاؤں
 وہ ستاروں کا جھنڈ نہیں ہے نہ سورج یا چاند وہ باپ کے لطف سے پیدا نہیں ہوا
 نہ وہ زمین ہے نہ پانی نہ زلی ہو اس کا نام کوئی کیا رکھے ہو اس کی عظمت کوئی کیا حقانے
 جو دن اور رات میں سے کچھ نہیں ہے۔ ایسے کا خاندان اور ذات میں کیا بتاؤں
 شونہ پریم پریم کے سچ من سے شربت کی یک صیا پیدا ہوا
 میں اس قادر مطلق کے صدقے میں کا کوئی سہارا میں ہے

۴۔ ساری دنیا میں ایک ہی احساس وقت ہے۔ اور ایک ہی نام ہے جو سب کو پیرا ہے
 اسے نہ مڑ کہہ سکتے ہیں نہ عورت وہ ہر صورت میں سارے نام میں ساری ہے

پر صرام چھڑکا بندہ مارا ای چھل مایا کینا
 ست گورو جگتی بھیہ نہ جانے جو استیا دینا
 مرجن پار نہ بیا ہی ستیا جل پا کھن نہیں بندھا
 دے دگھونا تھ ایک کے سمے جو بھرے سوانہا
 گوپ گول گوکل بندہ آئے کرتے کنس نہ مارا
 نہ مال ہے سب کا صاحب بندہ جیتا بندہ مارا
 دے کرت بندہ بودھ کیا دیں نہیں ار کو مارا
 کیکرے کرتے سب دے مایا جگ سنگھارا
 دے کرت بندہ جے کھل ہیں ہادی مارا
 ای چھل با سب دے کینا جتن ستن سب مارا
 دس دتاہ بنوری مایا کرتا کے جن یوجھا
 کیکرے سونو سونو آئے کچے سو دوجھا

۵۔ پریم اور نہ کہتے یوں کو نہیں مارا مایا نے یہ دھوکا کیا
 ست گورو کی جگتی سے کوئی بھیہ نہیں رہت اور نشان کو حقیقت مل جاتی ہے
 من سے ست سے مادی میں کی اور نہ اس سے مایا کی طرح پانی پر چھو دل کا پل مایا
 وہ بانگ و حد نہیں وہ کس کی جگتی کر پائے گے جو ایسا سمجھ کر جگتی کرتا ہے وہ اندھ ہے
 وہ گورو یوں دے گوروں کے ساتھ گول نہیں آیا نہ اس سے اپنے ہاتھ سے کس کو مارا
 وہ صاحب سب پر مہرباں ہے وہ نہ کسی سے جیتا ہے نہ ہارتا ہے
 وہ کر دیا بہرہ بھی نہیں میں تمہیں اوتار کہا جاتا ہے اور انھوں نے راکششوں کو مارا نہیں ہے
 مایا ہونوں کا کرنا کار کا دھوکا تو مایا ہی نے دیا کو مارا ہے
 وہ کر دیا گنگا گنگا یا گنگا اوتار بھی نہیں ہوا اور اس نے گنگا کو نہیں مارا
 یہ سب چھل مایا نے کی ہے اس نے یوگی چیسوی سب پہلا دیے ہیں
 دسوں اوتاریشوری مایا کے ہیں جو کر دیا کی پرستش کرتی ہے
 کہہ کہتے ہیں کہ سنتو سونو جو پیدا ہوتا ہے اور فنا ہوتا ہے وہ الگ نہیں کوئی اور ہے

جا کی گئی برہے نہ پائے شیو منکا رک ہرے
تا کے گن فریکے پیو کے کبیر پکاسے

۹۔ اب ہم جانا ہوہری بازی کو کھیل

ڈنک بھائے دکھائے تماشہ بھر سویت کیل
ہر بازی شتر لڑتی جنہڑے مایا چینگ لایا
گھر میں ڈار بہن بھر مایا ہر دے گیان نہ آیا
بازی جھوٹی بازی گر سا پتا سادھن کی مٹکی
کہ کبیر جن جیسی بھی تا کی گت بھی میسی

۱۰۔ چیم گسل اور صبح سلامت کہہ کون کو دینا ہو
آدھ جات دونوں جہ لوٹے سب سنگ پہنچا ہو

جس کی روش کو برہا بھی نہیں مجھے ورشیو ورسنگ وغیرہ پہلے بیٹے ہی ار گئے
توئی اس کے اوصاف کو کیوں کر بگے گایہ کیر بکار کر کہتا ہے

۹۔ اب ہم نے سمجھا ہے کہ خدا کیسی بازی گری کرتا ہے

وہ نقارہ بجا کر تماشہ دکھاتا ہے پھر اسے سمیٹ لیتا ہے
اس کی بازی گری سے دیوتا انسان مٹی سمیٹ دھوکا کھاتے ہیں کیوں کہ مایا جادو چلا ہے
اس نے اپنے گھر میں ڈال کر بھی کو بھرایا اور ان کے دل میں فہم نہ آئی
بازی جھوٹی ہے لیکن بازی گر سچا ہے۔ مادی دھماتے ہیں
کبیر کہتے ہیں کہ جنھوں نے جیسا سمجھا ان کی حالت بھی ویسی ہوتی

۱۱۔ اسے حد تو لے کس کو خیر و عافیت اور سلامتی دی ہے

تیری مایا نے آتے جاتے بھی پیدا ہوتے اور مٹتے بھی کوئی اور اس کا سب کچھ لے لیا

روپ اتوپ جلس نہ بولی ہکا گروا جلتے نہ تولی
بھوک نہ ترک دھوئے پیٹیا سکھ دکھ دھت بہتے ہیں

پرہیز ہم روپ لگو نہ تیرہ سنگیا آہ

کبیر کیر پکار کے دھت کہتے تار

۸۔ رنگ نہ رو یا رو یا رو

ابھا لوگ کہاں لوں جو محسوس ہو محسوس ہو
کہتے رہم چندر تپسی سے جن جگ یہ ہر مایا
کہتے کا نہر بھنے مل دھرتی بھی انت نہ پایا
مجھ کچھ دارہ سو دپا وامن نام دھریا
کہتے بودھ بھنے خلک تن بھی انت نہ پایا
کینک بدھ مادیک ستیا سی جس جس ہاں بایا
کہتے منی جن گو کہ کہیے تن بھی انت نہ پایا

۱۱۔ اس کا روپ ہے مناسب ہے وہ کہہ نہیں جاسکتا۔ وہ ہلکا ہے یا بھاری یہ تو ابھی نہیں جاسکتا

وہ بھوک پیاس روپ سادہ کچھ نہیں ہے۔ سکھ دکھ بھی اس کے درمیتے ہیں

۱۲۔ نہ محدود روپ ہے اس کی تحدید بھی نہیں ہے

کبیر پکار کہتے ہیں کہ اسے جیسے کہتا چاہیے

۸۔ رام مین فاق کا وصف نہ والا ہے نہ لاپے

نادان لوگ کہاں سے سمجھیں گے سمجھنے والے سمجھتے ہیں

تپسوی رام چندر نہ معلوم کہتے ہوئے جنھوں نے دنیا کو مہسوت کیا

نہ معلوم کہتے ہیں والے کرشن ہوئے لیکن جنھوں نے بھی اس کی حد نہ پائی

جیو نے کچھوا پھل سور اور وامن کے اوتاروں کا نام حاصل کیا

کہتے جی مدھ اور کل اوتار ہوئے انھوں نے بھی اس کی حد نہیں پائی

کہتے سدھ ورس دھن کرنے والے درسیہ ہی میں جنھوں نے اس کا جید نہیں پایا

کہتے ایسے منی ہیں جنھیں گو کہ کہتے ہیں جنھوں نے بھی اس کی حد نہ پائی

پس اس سوتے کچھ جینا ہم تھ دھوں ایسا
آکے اگے اور ہم پاپے کھوج نہ دہی نو
کہ کیر مت گورو دیا سے برکات پر پری نو

۱۔ بابا گورو جیسا جانتے نہ سمجھا دیا

جو دیے سوتے ہیں سے سوکھ نہ جانی
سینا بٹا کر کھوں گوشتے کا ٹر بھائی
درشتی نہ دیے مشی نہ آوے پنے ناہنسہ نیاما
ایسا لیاں کتا گورو میرے پنڈت کرو بچاوا
بن دیکھے پریت نہ آوے کہے نہ کوڑ پتیا نا
سمجھا جوئے تو شہ سے پیئے اچھے جوئے ایانا
کوئی دھیاوے نرا کار کو کوئی دھیاوے ساکار
وہ تو ان دوؤتیں نیارا جانے جانے پارا

دو غصہ حق پہلوں کی خوشبو سے بھی لطیف تر ہے

جو پرندہ آسمان میں اڑ گیا وہ پھر دکھائی نہ دیا یعنی اسے جاننے والا خود غائب ہو جاتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ ست گورو کی عزایت سے کوئی کوئی ہی اس اعلیٰ ترین مقام پر پہنچتا ہے
۱۱ سوال کیا گیا ہے کہ بابا وہ ناقابل فہم اور نادیدہ خدا کیسا ہے اس لیے میرے سمجھنا یا کہ یہ سب

جو دکھائی دیتا ہے وہ ہے نہیں اور جو ہے وہ کہا نہیں جاتا

میں سے اتفاق یا اشاروں میں کیا سمجھاؤں بھائی وہ گوشتے کا ٹر ہے

۲ وہ آنکھ سے دکھائی دیتا ہے نہ پکڑ میں آتا ہے ختم بھی نہیں ہوتا سب سے نیارا ہے

میرے گورو نے مجھے ایسا لیاں دیا ہے چنڈ تو اس پر غور کرو

بغیر دیکھے یقین نہیں آسکتا کہتا ہوں تو کوئی یقین نہیں کرتا

اگر کوئی سمجھار ہو گا تو شہ کی اصلیت جانے گا نا سمجھ مرث تعجب کرے گا

کوئی لاجسم خدا کی یاد کرتا ہے کوئی لاجسم کی

لیکن وہ ان دونوں صورتوں سے علاحدہ ہے اسے جاننے والا ہی جان سکتا ہے

شرزمنی اور سچا دیا میرا پیدر اکینہ ہو
کتبہ لوں گئیں انت کوٹوں سل پہ پہنچاؤ
پانی یوں اکس جاگو چند جاگو سور ہو
وہ گل جاگو ہی جاگو بہت کا ہو کو نہ پوہا ہو
کسے کہت بہت جگ سے کسل کال کو پکی ہو
کہ کیر سب دنیا بس رمل رمل ہونا ہی ہو

۱۱ ایسا و تات ایسا و میں کس پرہم کہوں گنہور

۲ کہتا تو ست گورو لبے کھیر کہوں تو بھوٹا لو
۳ یہ جیتہ سکل نرتہ گورو پرت پے ریتھ نو
درشتی نہ مشی نہ آوے کو چ پٹک کھا۔ جان لو
جہر اجا۔ تن کھل جانا کے نہ تو تیا نی نو
مکھ ہے مل۔ رگ جودے پر مت تھ دھوں کیسا نو

تو نے دیوتا انسان میرا دیا اور مردار پیدا کئے

کہاں تک نہیں کہی کہہ رہے ہیں ان سبھی کو چلنے کا حکم دیا ہے

پانی ہو آسمان چاند سورج سبھی جانے والے ہیں

وہ بھی چائے ٹاپا بھی چائے گا کسی کو بھی بقا نہیں ہے

حیرت کی بات کرتے کرتے دنیا فتم ہو جاتا ہے اور غیریت موت کی چاکی میں ہوتی ہے

کہتے ہیں کہ رکی دیں نہ ہو جائے گی پکڑا رہی کون نہیں ہے

۱۱ اسے پیار سے تو اس طرح کو جی خدا کو اس طرح سمجھو کیسے تمہیں کہوں کہ آج سے سمجھو

گیتوں کو وہ ہے تو مجھے اپنے اگلی گورو کے لئے خرم آئے گی اندر کہوں تو بھوٹا سمجھا جاؤں گا

۱۲ ہر مرد و جگہ مستقل طور سے ہے میرا نے اسے مشد کے طفیل دیکھا ہے

۱۳ وہ دیدنی ہے۔ گرفتاری ناقابل فہم اور اور نادیدہ بھی نہیں کتاب میں لکھا بھی نہیں جاسکتا

جن لوگوں نے اسے پیچھا ہے وہی اسے اچھی طرح جانتے ہیں کہنے سے کوئی یقین نہ کرے گا

پھانسی ملتی ہے تو پانی ہی میں رہ جاتا ہے پوچھو کہ پرہم تو یعنی غصہ حق کیسا ہے

باندھ کا مس پتال پٹھا دے نہیں سو رگ پر راج
کے کیر رام ہے راجا جو کچھ کرے سو چھاپے

کرتائیک ا زمان کردگار

۱۰۰۔ اودھو چھوڑ ہو من ہستار

سو پہ گھو جاوے سرگت پار برجم تے غبارا
نہیں جہ دیو نہیں محمد ہیں صحت تو ناہیں
ترم مرتد نامت موتے نہیں دھوپیں چھپیں
اسی ہسپر پھیرا ہیں ہسپس فاسی موتی
چندر سور یہ تار گس رہیں کچھ کچھ نہیں دوتی
وید کتاب سوہن نہیں سنتے نام میں پر مادی
بانگ لاج نہیں تب کدرا سو نہیں حدی
توی انت سما مدھید نہ ہوتے آتش پون نہ پانی

۱۰۱۔ آسمان کو پاندھ کر تخت اتر کر دیتا ہے در ذرا ناچیز کو سو رگ کا راج ہے دیب ہے

کیر بچے ہیں کیر رام رہا میں جو کچھ بھی کریں نہیں زیب دیتا ہے

۱۰۲۔ اسے پیچھے ہٹے پھیراں نا بھڑوایا نہ کھانا نہ جھوڑو

اس کے پاؤں کھڑو جس سے پتھاری حالت سنبھلے 'ود' یاد برتے ہی عہد وہ ہے

ود ما دیو ہیں سے جتہ نہیں سے کوئی اور صفت بھی نہیں ہے

وہ حقیقت والی یعنی ترم بھی نہیں ہے 'ود' نہ دھوپ ہے نہ سایہ

اسی جہاں پھیرا یا کھاسی جہاں کھنی بھی وہ نہیں ہے

وہ چاند سورج تار سے وید میں ہے 'ود' کچھ یا کچھ نہیں 'ود'وں میں ہے

وید کتاب یا اسم تیرا بھی ہیں ہے ترکہ جس بھی نہیں خود کو جو بات سے مہرا رکھنا دھیرہ بھی نہیں

اوان یا ۔ بھی وہ سب وہ کشتی یا رام یا عدا بھی نہیں

اس نا شروع وسط یا آخر کچھ ہیں ہے وہ ۔ گے نہ پاتی

قاضی تھے کتیب قرا پڑت بسید ہرا
وہ ہجر تو کھانا جالی ماترا لگے نہ لانا
نادی بادی پڑھنا گھنا بہہ چسترائی کینا
کیر کیر سو پڑے نہ پرے نام بھکتی جن پینا

۱۰۳۔ اودھو قسمت نہ تھی پار

رنگ ناز کہے وہ رہا بھوت کہے بھکاری
یہ تے تو نگہ پھل نہیں لگے چند نہ بھون نہ بھو
پتھر شکاری سے جنگل میں سسٹو صدر رہا جھولے
رینڈا روک بھیا میا گر چوں دس پھوٹی ہاسا
تین لوک برہانڈ کھنڈ میں دیکھے اندھ تماسا
جنگل میں وہ میرا دیکھے نہ بھون مکت ڈوسے
گوجا بیان دیں پر کاسے ان جہاں ہانی بھسے

قاضی قرآن اور کتاب کی بات کرتا ہے پنڈت وید پران کی

لیکن وہ اکثر تو دکھائی ہی نہیں دیتا اس پر ماترا بھل نہیں لگتی

دودھ کی 'بگ سنا' بتاتا پڑھنا غور کرنا سب ترک ہیں میں نے کر لیں

لیکن کیر کہتے ہیں کہ مضمون سے نام کی بھکتی کو بیانا دی قزاقے فکر میں نہیں پڑے

۱۰۴۔ بیکے ہوئے فتح قدرت کے میں مرے ہیں

وہ بھکاری پر کرم کہے سے رہا ہناتی ہے وید و شاہ کو بھکاری

دیکھو تو رنگ کے درخت پر پھل نہیں لگتا در چدن کے درخت پر پھول نہیں ہوتا

پھل کا شکاری جنگل میں گھوم رہا ہے اور شیر سمندر میں جھولا جھول رہا ہے

موک نہڑ کا درخت حمد و صندل بن گیا اور اس کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی ہے

اندھ تینوں دنیاؤں اور ساری تخلیق کا تماشہ دیکھ رہا ہے

سڑ سمیڑ جیسے بڑے پہاڑ کو پار کرتا ہے اندھ تینوں دنیاؤں میں آزادی سے گھومتا ہے

گو نگا دیوی وروہانی علوم کی سترج کیر رہا ہے اور وہاں زبان ہوتا ہے

ستیہ لوک (مقام حقیقت)

۱۱۔ بھاری اپنے صاحب کی جن بے جگت بستائی
ان کی شوبھا کہہ بد کہیے موسوں بھی نہ جانی
بن جگت کی جہنم اجاری سو در سے وہ دیا
نرتے جنس کرے کو توں وہ می بند کہ سبھا
جھلکے پرہ بان مان مدھ مانتے چھتہ بد جے
کوٹ جہ کو چند نہ کہم یک پھر میں چھتے
کر کہہ ہنس جے مکھو بے تب ہنس سکھو بے
جنس من جن دھو بہتی سو جنوں مکھو بے
چوڑ وک وید کا منڈر تندرنگ ہا ہا ڈانی
وک بیہ حس بھدا ہٹتے وہ لوک سدھانی

۱۲۔ میں اپنے ملک کے صدائے جنوں نے یہ سنا ہے

ان کی زبان کی تابیاں کس طرح کروں محمد سے ہونیں پاب ہے

وہ ایسے زبانی طرح سے میں خوشی کے جہر دشنے سے

ہنس میں تان نثر لوگ اس دت صلی کے قویہ و کر میں سوتے ورتا کہ مستقیم

اس کا کل طرح طرح کی چمک دکھاتا ہے اس کے سر پر جت ہے

اس کے ایک معمولی دینے میں کروڑوں سورج چاند اور سب سورجوں میں

جب وہ ہنس کر اپنے منہ سے بولتا ہے تب مرگتے وہ حتمی ت

جس نے سوچ کر سمجھ لیا ہے کہ وہ اسی کا جنو ہے وہ نہنگ میں رہانی پاتے

وید کا پھیلاؤ چند عالموں تک ہے اور ان میں کال بھی وقت کا راج ہے

جنھوں نے اس عالموں سے آگے بڑھ کر بندشیں پائی ہیں وہی اس کی دہاس بھیجے

وہ جو اسی جیو صتو نہر سا کھی سبہر نہ پانی
بہر کہ سنو جو وہو آگے گھوڑ بچا را
یوت بد عم بدستے پکے کر کم کی پی را

۱۳۔ میں موت پانے پانی تیا مرٹ کون آتپ ن
تہ موت گل بہ پھو تیا موت گرہ نہر مولا
تیا موت وہا وید تیا موت سبہر بہ کھید
تیا موت پنڈ نہر پا سو بادھو دھن نہنگن کا سو
تیا موت کورو بہ چیل گپ گپ نہتھ دھید
لوگت کی گت کی کہوں جاکے گا وہ عطاؤں
گھو دھینا پیکھا کا کہہ بیجے ناؤں

۱۴۔ جو اسی ناکہ جانہ رہیں وہ سا کھی سبہر پانی نامی طہیں ہی نہیں
بیر پکتے ہیں کہ اسے فقیر سنا اور آگے سوچو
نکل رہے ہیں کہاں سے یہ سوتے وگس کر گئے یا ترکیب سے بولے

۱۵۔ جو پانی ہے وہ ہے سے کس قوت تخلیق نے پیدا کیا

وہ ہل جہ ہے جولی وہ نہ عمل ہوتا ہے نہ لطف

وہ شمع وید بھی میں ہے وہ آواز جس علم بھی نہیں

اس کا نہ جسم ہے جسے ہائیکل نہ وہ زمین ہے آسمان

وہ نہ گورہ ہوتا ہے چید وہ نہ فنی ناریتی یا شنگل رستہ بھی میں ہوتا

اس کا جسم وک وک کی باتوں جس کا کوئی نہ فواید تھا میں ہے

اسے صحت کے جیو ہی دیکھ ہے کیا کہ کر اس کا نہ صفا

جو کون کوئی ستیہ کا لٹکا سو ہم کا چٹیا
اور نے کٹ کر تھا کے پیر کال گھر جان
سورہ سنگھ کے آگے سرکھ جن جگ موہن چٹایا
بکے کبیر آدی کے ہاتھ یہ بھید نہ پایا

۱۔ چلا جب لوک کو سوک سب تیا گیا
بھنگ جیوں کیٹ کو پلٹ گئے کیا
چھوڑنا سوت ملکوت کو پسین
اند کبیر جنہ ارجھ کو نرتیہ میں
چھوڑ پلٹ کو ہنس آگے چلا
جیوت پر کام میں نہ کہ نشتو کو
اکھ رنگی کرے بید جہ استی
ہنس کو روپ ست گورو بنائی
آپ ہم رنگ دے سے ڈائی
دشنو کی ٹھ کری دیکھ جانی
دیو تیشیس کو نامک رہ پائی
شونہ میں جیوت جگ جگائی
آپ نہ بے ہوا بے مٹائی
تینوں دیو کو ہے پستائی

نر کسی میں حقیقت کا ایک ذرہ بھی ہے تو وہ ہمارے یقین کرے گا

دوسروں کو کرڈیوں کو کشش کر کے تھکے پر مٹی مقام دے گا اور اسے کال کے گھر جانا ہوگا
سورہ سنگھ خاملے کے آگے بھی قادر مطلق میں جنھوں نے مجھے بھیجا ہے
کبیر یہ بنیادی بات کہتا ہے اس کا بھید وہی دل نے بھی نہیں پایا ہے

۲۔ ست گورو جب سارے غلوں کو چھوڑ کر اپنے مقام کو چلا تو اس نے ہنس کا روپ بنایا

جیسے بھونے نے کیرٹے کو پڑ کر اپنے جیسا بھنورا بنا دیا ویسے ہی اس نے اپنے مہر کو بنایا
وہ ناموت اور ملکوت کی منزلوں کے پار دشنو کے دربار میں پسین
جہاں اندرا کبیر ارجھ وغیرہ میں تیشیس کو روڑ دیتا ہے
بیکٹھ کو بھی چھوڑ کر ہنس آگے بڑھا جہاں مقام نفی میں تھی ہے
اس تھی میں ہے عصری حقیقت کو دیکھ کر وہ بے خوف ہو گیا
چندوں دید میں لکھ نرنجن کی حمد کرتے ہیں اور جو یہاں دشنو ہمیش کے دالہ میں

سات تنکاری چودہ پار تھ پھن پھن نرتاوسے
چار انش جن سمکھ بجاری سو جنون سکھائے
چودہ لوک ہیرم چودہ تنہ نگ کال پیرا
نامکے آگے جوت نرنجن پیٹھے مسن منھارا
سورہ کھٹ اچھر بھگوانا جن یہ سرٹی اپانی
اچھر کا سرٹی سے اچھی اپنی ماہنہ سسوانی
سترہ سنگھ پر دھرمپ جیاں شیدائیت بنیے
نرتے سکھ ہو جہ سو بھال ہد باجا پاسے
نامکے اوپر پریم دھام ہے مرم نہ کوئی پایا
جو ہم کی نہیں کوڑ مانے نا کوئی دوسرا آیا
ویدن نامک سب جو رتھے پریم دھم ٹھہریا
پھر پھر بیٹے آپ چٹ بھوسے وہ گم کا بونہ پایا

سات تنکاری اور چودہ پہوایں ہیں جو طرح طرح سے کام کرتے ہیں

نر وکوں نے اس نامک کے چار انش یعنی روپ سمکھ لیے وہ نامک سے آزاد ہو گیا
چودہ دیو تیشیس اور ہر چودہ نامک کال ہی وقت کا پھیلاؤ ہے
اس کے آگے تھی کی صورت میں نرنجن پیٹھے میں شونہ جن میں کے مقام پر
سورہ کلائی اور چٹاوی نرنجنوں کے جھونے یہ مخلوق بنائی ہے
اسی تخلیق سے لافانی خلاصی وصف پیدا ہوا اور اسی میں گویا

سترہ اصسامات وغیرہ سے پرے چراغ ہے جہاں لافانی تھک موجود ہے
وہ طرح طرح کے برتاؤ کرتا ہے وہ خوبصورت جگہ ہے جہاں اہند کا ساز بجاتا ہے
اس کے بعد ہی سحری منزل ہے جس کا بھید کسی نے نہیں پایا

جو ہم نے کہا کہ کوئی دوسرا اس دنیا میں نہیں آیا ہے کوئی نہیں مانا
دیدوں کے کہنے میں بھی لوگ الجھ گئے در پریم دھام میں سحری مقام کا تیرہ کر لیا
لیکن وہ حوزہ کو ہوتا رکھ کر چاروں طرف پھرتے رہے وہ مقام نہ پانکے

مرت سے بھینٹے کے بعد کوٹیک
شونیک کے میں میں پکڑ بیٹھک جاں
نور مقام پر ہنس جب ہینیا
تہاں تہ ڈوری مقرر جیوں گی
بھگے تندے پھند سب چھوڑی
ہسنی ہنس سب گائے بھگے کے
لیک ٹیک بھگے سے تم آئے کے
پڑکھنے جب درس دینا ہنس کو
پیش کے روپ جب ایک سو کیسی
پہپ کے دیپ بیوی بھوجی کے
پہپ کے سہرا ہنس اور ہنس
دہیں بہر دامن دیک بھگت کی

مرت سے مل کر شہ کی سڑھی پر چڑھ کر جو ملک کے لکھوئے کی طرح ہے
شونیک یعنی ملی کے درمیان عمدہ جگہ ہے جہاں غیب ہاں کی مہمبت
جب نور مقاموں سے ہوتا ہوا ہنس وہاں پہنچے تو سج بھگے کے تہاں
وہاں مضبوط ڈوری موجود ہے جس پر چڑھ کر ہنس ہڈیاں تھپتھپاتے
پھر اسے خوشی ہی خوشی ہے ہر تکلیف مٹ جاتی ہے درود ست لوگوں سے بہتر ہے
وہاں رہنے والے ہنس اور ہنسیاں گا بجا کر راج سنگار کر کے اسے لینے آئے
کہنے لگے کہ تم مدتوں پکھڑے رہے کے بعد بے ہوش ہو کر بہت سے گھسے لے رہے
جب پڑکھنے کا اور مطلق نے دیدار دیا تو ہنس کی جنم مہم کی یاد دور ہوئی
اور پڑکھنے سے پلٹ کر جب اپنے روپ میں ڈھال لیا تو جیسے سور سورج اُگل آئے
جب ہنس نے تند کا سم پایا تو اسے گل میں مروت پیتے لگا
اور ہنس اور ہنس کو بھوؤں کا مہرا پہتا کر خدا نے ان کے سر پر چتر قائم کیا
وہاں بند کے گہرے اہل چھا گئے اور بہت سی بھلیاں طرح طرح چھینے لگیں

حق پرست سویت نور دھسے بھگوان
چار مقام پر کھڈ سورہ کہیں
اند کے پرست ستھان چمت کو
ہنس اور نور دے در میں رنگیں
تہ سو کے ہنس کی کون ہما کیوں
مک کہیں ہے مالک تہ میں جڑے
چمت کے پرست ستھان سوہنگ کا
نور کا مک در نور کی بھوم ہے
کرت بھو نور سے رنگ
ہنس جب جات عت میرا دید
پرست سوہنگ کے شہت جی بک
روپ کر۔ حق سے روپ ال کو

ن سے ملی سے کھجور کے ٹکڑوں میں اور تہ کی سے ن کے مقام پر پہنچے
در مقام اور چار سورہ میں ہنس کے بعد اندھے کا سر اٹھاتا ہے
اندھے کے پرست جنت میں روپ تہ کی کا مقام ہے جسے ہنس نے ہا کر دی
میں ٹھہر گیا۔ اور درود میں خود راہی کر خوشی من رہے ہیں
اس وقت کے رنگ کی کیا تعریف کروں اس کا جسم بہت ہی بہ نور ہے
اس جگہ سوک کے محل سے ہیں جس میں جو امرت جڑے میں اور دھانی کلس چھایا ہے
چمت سے بھی آگے سوہم یعنی "میں دروں" کا مقام ہے جہاں پھنسی ہنس رہتے ہیں
دوسرے اور کی رہیں ہے اور یہی حمت ہے کہ سب دکھ بھاگ جاتے ہیں
دوسرے جھوسوں کا مقام ہے وہ سوہم کے ساتھ طرح طرح کی تفریح کرتا ہے
بند ہنس کا مقام ہے چھڑا کر اور چھوڑ کر کے آگے جاتا ہے
سوہم کے بعد شہرت رونا کا مقام ہے جہاں ہنس ہر بار ہنس جیوں کو دیکھتے ہیں
ان کا بیوی حسن کے خرم سے بنا ہے وہ عجب نور بے مثال ہے

ہر تہہ ترک سو رنگ کی کھائی امرت بچن بولے پھل باقی
اس سکہ جبرے گھرن منہ کیس کبیر بچائے
ستہ بہد کو جاں کے استقر بیٹھے آئے

۲۱ تو صورت میں نہار اند کے پارا ہے

تو ہر دے کوٹ پکار بہ نہیں ہمارا ہے

پہلے دھیان گھرن کا دھارو صورت نہت من پون چارو

سوہیلنا دھن نام اچارو تہہ مست گورو دیوارا ہے

مست گورو دریں ہونے چاہئی وہ دریں تم کو نام چستانی

سرت بہد دوو بھیہ بتائی دیکھ سکھ کے پارا ہے

مست گورو کردہ شست پیپا اند سکھ بے حد میدانا

اسکا واس تہہ روپا تھا نا اگن دیپ سرورانا ہے

وہاں ترک سو رنگ یعنی جسم و رجنہ دینے کی سیں ہیں سبھی دگ سنگی بولے بولے ہیں

کبیر سمجھا کر کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں ایسا آرام ہے

وہاں ستیہ شہ کو جان کر استقلال کے ساتھ بیٹھے ہیں

۲۲ تو نہ نکلیں کھوں کردہ صورت دیکھ جو دنیا کے اندھے کے باہر ہے

تو دل میں سوچا سمجھنے کہ ہمارا مقام وہاں ہے

پہلے تم گورو کا دھیان کرو ورنہ سرت یعنی دھیان اور نہت یعنی متفرق کی جو ادل کو رو

خوبصورت نام زبان سے ادا کرو تو نکلیں مست گورو کا دیدار حاصل ہوگا

جب نکلیں مست گورو کا دیدار ہوگا تو وہ نکلیں مہلی نام کی پیپا کر میں گے

وہ شربت اور شہد کار نہ بتائیں گے یہ جاتی ہوئی سوہ کلاؤں گے گے کی بات ہے

مست گورو کی نگاہ ہر سے وہ وسیع میدان جو اندھے کی چوٹی پر ہے یہاں رہتا ہے

اسکا مارگ کے بیرو وہاں مقام کرتے ہیں وہاں انگ کا دیا ہزار ہیں رہتا ہے

میں احمد دیپ پیپوں کی ہے تہہ اجرو پرکھ کے درس پاسے
سو کہہ کبیر ہر دن لگائے یہ ترک گورو نام نہ جائے

۲۳ مدد است موت تہہ ٹھاؤں سننے رچت امر پور گاؤں

جنہو روگ تنوں نہیہ کوئی مدد اند گرت سب کوئی

سورج چند دوس تہہ راتی برن بھیہ نہ جت اجاتی

تہو جرا من تہہ ہون کر خود کر پڑا سب کوئی

پیپ بحال مدد اجیانا امرت بھوجن کرے ادا

کایا سندھ کو پروانا اوست بچے جم کھوڑس بھانا

یا ایک جہنا اجیانا شوکت چکر اوست جو تارا

۲۴ جنہو یونیا ہیں جو من چار گھران جو ی ہیں

سوہ مہر سوہ ر بوجھ نہ چوے رنگ اور دجا

میں لگائی چراغ وہاں جا پہنچا اور لگائی پرہ پرکھ کا نظارہ کیا

کھوں نے یہ کوئی سے سا کر کہا کہ تجھ پر ہرانی نہ کریں گا تو میرا ترک ادا نہ نام ختم ہو جائے گا

۲۵ جس جگہ صنت سنت کا موہ رہا ہے وہاں اور کا مقام ہے جہاں تہہ نہ نہیں ہے

وہاں کوئی دھم سے نہ دور نہکھیں ہمیشہ خوش رہتا ہے

وہاں نہ صورت سے نہ جہ نہ رات نہ دن وہاں ذات و ورورن کی تفریق نہیں ہے

وہاں نہ نہا ہے نہ موت نہ ڈبہ ہستہ کھیتے رہتے ہیں

وہ بچوں کا گھر ہے جو ہمیشہ رتن رہتا ہے مول کی غدا آب جوت ہے

ہر یرکھ کے صمد جو بصورت ہے مثال ہے جیسے سوہ سورج نکلے ہوں

ایک سید مسس اوپر ڈھانچا ہے وہ اونچی نہ تہہ سے کی طرح دکھائی دیتا ہے

۲۶ جس جگہ مست ٹھہر خوش ہو گئے ہیں وہاں چار سو کوں تک

نکلیں گے نہ کے اوپر سید حنر رہتا ہے راج اور فقہ میں امتیاز نہیں ہو سکتا

مشتے سار سن کھلائی سار بھنڈا ریاو کے ماہی
 نیچے رچنا جاہ رچائی جا کا سکل پاسا ہے
 ستویں ست سن کھلائی ست بھنڈا ریاو کے ماہی
 نہ مت رچنا تاہ رچائی جو بہن سے یہ راہ ہے
 ست سن اوپر ست کی ٹکری بانٹ سگم باگی ڈکری
 سو پیچھے چلے پن پگ ری ایب کھیں اپا ہے
 پہلی چکری سادھ کھائی جی ہنسی ست گورو مت پائی
 بید ہم سب دیئے اورائی جی ترن بکے نیاد ہے
 دو جی چکر اگا دھ کھائی ست گورو سنگ درود کرئی
 پیچھے آں گئے سرنائی سو نہ آن پہ چلا ہے
 تہی چکری تھی کرنا مانج منیں سد گورو سم جانا
 سو منیں نہن آئے رہا نا کر م بھر م ج ڈا رہا ہے

چھٹی منزل سار شونید کی ہے، اسی میں ساری عیسیٰ کا بھنڈا ہے
 اسی نے نیچے کی منزلوں کی ساری تخلیق کی ہے اور اس کی توسیع کی ہے
 ساتویں منزل ست شونید ہے، اسی میں ست یعنی حقیقت کا بھنڈا ہے
 اس میں بغیر عناصر کے تخلیق کی جاتی ہے جو بہت ہی عجیب ہے
 ساتوں شونیوں کے اوپر حقیقت کا مقام ہے لیکن اس کا راستہ اسی طرح مشکل ہے
 اس میں وہی چل سکتا ہے جس کے پاؤں نہیں ہیں، ایسا عجیب کھیل ہے
 اس راستہ میں پہن چکر یا رازہ سادھی کھلاتا ہے اور وہ ست گورو اپنے خاص عہدوں کو دیتا ہے
 اس کے بعد وہیوں کا بھرم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور صفات سے بھی غلامی ہو جاتی ہے
 دوسرا چکر اگا دھ کا ہے جو پیچھے ست گورو سے دشمنی کرتا ہے
 بعد میں مرید اس کی پناہ میں جاتا ہے اور گورو وہاں آتے ہیں
 تیسرے چکر کا نام تھی ہے جس میں فیوں کو ست گورو جیسا مانا جاتا ہے
 وہ سنی یہاں آکرہ بہتے ہیں اور انھوں نے کرم کا بھٹکاؤ دور کر دیا ہے

سات سن بے حد کے اس سات سسکھ تنگی اونچائی
 تین سن لال کال کھائی آگے سست پسا رہا ہے
 یہ تھو اچھے ست ہے بھائی کینا کڑھ تنہا بہرئی
 جوگ ستاں پو چھو پائی دارا وہ بھرتا ہے
 دو جی سکل سن کر کائی مایا بہت ترن سن رائی
 نہ کوٹ کے نفس بھائی نہ مدھ مدھو سارا ہے
 تیسرے ست سن سو جی جی جا کا سینہ کینا گرا سی
 جوگ ستاں یا اوناسی گل تک چھب نکلا رہا ہے
 چوتھے ست سن اچھ کھائی سدھ برجم کے دھیا کائی
 آدیا یا سی سے آئی دیکھو درخت پسا رہا ہے
 پنچم سن اکھ کھائی تہ عدل منہ دان رہا ہے
 جن کا ست گورو پئے چکائی گورو عدل رہا ہے

بے حد کے درمیان ست حد یا صفر میں جس کی اونچائی ست سسکھ ہے سن کو مقام غنی بھی ہو سکتے ہیں
 تین صغروں یا منزلوں تک وقت کا بول بالا ہے اس کے آگے حقیقت ہے
 پہلی منزل بچے شونید ہے جہاں لوگ جینی روح اپنے گھر سے باہر آتی ہے
 وہ ست مسکے لوگ کو پوچھتی ہے کہ اس عورت کا فائدہ کون ہے
 دوسری منزل سکل شونید ہی تھی ہے جب نہ جن اپنی یا کے ساتھ موجود ہیں
 انھوں نے برج بند کے اندر ہی ام پوری یعنی منزل آخر کی نقل پر تفصیل بنائی ہے
 تیسری منزل ہا شونید کی ہے خاص مرل ہے جہاں بڑی کو ہما کال کھڑا ہے
 لیکن خدائے قدیم نے وقت کے گلے کو ناخن سے چیر کر نکالا کیوں کہ وہ ست لوگ کی مستحق نقلی
 چوتھی منزل اتھو شونید کی ہے یہاں پر روح کو اصل برجم کی شناخت ہوتی ہے
 یہاں آدیا کی علم کا جی پڑتا ہے اور نظر میں وسعت آ جاتی ہے
 پنچویں منزل کیل تو یہ ہے جب انصاف کرنے والا حاکم رہتا ہے
 جن کا صفت ست گورو کہتے ہیں وہی آگے جاتے ہیں باقی انصاف کے خواستگار نیچے چھوٹ جاتے ہیں

انور دھمی کے اوپر بھائی پر خروان کے نیچے تابی
 پانچ سنگھ ہے یاہ اونچائی ادبھت ٹھاٹھ پیارا ہے
 سولہ ست پست دیپ دھائی ستہ ست رہے تارہ کے ماہیں
 گادی عدل کبیر یہاں ہی جو بہیں سرورانا ہے
 پر خروان ہے انتہ اپارا نون صورت لوگ سدھارا
 ست پرکہ نون تن دھارا ست گورو منتن سارا ہے
 آگے ست لوک ہے بھائی سنگھن کوس تارہ اونچائی
 میراچا محل جڑائی ادبھت کھیل اپارا ہے
 اٹھ بیٹھے کھل بھواری امرت خرمی ہو رہی جہاری
 ہنساکھیل کرت تہہ بھائی اتہہ گھرے اپارا ہے
 تادمہ اور سنگھاسن گاہے پرکہ اشہ تہہ ادھک براہے
 کون سوروم اک لاجہ ایسا پرکہ دیدارا ہے

انور دھمی چکر کے اوپر اور خروان پر کے نیچے اسے بھائی
 درمیانی جتنے کی اونچائی پانچ سنگھ ہے 'عجب انتظام کو پھیدیا گیا ہے
 سولہ بیٹوں کے لیے دیئے جیسے گھر میں اس کے درمیان ست نام کا میٹا ہے
 یہاں پر بڑا انصاف کہنے والا ہے جو سب کا سرورانا ہے
 خروان یعنی رہائی معنی کا مقام لا محدود ہے وہاں نئی صورت ہے جو ہر بات کو سنوارتی ہے
 وہاں ست پرکہ نے نیا جسم اپنا یا وہ سارے سنتوں کے ساتھ گورو ہیں
 اس کے آگے ست لوک ہے جس کی اونچائی کئی سنگھ کوس ہے
 اس میں ہر جگہ میرے پتے اور محل جڑے ہیں وہاں کالا محدود کھیل عجیب ہے
 وہاں بارٹ باغیچے بھلواریاں کھلی ہیں اور مرت کی نہریں جاری ہیں
 وہاں ہنس یعنی پاک رو میں طرح طرح تفریح کرتے ہیں اور انہی کی دھن گو نعتی رہتا ہے
 اس جگہ بغیر سہارے کے سنگھاسن جما ہوا ہے جہاں شدہ پرکہ موجود ہے
 اس کے ایک ایک روٹنگ سے کروڑوں سورج شرما تے ہیں 'اس پرکہ کا ایسا دیدار ہے

چوتھی چکری دھن ہے بھائی جن ہنس دھن دھیان لگا
 دھن سنگ پہنچے ہمارے پاؤں یہ دھن بند بھارا ہے
 چھ چکری راس جو پکھی لینا ہے تہہ رو دھائی
 بد کوٹ ست وہاں کی راس بلاس 'اپار ہے
 ششم چکری بلاس کئی گات گورو سنگ عرت نہائی
 چھٹے دیب جگہ پائی پھر نہہ کھو اوتارا ہے
 ستویں چکر و نون کب نو کوٹن ہنس گریں تہہ جانا
 کات میں ہورہ کی کول مالو اندھکار ہیں راس
 اٹھویں چکر نورودھ بکھانا تھاں جو پہلی تانا نا
 جا کا م کبیر کجہ سو ستن ہر دھار ہے
 ایسی ایسی ہنس کروڑی اوپر تے رہی جوں پوڑی
 گادی عدل رہی ہر پوڑی ست گورو بند نوارا ہے

چوتھے چکر کا نام دھن ہے 'جن سالکوں نے دھن پر دھیان لگا
 وہ دھن کے ساتھ ہی ہمارے پاس آئے 'یہ دھن شد کے اندھے
 پانچواں چکر راس کہا جاتا ہے اس کے درمیان بہت حسین منظر ہے
 وہاں کے عیش و نشاط لافانی ہیں اور اس کے رنگ دانگنی ہیں
 چھٹا چکر بلاس کہتا ہے وہاں اپنے ست گورو سے محبت کی جانت ہے
 صم کے چھوٹے رنگ یہ مقام مل گیا تو پھر اس دہا میں آنا نہیں ہوتا
 ساتویں چکر و نون کہتا ہے وہاں گورو لوگوں کے کروڑوں سیٹے ہیں
 اٹھوے کجگہ میں 'یہ دکھائی جیسے اندھیرے کو اجالا کر دیا
 آٹھواں چکر نورودھ کہتا ہے وہاں جولا ہا جیساتا نا ہے
 جس کا م کبیر نے لیا ہے اسے سنتوں نے سر بریا ہے
 اس میں ہر کروڑی سی دنیا میں ہیں جو ایک دوسرے کے اوپر میر دھمی کی طرح ہیں
 وہاں انصاف سمیت ہے اگر کوئی غلام قاعدہ چھینکے ست گورو ساری بندش کاٹ دیتے ہیں

کوئٹن بھان ہنسا کو رو یا دمن ہے وہاں کی عجب نونیا
ہنسا گنت چند ہر بھوپا بن کر جنور ڈھلا رہا ہے
ہنسا کیل سنو من لائی ایک منس کے جو چت آئی
دو جہنس سمجھ پٹن جانی جن مکھ جین اپارا ہے
تہہ آگے رکھ ہے بھائی بڑکھ انا می اکہ کبائی
جا پہچے جا میں گے وہی کہن سنن تے نیار سے
روپ سروپ کچھ وہاں تابی ٹھور ٹھاؤں کچھ دیسے نامیں
عزمن حول کچھ درشت نائی کیسے کہوں شمار ہے
جائید کر یا کو میں مرا میں لگے رگ پڑے تاجی
من پڑے رگ نامی حب پاوے دیہ راسے
یہ کہی مکھ کہا جانے تاجہ یہ کہ چٹا عمن
وہو گئے حو گئے کئی سیسی میں چار اسی

جنسی جس آئے انہیں کھوڑیں بھات سوچتے چاہیں
 پگ بین ست قہہ کچھ دیتے بیدھت ہے مجھارے
 تا پر ہم محل ک نیار سنگھن کوٹ تا سو بستار
 یا غور ویش مت دھارا ادھر ہی پسینے قوار ہے
 موتی محل اور بین چورا سیت من تنہ جنس پگور
 سہس سور عجیب جنس جور ایسا روپ ہمارا ہے
 دھ سنگھن جنہا مائیں ارجن سور سوم ہم نامیں
 جنس ہر مہر چنور ڈلائی ایسا اگم اپا ہا ہے
 دھری ویر دھ دھری سنگھن سنگھ تا سو اوچوئی
 جھلمست سب لوگ کہ فی جھلم جھلم سا ہے
 زبا پیچھے جھلم کاری رتن جڑے ہات اور ڈری
 موتی محل در رتن لاری پر کہ پیسہ پدھار سے

ہنسون کا روپ کروڑوں سورجوں کی طرح ہے اور وہاں بے مثال دُھند بھرتی ہے
ہنس بادشاہ کے سر پر چنور ہلاتے ہیں اور بغیر ہاتھ کے ہلاتے ہیں
ہنسون کا طریقہ دھیان دے کر سلو ایک ہنس کے دل میں جو کچھ آتا ہے
دوسرا ہنس خود بخود اسے سمجھ لیتا ہے اور بغیر منہ کے بات کرتے ہیں
سے بھائی اس کے آگے نہ لوک جی عالم نفی ہے وہاں انام پر کھ موجد ہے
اسے وہی جان سکتے ہیں جو وہاں پہنچتے ہیں وہ کہنے سننے سے ماوراء ہے
وہاں صورت و شکل کچھ نہیں ہے ذوق بگیا تھا دکھائی دیتا ہے
وہاں کا عرصہ یا طول بھی نہیں دکھائی دیتا کیسے اس کا شمار بتاؤں
جس پر مالک مہر دتی کمریں گے وہی اس آسمانی راہ کو پائے گا
اور میں چلتے چلتے جب متا ہوں یا کھپ بیت جائیں گے تب اس کا دیدار
اے کبیر یہ زبان سے کہ میں جاتا - کائنات پر نکھ جا سکتا ہے
یہ ایسا ہی ہے جیسا گونگے نے گڑکھایا مودرتا سے سے بے تک جو

بنتیں اور بنسیاں اس کی کرتی آتے تھے جس اور سولہ سو رج وہاں گھومتے ہیں
یہ سے ست ہندو اٹھاپے در دل میں گھر کر جاتا ہے
اس پر ایک برائے محمد و محل ہے جس کا پہلا ذکر دروں سنگھ کو اس ہے
اس میں باغ ورامت سے بھری، دیہاں میں اور بغیر سہارا چنے والے فوارے
میں موتیوں کا بنا ہے اور اس میں ہیروں کا چمک ہے وہاں سفید بنس اور چکوریوں
منوں کے حوڑوں کی ایسی خوبصورتی ہے کہ ان میں ہزار سورجوں کی ضیا ہے
اور ان کے مومن سنگھ اس پر ظہر مانگ ہے جس کی پرہیزی اور چل سوج چاند نہیں کر سکتے
اس میں بنس میرے کی خوش دانہ پنور چار ہے ہیں وہ ایسا ذکی خان ہے
وہ عجب سہارا مقامات کے دیر ہے اور اس کی اونچائی سنگھوں سنگھ کو اس ہے
اسے وہ جھلملٹ ہتے میں کیوں کہ وہ پوند کا پوند، جھلملٹا رہتا ہے
اس کے باغ اور باغیچے چھل کرتے ہیں ان کے ہتھوں اور سناخوں میں جو بہت جھٹے ہیں
موتیوں کے محل اور جواہرات کے بالافاسے ہیں جہاں ہے جسم پر کہ موجود ہے

ہی دیکھ اجیانا گم گھر دیکھے
کھل گئے بندہ کوڑ پرکھ سوں بھینٹے
صاحب سنگھ ہوئے بھلکتی چت لائے
من بیک سنگھ منس درس تنہ پائے
کبیر کبیر ۷ سنگھ بھاگ نہ پائے
گورو سنگھ نہ لائے ہنس چل جائے

کرتا استھان (مقام خالق)

۲۵ سنتو یوگ ادھیاتم سون

ایکے برہم سنگھ گھٹ بیاپے دوتیا اور نہ کوئی
پر تم کل جہاں گیاں چاروں تنہ گنیش کو واسا
ردھ بدھ جاں شکتی آپسی جپ تے جوت پکاسا

ایسا عجیب مکان دیکھو جہاں چرخوں کے بغیر روشنی ہے
شہر کے دروازے کو کھول کر پڑکھ سے لگاتار کرو
مالک کے سامنے جا کر اس کی حقیقت دل میں لکھو
اسے ہنس تم جو اہرات کے درمیان ان کا دیدار کرو
کبیر کہتے ہیں کہ یہ عیش لوگوں کی قسمت میں نہیں ہے
لیکن تم گورو کے ساتھ رہ کر ان میں حقیقت رکھ کر وہاں جا سکتے ہو

۲۵ اسے سنتو یوگ کا روحانی علم ہے

ہر جگہ ایک ہی برہم چھایا ہوا ہے دوسرا کوئی نہیں ہے
پہلے کل میں گیاں کی چار بیکٹریاں ہیں وہاں گیش کی رہائش ہے
روحیاں سدھیاں یعنی معجزات ان کی پوجا میں محو ہیں اور جپ کی روشنی ہو رہی ہے

۲۴ صوبت سرور نہاسے کے سنگھ لائے
درہن مسجد نہار سنگ بر لائے
پلا ہنساست لوک بہت دکھ پائے
پرس پڑکھ کے چرن ہنر نہ تھے
امرت بھوجن جہاں امی پھو اسے
مکھ میں سیت قبول بد نہ لائے
بہپ انوپر پاس ہنس گھر پیسے
امرت کپڑے ڈھ مکت سر دیکھے
وہ گھر بہت اتھ ہنساکھ پیسے
بدن منوہر گات نہکھ کے پیسے
دوتی بن شس بن ایک سو پیک بلانچے
بن کرتال بجائے چرن جانا پیسے

۲۴ صوبت کے تالاب میں نہا کر ہم خوشی کے گیت گائیں

شہ کے آئینے میں دیکھ کر سر پر تک لگائیں
اسے ہنس ہم نے یہاں بہت دکھ پائے ہیں اب ست لوک کو چلیں
وہاں پر ہم پڑکھ کے پاؤں چھو کر پھر واپس نہ آئیں
وہاں امرت کی غذا ہے اور وہاں چل کر امرت پیئیں
منہ میں شہد کا سفید پان سے کر اس میں محو ہو جائیں
ہنسوں کے گھر میں بے مثال بھول کی خوشبو میں
امرت کے کپڑے پہن کر سر پر مکت لگائیں
وہ مقام بہت راحت بخش ہے اسے ہنس اس کا تجربہ کرو
پرہ پڑکھ کابے مثال من دیکھتے ہوئے زندگی گزرو
روشنائی یا مہا کی کے بغیر کھاٹ والی کتب پر مہو
غیر ہاتھوں کے تالی بجاد اور غیر پیروں کے ناچو

سرت کل پرست گورو بولے سج جاپ جپ سوئی
چھ سے اکٹیں جپیں جپ لے بوجے اچا کوئی
بھی گیان کو کوئی بوجھے بھید اگو جو بھائی
۹. بوجھے سو من کا پیکھے کہ کبیر بھائی

۲۶۔ دس گن گچھ میں اجر جہرے

بن باوا جھنکار اٹھے جنہ کچھ چست جب دھیان دھرم
بناتال جنہ کل پھلانے تہہ پڑھو بہت کیا کہے
بن چندا اجیاری در سے جنہ تہہ جنہ نظر سے
دسویں دو سے تری لاگی کچھ پکے جا کو دھیان دھرم
کال کراں بکٹ ہر آوے کام کر دھم مدو بوجھ

شرت کل پرست گورو سج جاپ جپا ہے

وہاں چھ سو اکیس ہزار لوگ جاپ کرتے ہیں یہ کوئی نرک ہی حالت ہے
اس گیان کو کوئی کوئی ہی سمجھتا ہے یہ ناویدہ اسم دہے
اسے دل کی تگھوں سے دیکھ کر سمجھ جاسکتا ہے کیسے یہ سمجھ کر کہتے ہیں
اس شہد میں من کلوں کا ذکر ہے انھیں یوگ لوگ جسم کے اندر ہی مہتے ہیں۔ متوجہ

۲۶۔ گنیتوں کی (یا آسٹن کی) گچھا میں برابر دس برس رہا ہے

وہاں بعیر اس کے جھنکار شکتی ہے وہ دھیان دھرم نے یہ سنا دیتی ہے
وہاں تالاب کے بغیر کس بھوسے میں اور ان پر میٹھ کر ہنس موج کرتے ہیں
بغیر چاند کے روشنی ہوتی ہے اور یہاں وہاں ہر جگہ ہنس نظر آتے ہیں
انکھ پر کھ جس پر جہریان ہوتا ہے اسے دسویں دروازے کی تالی مل جاتی ہے
وہاں بھی تک موت پاس نہیں آتی، شہوت، غصہ، غرور و رالچ میں جاستے ہیں

بکیر و چاندی

کھٹ دل کل پریم کو داما ساوتری سنگ مسیوا
کھٹ ہسہ جہہ جاپ جیت میں ندر بہت سب دیوا
کھٹ کل حیدری سنگ کشی تہو سسیوک پون
کھٹ ہسہ جہہ جاپ جیت میں ہنگو آوا گونا
دو دس کل میں شیو کو دار گر جاشکتی س رنگ
کھٹ ہسہ جہہ جاپ جیت میں گیان مروت لے پارنگ
کھٹ دس کل میں جو کو داسا شکتی او دیا جاسنے
یک ہسہ تہہ جاپ جیت میں ایسا بھید کھاسنے
بھنور گچھا جنہ دونی دل کلا پریم ہنس کر داسا
یک ہسہ جاکے جاپ جیت میں کرم بھرم کو داسا
ہسہ کل میں جھل مل دسیو آپ ہی بسے اپارا
جوت صورت کل جگ بیانی اچھے پکے ہے پیارا

جھ بکھریوں کا کل مرہ کا مقام ہے جہاں ساوتری ان کی خدمت میں ہیں

در کے ساتھ چھ ہزار دیوتا وہاں جاپ کرتے رہتے ہیں
- بڑے شکر دیوں والا کل دشو، کشی اور ان کے خدمت گزار پون دیو کی جگہ ہے
دس چھ - ایسے لوگ جاپ کرتے ہیں جو جنم اور موت کے چکر سے چھوٹ گئے ہیں
ان بکھریوں کے کل میں شیو کا مقام ہے جہاں وہ پاروتی کے ساتھ رہتے ہیں
وہاں چھ ہزار صورت کے مایہ جاپ کرتے ہیں

سود بکھریوں کے کس میں روح کی جگہ ہے: وہاں علم اطل کی طاقت حاوی ہے
بھید جاسنے واسے کہتے ہیں کہ وہاں ایک ہزار لوگ جپ کر رہے ہیں
ندر کی جگہ میں جہاں دو پنکھڑیوں کا کل ہے پریم ہنس کا مقام ہے
اس کا جاپ جپنے واسے یک ہزار میں وہاں سارے کرم اور بھرم مٹ جاتے ہیں
ہزار پنکھڑیوں کے کل میں وہ لافانی خود ہی پروردہ ہو کر متمکن ہے
وہ مہر پاؤں ساری دنیا میں سما ہے پیارا لافانی پڑکھ ہے

کرتا پر اپنی سادھن (حصولِ خدا کے ذرائع)

۲۸۔ گیان کا گیند کر سوت کا دندہ دھکیل چرنگن میدانِ مابنی
جگت کا بھرنا چھوڑ دے بالکے آئے جا بھیکھ بھگوند پانی
بھیکھ بھگوند کی شیش ہما کرے میں کے میں پر چپ ڈانے
کام دل جیت کے کل دسا مودھ کے برہم کو بید کے کرودھ ماس
پدم آسن کرے پون پر پچے کسے گلن کے پل پر مدد جانے
کیر کیر کوئی مست جن جوئی کرم کی رکھ پر میکھ ماسے

۲۹۔ دوسرے چلے سو بھاؤ سیتی ناچھے سے اٹھ آتا ہے

بک سنگھ پنکھ تین، دہی سکھ سے جوئی پاتا ہے
پورک کرے کنبھک کرے ریگت کسے جھوٹا ہے
تی بک کیر، یہ بھولنا جادی بھول کرے پچھتا ہے

۳۰۔ گیان یعنی معرفت کی گیند در سوت کا بٹا ہے کر میدان میں جوگان کھیں

دنیا کا بھٹکاؤ چھوڑ دے، اسے پچے خد کے بیوے کے پاس پہنچے
مں بیوے کی شیش ناگ تعریف کرے جس استیش گے کے سر پر اس کا پاؤں ہے
خواہشات کی فوج جیت کر اندرونی کس صاف کرے برہم کے پاس جا کر غشت کو ختم کر
پدم آسن پر بیٹھے سانس پر قابو کرے آسانی تین سے شہوت کو ختم کر دے
کیر کہتے ہیں کہ اگر کوئی سنت ایسا کرے تو غشت تقدیر کو مٹا دے

۳۱۔ انسان کے فطری طور پر دوسرے چیتے ہیں اور وہ ان سے ملے جین و پر کو اتے ہیں
ورمیان میں انگلا پنکھ سسٹنا تین بڑی شریانیں ہیں جو وجودِ طبیعت سے غذا لے کر دیتی ہیں
سانس لینا، روکنا، اور نکالنا جسے پورک، کسک، اور ریگ کہتے ہیں ان سے مراد خواہش ہے
کے کہ یہ بھولا، تمدد شدہ متواتر ہوتی ہے اسے بھوے پر آدمی پچھتا ہے

تجلیں تجلیں کی ترش کھانی کرم بھرم اٹھ دیا دھڑے
کہے کہ سنو بھی سنتو، وہ جو کہوں نہ م سے

۳۲۔ مو کو کہاں ڈھونڈھے جو بندے میں تو تیرے پاس میں
تاس بکری تاس میں بھڑی تاس میں چھری گنڈ اس میں
بہیں کھال میں نہیں پونچھ میں ناڈی نا ماس میں
تاس دیول تاس میں مسجھ نا کبھے کیلا س میں
نا تو کو ڈا کیا کرم میں نہیں جوگ، بیراگ میں
کھوجی ہووے تھرتے ملوں پل بھر کی تلاش میں
میں تو وہاں شہر کے باہر میری پوری ماس میں
کہے کیر سنو بھائی سادھو سب سانسوں کی سانگی میں

نئی کئی نیگوں کی پیاس وہاں بکھ جاتی ہے، مں بھرم گناہ نکلیں سب سٹ جاتی ہیں
کیر کہتے ہیں کہ اسے سنتو سنتو، وہاں پر سب لافان ہو جاتے ہیں کبھی نہیں مرتے

۳۳۔ سے سب تو بھگے کہاں تندر کش کرتا ہے میں تو تیرے پاس ہی ہوں

میں بکڑی، بھڈ، چھری، گنڈ سے میں ہیں ہوں
میں، قربانی کی کھال میں ہوں نہ دم میں نہ پاؤں یا گوشت میں
میں، مندر میں ہوں، مسجد میں نہ کعبہ میں نہ کیلاش میں ہوں
میں کسی طرح کے کر یا کرم کے مہوم میں نہیں ہوں نہ جوگ، بیراگ میں ہوں
مگر کون تو حق مجھے غلام کرے تو میں فوراً اسے پل بھر میں ملوں گا
میں شہر کے، ہر وقت کے اندر رہتا ہوں یعنی پوشیدہ ہوں
کیر کہتے ہیں کہ سادھوؤ سنو، میں سانسوں کی سانس میں رہتا ہوں

مول کنول دل چتر کھاؤ چاہ کنگ گل رنگاؤ
دل گنیش تہہ رو پا کھاؤ ہر دہر ہر دہر دلا رہا ہے
سواد چکر کھٹ دل بستہ ہر دم خوشی رہا ہے
انٹ ناگنی کا سر مارو تہاں سفید اونکا رہا ہے
نا بھی اشد کمل دل سہا سیت سنگھ من و شونہ براہا
جاپ ہرنگ تا سوکھ گاجا کشی شیشو آدھارا ہے
دواوش کمل ہر دے کے ہاں رنگ گور سیدو وہاں لگاٹی
سوم خد تہاں دھن چھائی تھن کر جے جے کلا ہے
دل کنول کھل کے ماہی تہہ مدھ بے اودیا پائی
ہری ہر ہر ہا چنور ڈوٹی شرنگ نام اہانا ہے
تا پر کچ کنول ہے بھائی بگ بھنوا دوٹی روپ کھائی
بچ من کھت تہاں ٹھکرائی سو نین پچھو لا ہے

پہلا چار پنگھڑیوں والا کمل دیکھ کر بتاؤ وہاں لال رنگ کا کلنگ جاپ ہوتا ہے
وہاں گیش دیوتا کا قیام ہے من کی رزمی رزمی نامی ٹونڈیاں چنور جلاتی ہیں
اس کے بعد عمدہ کمل چھ پنگھڑیوں کا ہے جہاں ہر ہا اور سوتری موجود ہیں
یہیں جب کندھنی ناگن کو اسٹے میں تو اونکار کی دھن ہوتی ہے
ناٹ کے مقام پر آٹھ پنگھڑیوں کا کمل ہے جہاں سفید سنگھ س پر وشنو بیٹھے ہیں
وہاں پر ہرنگ لفظ کا جاپ ہوتا ہے وہاں کشمی ہیں اور شیش ناگ نیچے ہیں
دل کے مقام پر بارہ پنگھڑیوں کا کمل ہے وہاں گوری کے ساتھ شیوجی بیٹھے ہیں
وہاں سوم کا جاپ ہوتا ہے اور شیوجی کے خدمت گار یعنی گن ان کی ہے ہوتے ہیں
گلے کے اندر دو پنگھڑیوں کا کمل ہے وہاں اودی یعنی دیا رہتی ہے
ویشنو شیو اور برہما بھی اس کی خدمت گزاری کرتے ہیں اور شرنگ کا جاپ ہوتا ہے
اس کے اوپر فاکستری رنگ کا کمل ہے جہاں بگلے بھی ہیں اور بھنورے بھی
وہاں پر قادر مطلق کی خواہش راج کرتی ہے یہ کمل سکھوں کے پیچھے ہے

۳۰۔ ہر مندھنوں کی ہی ہے
سیا سپید تلوں بک تارا نوگت اکھ رتی ہے
سنگی مندھ پانگی چکے پانگی مندھ دھانا
تہہ دورے دور میں لگاؤ اتھ جوہل پارا
سن تہہ میں واس ہمارا تہہ سرنگل جاوے
صاحب کیر مدھ کے سنگی سید بھلے آوے

۳۱۔ کرسنوں دھر بھل میں پیارا ہے
لامکھ دھ دھوہر ہر ویل سنو کھ چھماست دھارو
مدھ ہنس میا جی ڈارو جوہن گھوڑے مہاروہر سے پار ہے
دھوتی جینی بسلی پاؤ آسن پر مدھ گھست سے رو
کسوت کیر پچک کرو دھیسے بھول مدھ کارہ ہوسار ہے

۳۲۔ ہمارا مندھ ساری سکھوں میں رہتا ہے وہ ہمارا ہی ہے
"نکھ کے سید" اور سفید تلوں کے درمیان ناہیدہ ناہیدہ رہتا ہے
آکھ کے درمیان ہندو ہے اور ہندو کے درمیان دھار
اس کے دروازے پر دور میں لگا کر دیکھیں تو کھاپ کے پار ترو ہیں
ہماری رہائش ستویر بھی علی کے تہہ میں ہے وہاں کامل ہی بیٹھ سکتا ہے
مالک در کیر محبت کے دوست ہیں مالک انھیں ہند کے گل میں لے آتے ہیں

۳۳۔ سکھوں سے دیکھنے لکھ میں محبوب ہے
شہوت غصہ عجز لکے چھوڑا برداشت اچھرا غصہ اور مپائی اپنا
شہ گوتست جھوٹ پرنا چھوڑ دو گیان کے گھوڑے پر بیٹھ کر بھرم سے دور ہو جاؤ
دھوتی جیتی اور سستی کی لوگ کر پائیں کروا کھنگ ڈھنگ سے پدماسن پر بیٹھو
سائنس مدر روک کب ہر سیلا تھارا پہلا کام سابق غلطیوں کو دور کرنا ہے

تڑکتی محل میں دیا سارا گھن برگر میں بچے لگا
 دل میں سوچا اچھا چہ کنور سمجھا اور ابا ہے
 سادھ سوئی میں یہ گڑھ بیٹا تو درو زسے پر گٹ چینہ
 دھواں جسے کھوں میں دینا چاہا کلفت رو مارا ہے
 آگے بیت گھٹ ہے بھائی مان سرور بیٹھ سانی
 ہنس مل ہنسا ہوسے جانی سے جوانی ابار ہے
 کنگری سارنگ میں ستارا اچھ برجم سن درہا
 دواں میں ہنس ایسا کھٹ دل میں رہا دکانا ہے
 ہا شق سندھ ہنس گھائی بن ست گورو پاوسے نہ پاٹی
 بیا گھ بسنگ سرب بہ کاٹی سچ جنت یس رہے
 آٹھ دیکھل پار ہر ہم بھائی دینے دوس اپت رہا
 بائیں دس دل سچ سانی یوں کنول نروارا ہے

ترکٹی یعنی بھوؤں کے درمیان دیا کاراج ہے وہاں سے کی طرح دل گرجے ہیں
 وہاں سرخ رنگ کا سورج ہے اور چار چکر دیوں کے کل یہ اوتکار ہیں
 وہی سادھو ہیں جنہوں نے قاعد فتح کی جسم کے نور و زسے تو صرف چپے جاتے ہیں
 دھوئیں پر تغل پڑا ہے لیکن کھوئے والے سے مل کھول دیتے ہیں
 اس کے آگے سنی کی دنیا ہے وہاں مان سرور میں نہایا جاتا ہے
 وہاں جب امرت کی غذا ملتی ہے تو یوگی ہنسوں میں مل کر خود ہنس بوجاتا ہے
 وہاں چھوٹی بڑی سارنگیاں اور ستار بچتے ہیں اور عالم نفی میں اکثر برجم کا دیا رہے
 بارہ سورجوں جیسی صاف روشنی ہے اور چھ پتھر دیوں کے کل کے درمیان اوتکار ہے
 ہما شونیہ سے ملانے والی مشکلی وادی ہے جہاں سے گورو کے خیر پہنچا سکتا ہے
 وہاں تیز لگھ ساپ وغیرہ کاٹتے ہیں اور سچا فہیدہ وجود پیدا ہوا ہے
 اسے بھائی آٹھ پتھر دیوں کے کل کے پار داہنے ہاتھ پر بارہ دیوں کے اچت رہتے ہیں
 بائیں دس دیوں کے سچ ہیں اس طرح کنولوں کی تنظیم ہوئی ہے

کون بھید کیا نروار یہ سب رچن پند منجھارا
 ست سنگ کرست گورو پر دھار دوست ہم اپنا ہے
 آنکھ کان مکھ بند گروا انہد جھٹا شہد مسناؤ
 دووں تل اک تار ملاؤ تب دیکھو گھڑا سنا ہے
 چند سور ایکے گھ لاؤ حکمن سیتی دھیان لگاؤ
 ترمیتی کے سنگھ سناؤ بھور اتر چل پالا ہے
 گھٹا سنگھ سہوٹھن دوئی ہنس کنول میں جگت ہوئی
 تارہ گروا ترکوں سوئی بنگ نال دھنس پانا ہے
 ڈاکس ساکن نہ کلکارے گھ لکھو دھم دوت ہنکارے
 ست دھنس گھٹیں س سے ست گورو نام پنا ہے
 گھن منڈل وچ اٹھ مکھ کوئیاں گورو مکھ سادھو بھر بھ بیا
 گھٹے پیاس سے بن کیا جاکے ہیر اندھیا ہے

میں نے سادے گھوں کا ذکر کر دیا یہ ساری صنائی ہم کے اندر ہی ہے
 ست سنگ کر کے ست گورو کو رہتا کر درست نام کا پ کہہ کر دکھانا دیتی ہے
 آنکھ کان اور مہ بند کر کے وہاں عہدہ انہدنا دسنو
 آنکھ سے دووں کنول کو سادھو دیکھو کی ہمار ہے
 ہیر اور سورج میں ساری گھٹا کو ایک جگہ دکر کوشٹنا ناڈی پر دھیان لگاؤ
 ترمیتی میں تھوں دیوں سناؤ سوشٹنا میں سناؤ صبح پانی سے باہر ہو جاوے
 ستے دکر گھٹے پر سنگھ کی آوار میں سنی دیں گی ورہ پر پتھر دیوں کا کل چمکتا ہوگا
 اس پر قادر دیکھنی دنیا کے اس کل کی پیاسی سارے وجود کو پار کر جاتی ہے
 اس جگہ تکتی س کی نامی جز میں جھنکی ہیں احمد دوت بھی خوب دلاستے ہیں
 یکن ست نام شق کر بھی بھاگ جاتے ہیں حوست گورو نے بتایا ہے
 سب سے اوپر دیکھ لے سرنی کوئیاں ہیں جو گورو کے عقیدے مند سادھو میں وہ میر ہو کر پھریں
 یکن ہیر گورو کے ہوسے لوگ جن کے دلوں میں اندھیرا ہے پیاس سے مرتے ہیں

آگے الگے لوگ ہے بھائی الگے پرکھ کی تہہ ٹھکرائی
 درجن شور و دم سم تاریں ایسا الگے نہسا لے
 تا پر تم محل تک سا جا اگم پرکھ تا ہی کو راجا
 کھر بن شور و دم اک لگا ایسا اگم اپا راسے
 تا پر اکھ لوگ ہے بھائی پڑکھ اتالی تہاں رہائی
 جو پہنچا مانے گا وہی کہیں صحن سے نیا راسے
 گایا بھید کیا خوارا سب رچنا پسند منجھارا
 مایا اوگت چال پسارا سو کاری گر بھارا ہے
 آدی مایا کینہی چرائی جھوٹلی بازی پنڈ دکھائی
 لوگت رحمن رچی انڈ مایلی تاکا بہت بھب ڈرا ہے
 سہرہ سنگم چال ہماری کیر سست گود دئی تادی
 کھینے کپاٹ بندھنکاری بند ٹڈے پر سودیس مارا ہے

اس کے آگے الگے لوگ ہے جہاں الگے پرکھ کا راج ہے
 وہ الگے پرکھ ایسا دکھائی دیتا ہے جس کے ایک روئیں کی برابری اور ہن سورج نہ کر سکیں
 اس کے اوپر اگم کا محل سما ہے جس کا بادشاہ اگم پرکھ ہے
 ایسا لکھ و د اگم ہے جس کے ایک روئیں کی برابری کہ ہن سورج نہ کر سکیں
 سے بھائی اس کے اوپر اکھ لوگ ہے جہاں اکھ پرکھ رہتا ہے
 اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو وہاں پہنچا ہے وہ کہنے سننے کی حد سے باہر ہے
 جسم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ سب منافی جسم ہی میں ہے
 لیکن جس بعد از فہم کی مایا نے جال پھیلایا ہے وہ زبردست مادہ گہ ہے
 زنی مایا نے یہ چال کی کہ ہمیں جھوٹا جسم دکھایا ہے
 اوگت یعنی بعد از فہم خدا نے انڈے میں جو بنایا ہے اس کا یہ بھٹن ٹکس ہے
 ہماری چال شہد کے پرندے کی سی ہے جسے اسے کیر سست گودنے تانی ہی کر اڑایا ہے
 شہد کی گونج سے درد نہ سہ کھل گئے اور جسم کے اندر سے کے باہر جو مقام دکھائی دیا وہ بھلا ہے

پانچ برہم دیگوں اندھیا پانچ برہم نہ پھر چین
 چار مقام گیت تہہ کینہ جامدہ بندی وال پرکھ دیرا ہے
 وہ نہ بت کے سنگھ مر رو بھور گپہ میں صست چارو
 صست کرتے کیں بارو تہاں گورون دربار ہے
 جس اٹھاسی دیپ رچائے بیسے پتے محل جوڑے
 من بخت کھڈھندے تہہ سو مہ جھنکار ہے
 سو جم وڈ نجی تب بھائی ست لوگ کی حد پٹن تانی
 اُگت سنگندہ مہا ادھیکاں جا کو وار نہ پارا ہے
 کھوڑس کھن جنس کو روپ پرست دھن بکے توپ
 صست کرتے جہر مہ جوپ مست پڑکھ دیرا ہے
 کوٹ کھن کھن جو ہوئی بیتے ہی پٹن جھنڈ لکھائی
 پڑکھ روم میں یک ہوئی ایسا پڑکھ دیرا ہے

پانچ برہم نے پانچ اندھے بھی دنیا میں بنائیں اور اکٹھے کے آگے سر اکٹھے کو پہچانا
 چار مقام پلاشیدہ کر دیے جہاں پرکھ کے دربار کا دربار رہتا ہے
 چار مقام کے دربار دیکھو بھنور میں گپہ میں آواز لگاؤ
 وہاں جس انکھیں کرتے ہیں دروہ گوروں کا دربار ہے
 وہاں اٹھاسی ہر چہرہ روئیں میں سے ہنوں سے حشرے محل میں
 وہاں لکھارہی ہے کی حد تانی ہے ورسو جم کی جھنکار نکلتی ہے
 سو جم کی حد جب جھوٹی ناست لوگ کی حد آگئی
 وہیں سے بہت زیادہ حوشہو تے گئی جس کی کوٹ حد ہی نہیں معلوم ہوتی
 وہاں سول سورج جنس کی طرح ہیں ورسو جم حقیقت کی ڈھن بینا سے نکلتی ہے
 جس وہاں مادہ کے سہ پہ چھوڑ دلاتے ہیں وہ سہ پرکھ کا دربار ہے
 اگر کروڑوں سورج جمع ہوں اور ستے ہی چاند دکھائی دیں
 پھر بھی اس پرکھ کے ایک روئیں کے برابر نہ ہوں وہ یہ دیدنی پرکھ ہے

جو تھی سن انڈے کے مانی پد نروان کی نقل بہتائی
 اوگت کلا ہوئے ست گورو آئی سو سویم کی سلا ہے
 تھی سن کی سنو بڑائی ایک سن کے دوئے بنائی
 اوپہ ہا سن ادھکان نیچے سکن پسا رہا ہے
 ساتویں سن مہا کال مہائی تاش کلا مہا سن رہائی
 پار برہم کرتا پو تا ہی سوہ پنچہ سارا ہے
 چھوٹیں سن جو نرگن رانی تاش کلا سن سہائی
 چھ برہم نہیں بن تا ہی سونی سہ رہا ہے
 چھ سن نرگن رانی تاش کلا دون سن چھائی
 نہ کہ پر کیت پر دی پائی سرگن سہ رہا ہے
 پر کہ پر کیت دو جی سن مانی تاش کلا پر نرگن آئی
 جوت نہ نرگن نام دھرائی سرگن قبول پسا رہا ہے

جو تھی شونہ جواڈے میں ہے اس میں نروان پر کی نقل بنائی گئی ہے
 وہاں ست گورو اوگت کا وصفت لے کرتے در سویم کی اصلیت واضح کی
 تیسرے شونہ کی تعریف سنو ایک شونہ کے دو حصے کہے گئے ہیں
 اوپر ہا شونہ کا بھلاؤ ہے ور نیچے شونہ کا
 جو مہا کال ساتویں شونہ میں رہتے ہیں ان کی کلا ہا شونہ میں رہتی ہے
 اسے پار برہم نام دے کر قائم کیا گیا ہے یہ بھی نہ پھر کی اصلیت ہے
 جو نرگن برہم چھ شونہ میں رہتے ہیں ان کی کلا تو نیہ یعنی تیسرے شونہ کے نیچے حصے میں ہے
 اسے کشر برہم کہتے ہیں اور درکار شہد بھی اسے ہی کہتے ہیں
 پانچویں شونہ میں جو نرگن ہیں ان کی کلا دوسرے شونہ میں آئی ہے
 اسے پر کہ پکوتی کا نام دیا گیا ہے اور وہ خاص شکر یعنی باوصف حد ہے
 جو پر کہ پکوتی دوسرے شونہ میں ہے اس کی کلا پہلے شونہ میں آئی ہے
 اس کا نام نرگن جوت رکھا گیا ہے اور وہ استھول شکر یعنی ظاہر اوصاف کی حامل ہے

۲۰ کریموں دیا ہر پڑ سے تیار ہے ہر دے سلاطین چار سو انڈے منجی رہا ہے
 جو ری چادی بننا چارو متھیا تے ست گورو سر دھارا
 ست سنگ کرمت نام چارو سنگھ ہو دیدہ رہا ہے
 جو جن یس کر کی کائی تنگی جگ پھیل رو مشنائی
 اشت پرمان عکبہ سکھ پائی دیکھ انڈے منجی رہا ہے
 سونی نڈ کو اوگت رانی کہہ ۱۰ پور نقل بہتائی
 سہرہ برہم حد تہہ ٹھہرائی نام انائی دھارا ہے
 ستویں سن انڈے کے مانی مصلحت کی نقل بنائی
 مہا کال تہہ آن رہائی اگم پڑ کہ اچھا رہا ہے
 چھوٹیں سن جو نڈ منجی را اگم محل کی نقل سر دھارا
 سرگن کال تہاں یہ دھارا اکھ پڑ کہ کہ تیار رہا ہے
 جوت سن انڈے کے مانی پد نروان کی نقل بہتائی
 مایا بہت نہ نرگن رانی ست پڑ کہ دھارا رہا ہے

۲۰ کھوں سے یہ رکتے وہ جسم سے حد ہے نورل میں نور کو کہ وہ نڈے کے ندر ہے
 جو ری زرا عیت در جوت ان چاروں کو چھوڑ کر ست گورو کو سر پر بٹھاؤ
 ست سنگ کرمت کا نام لیا اور سامنے ہی اللہ کا دیدہ رکرو
 جن لوگوں نے ایسی گائی کی ہے ان کی دنیا میں خست ہوئی ہے
 آٹھوں مہا سوں کو بھوں سے آسانی سے پار کر کے سے انڈے کے درمیان دیکھ ہے
 اس انڈے میں اوگت بادشاہ نے اکہ امر پور کی نقل پیدا کی
 وہاں شدہ برہم کی حد مقرر کی اور اس کا نام انائی رکھا
 انڈے کے ساتویں شونہ کے درمیان مصلحت دنیا کی نقل بنائی
 وہاں مہا کال کا مقام ہوا اسے اگم پڑ کہ کہا گیا
 چھٹی شونہ جواڈے میں ہے اس میں اگم محل کی نقل بنائی گئی
 نرگن کال وہاں قائم کیا گیا اس سے تیار اکھ پڑ کہ بنایا گیا
 انڈے کے پانچویں شونہ میں نروان پر کی نقل بنائی گئی
 وہاں نرگن جوت لیا کے ساتھ دیدہ دیکھتے ہیں

دوسرا کاس میں اندر رہائی دیو مٹی واساتھ پانی
 رہیا کرتی نیت سدائی کلنگ شبد اپنا رہا ہے
 پر قلم اکاس متیر ہے وگا جم مرن کا جذبہ نہ دھوکا
 سو سنتا پیچھے ست لوکا ست گورو نام اپنا رہا ہے
 جو وہ طبق کیا نروار اب نیچے کا سنو سچا۔
 سات طبق میں چھ رکھو اور کھن کھن سنو سچا رہا ہے
 میس دھول بارہ کہائی میں کچھ اور کڑی رہائی
 سو چھ رہا ہے سات کے مابھی پانچ پانچ رہا ہے

رام نام جہا رام نام کی اہمیت

۳۱ رام کے نام تے پڑ برہنہ سب رام کا نام میں بھوم مانی
 ترنگن ترنگا کے پاد برہم ہے تاس کو نام در شکار جانی

دوسرے آکاش میں اندر رہتے ہیں ان کے ساتھ دیوتا اور مٹی رہتے ہیں
 وہاں ہمیشہ رہیہا کا نالہ ہوتا ہے اور وہاں کلنگ کا جاپ ہوتا ہے
 پہلا آکاش مرت لوک یعنی دنیا ہے جہاں ہمیشہ زندگی موت کا دھوکا رہتا ہے
 یہاں کے جن سنتوں نے ست گورو کا نام لیا وہ ست لوک جاپہنچے
 ان چودہ طبقوں کا حال بتایا اب نیچے کا حال سنو
 نیچے کے سات طبقوں میں چھ پہرے دار ہیں ان کے لگ لگ نام سنو
 شیش ناگ، دھول، والہ یعنی شوک، پچھلی، کھو، بڑا کھو
 یہ چھ پانچال کے سات طبقوں میں رہتے ہیں

۳۲ ساری دنیا ساری زمین رام کے نام سے ہے اسے گورو غورو رام کا نام سن
 ترنگن ترنگا سے بھی آگے جو برہم ہے اس کا نام در شکار ہے

پر قلم متی جو جوت مہائی تاکی کلا او دیا پائی
 پرن سنگ پتری گیبائی سندھ برٹ پیا رہا ہے
 سنتوں اکاس اتر پرتی بر جاوشو سولہ جنگانی
 پرن سنگ پتری پر نائی سرنگ نام اپنا رہا ہے
 چھٹے اکاس شیو دگت بھونرنگ گورو بھو کرتیں پورا
 گری کیلاش گن کہتے سودا تہ سو ہم مرنو رہا ہے
 پنجم اکاس میں وشنو برہم ہیں بہت سنگھاسن باجے
 سنگ بیکٹھ بھکت سماج بھکت کانت سارا ہے
 چوتھے اکاس برہم بتا راسا تری سنگ کہت وبارا
 برہم رورہ میں اوم پر سدا یہ جگ برہم اپنا رہا ہے
 تیسرا اکاس بدھ مہائی ترنگ سورگ جہہ سینہ بنائی
 کرم پیل بیوی بھگتائی جیسا صل پیا رہا ہے

پہلے شویں میں جیسا ہے اس کی کلا او دیا یعنی علم باطل ہے
 اس نے بیٹوں کے ساتھ بیٹیاں بھی پیدا کیں اور بڑا سمندر بھیلایا
 بعد وہ ساتویں آکاش پر ترائی اور سادھی سے برہم وشنو کو دھوکا دیا
 بیٹوں کے ساتھ بیٹیاں پیدا دیں اور اس جگ شرینگ نام کا منتر دیا
 پچھٹے آکاش پر دگت یعنی فہیدہ خد کے عاشق شیو میں جس کی خدمت پارتنی لگنا اور دھمی کرتے ہیں
 اور کیلاش برہم پتہ شیو کے گن شور کرنے میں وہاں سو ہم کا جاپ ہوتا ہے
 یا پنجویں آکاش میں وشنو ہیں جو کشتی کے ساتھ سنگھاسن پر بیٹھے ہیں
 وہاں بیکٹھ لوک ہے جہاں بھکتوں کا اجتماع ہے اور ہر رنگ کا جاپ ہوتا ہے
 چوتھے آکاش میں برہما ہیں جو ساتری کے ساتھ صبح کرتے ہیں
 مہا کی جگ اوم خد کا پجیدو ہے اس سے برہما نے دنیا پیدا کی ہے
 تیسرے آکاش پر بدھ مہا راج رہتے ہیں جنہوں نے ترنگ اور سورگ بنائے ہیں
 دن گم میں کے جوئے کاموں کا نتیجہ دینے کا انصاف کا کام ان کا ہے

۳۰۔ رام کا نام مندر میں سار ہے
 رام کے نام نے کوٹ پانک ٹھے
 رام کا نام لے مرادھو سمن کہے
 رام کا نام لے سور سنگھ لڑے
 رام کا نام لے ناری سقی بھئی
 رام کا نام لے تیر تھ سب بھریں
 رام کا نام لے مورنی پوجا کرے
 رام کا نام لے پیر پنچک بنے
 رام کا نام چو بید کا محل ہے
 رام کا نام کھٹے شاستر مٹیے
 رام کا نام اتحادہ سید بڑی
 رام کا نام لے دشو سمن کہے
 رام کا نام امرت کی باتیں ہیں
 رام کا نام بھو جانے ہیں
 رام کا نام لے کر سادھو خد کی یاد کرتا ہے
 رام کا نام لے جنگ میں ٹھس کر اس میں حصہ لیتا ہے
 رام کا نام لے کر موریت سقی بھئی ہے
 رام کا نام لے کر سب یا تری تیر تھوں کو جاتے ہیں
 رام کا نام لے کر ہی ری مہدی کی پوجا کرتا ہے
 رام کا نام لے کر برہمن گدگری کرتا ہے
 رام کا نام چاروں ویدوں کی جڑ ہے
 رام کا نام لے کر شاستروں کو متھ کر رام کا نام ہی نکل
 رام کے نام کی بیلا پار ہے
 رام کا نام لے کر دشو سمن کرتے ہیں

۳۱۔ دنیا میں اصل بات رام کا نام ہے۔ رام کا نام ہی امرت کی باتیں ہیں
 رام کے نام سے کروڑوں گنا ختم ہو جاتے ہیں۔ رام کا نام جین کے قابل ہے
 رام کا نام لے کر سادھو خد کی یاد کرتا ہے۔ رام کا نام لے کر بھکت ملکتی میں جتا ہے
 رام کا نام لے کر بہادر سامنے لڑتا ہے۔ جنگ میں ٹھس کر اس میں حصہ لیتا ہے
 رام کا نام لے کر موریت سقی بھئی ہے۔ خداوند کے رتھ میں کر کہ ہو کر اڑتی ہے
 رام کا نام لے کر سب یا تری تیر تھوں کو جاتے ہیں۔ درپانی چھاں چھاں کر شان کرتے ہیں
 رام کا نام لے کر ہی ری مہدی کی پوجا کرتا ہے۔ رام کا نام لے کر سگی خیرت کرتا ہے
 رام کا نام لے کر برہمن گدگری کرتا ہے۔ سمجھ لو کہ رام کا نام پانا کمال ہے
 رام کا نام چاروں ویدوں کی جڑ ہے۔ ویدوں کو بھڑک رہی اصلیت نکلتی ہے
 رام کا نام لے کر شاستروں کو متھ کر رام کا نام ہی نکل۔ اور چھ درشتوں میں بھی دی کمالی ہے
 رام کے نام کی بیلا پار ہے۔ کھوجے والوں نے پار نہیں مانی لیکن اسے کھوج بھی نہ سکے
 رام کا نام لے کر دشو سمن کرتے ہیں اور رام کا نام شیوجی دھیان میں دھرتے ہیں

دشنو پوجا کرے دھیان شکر دھرے منہ موہی بید بید ہانی
 کیر کیر کوڈ پار پاوے نہیں رام کو نام ہے اکہ کہانی

۳۲۔ رستارام گن دم دم پیچے۔ گنا تیت نر لوک نیچے
 نرگن برہم۔ چورے بھائی۔ چہ مروت سدھ بدھ پائی
 کھوج رام نہ چپیں ابھاگے۔ کا بوٹے لالچ کے آگے
 تے سب تے رام ہی موادی۔ کہ کیر پڑے بکوا دی

۳۵۔ مہا سے جب تے رام کیوے۔ پھر کہے کو کچھ نہ دیوے
 کا بھو جوگ جگ جب دنار۔ جو تیں رام نام نہ جانا
 کام کر دودھ دوڈا مادے۔ گورو پرساد سب تارے
 کہ کیر بھرم نامشی۔ رام ملے او نامشی

اس کی دشو پوجا کرتے ہیں شیوجی اس کا دھیان دھرتے ہیں اور برہما طرح طرح مہر دیتی کرتے ہیں
 کیر کہتے ہیں کہ کسی نے اس کا پار نہیں پایا رام کا نام بیان نہیں کیا جا سکتا

۳۳۔ لے زہان تو رام کا رس پی۔ اور ماورائے اوصاف قائم۔ بخود خدا کو سمجھ
 غیر اوصاف برہم کا لے بھائی جب کرو۔ جسے یاد کرنے سے عقل و فہم ملتی ہے
 سے بد بخت تو نے زہر چھوڑ کر رام نام نہ چپ۔ تو لالچ کی وجہ سے عرقاب ہو گیا
 جو رام نام کے شوقین تھے ان کی ناچار ہو گئی۔ کیر کہتے ہیں کہ کوس کہنے والے ڈوب گئے

۳۵۔ مہا سے دل جب سے ملنے رام نام کہ ہے۔ پھر اور کچھ کہنے کو نہیں رہا ہے
 جگ گیے جب اور خیرات ہے کار۔ ہیں اگر تو نے رام نام نہیں جانا
 شہوت اور خستہ دونوں ختم کرو تو گورو کی ہر بات سے پاؤ گے
 کیر کہتے ہیں کہ تہذیب چھوڑو تو لالچانی رام نہیں ملے

کیشو کے کٹا ہوئے، بیٹھی شیو کے بھون بھون
پنڈا میں کے رت ہوئے بیٹھی تیر تیر میں بھنی پانی
پوٹی کے کوٹنی جوئے بیٹھی راج کے بھنی رانی
کا ہو کے میں ہوئے بیٹھی کا ہو کے کوڑی کا
بھکتی کے بھکتی ہوئے بیٹھی برہما کے برہما
کہے کہ سنو ہو سنو یہ سب اکٹھ کہانی

۴۴۔ سب ہی مردانے کوڑیہ جاگ۔ سنگد جو رگھو نوسن رگ
پوٹی مردانے کوگ دھیاں۔ بندت مردانے برہما
پیشی مردانے تیر کے ہیو۔ سیاہی مردانے کوہیو
موت مردانے بڑھ مصاحن۔ قاضی مردانے کے عیان
شکر پوتے کوڑھو اکور۔ منومت مردانے سنگور

وہ دیشو کے گھر میں بیٹھی ہو کر بیٹھی ہے اور شیو کے گھر میں دیشو کے
جسم کے اندر بہت کی حواست بن کی اور تیر تیر میں پانی
پوٹی کے گھر میں سو کر بیٹھی ہے اور راج کے گھر میں سو کر
کسی کے گھر میں وہ یہ بن کر بیٹھی کسی کے یہاں کا کوڑی میں کر
بھکتی کے گھر میں بیٹھی اور برہما کے گھر میں برہما میں کر
بکیر کہتے ہیں کہ سنو سنو یہ کہانی کہی ہیں جاسکتی

۴۵۔ سب مست پڑے ہیں کوئی جاگتا نہیں ہے۔ چور سا تھکا ہے جو گھر ٹوٹ رہا ہے
پوٹی لوگ دھیاں میں مست ہیں۔ ہنڈ ہنڈ کرتے ہوئے ہیں
پیشی میں ریاست میں بھوئے میں۔ سیاہی اپنے ہی غور میں ڈوب میں
مولانا قریب خرقہ کے مست ہیں۔ قاضی لوگ مصافحہ کے غور میں ہیں
اور ہوا اور کرور کی کہانی کہہ کر شکر و مست ہیں۔ سوال ہی اپنی دم کی سستی میں ہیں

مایا پر پینچ (مایا کی شرارت)

۴۶۔ مایا کی مایا دہ چاؤس

مٹی مٹی داک سمجھ رہے ہندو رشتہ چاؤس
کایم کے ساک بڑھے یہ پھول پویم پانی
کیتک چائک لاک رہے ہیں جاگت ہو گزانی
کہا کھجور پانی تیری پھل کوئی نہ پالے
گریشم رکت جب آئے گمان چھایا کام نہ آوے
اپنا پتہ اور کو سکھوے کامی کنگ مسیاق
کہے کہ سو ہو سنو راہ چرو دتی ماتی

۴۷۔ مایا کی مٹی مٹی

مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی

۴۸۔ مایا کی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی

اس کی زبان ذرا سمجھ میں نہیں آتی، وہ دیکھتا، انسان، مٹی لوگوں سب کو بچ رہی ہے
مٹی کی زبان پر ان حوصوت پھولوں کی کیا حقیقت ہے
بہت سے پیسے چھوٹے مٹی میں ہیں یہیں وہ چھپتے ہی پھٹ جاتے ہیں اور ان کی روٹی ہوا میں اٹھاتی ہے
سے کھوریت سے بڑے ہوئے سے کیا مٹی میں تیر پھل تو کوئی پانا نہیں
ور جب گرمی کا موسم آ رہا ہے تو یہ مٹی بھی کام میں آتا
خود حقیقت سمجھتی ہے دوسروں کو نسا اور رے چکر میں ڈالتی ہے
کہہ سکتے ہیں کہ سنو سنو رام کے قدموں میں جانے ہی میں عزت ہے
۴۹۔ مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی

۵۰۔ مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی

۴۷۔ ناگن نے پیدا کیا ناگن ڈسٹس کھایا
 کوئی کوئی جن بھگت بنے گورو سرن نکایا
 شرنگی رشی بھاگت بھگت بن ماں بے جان
 آگے ناگن گائیس کے وہ بھی دھر کھائی
 نیزہ دھاری شیو بڑے بھاگے کیلاسا
 جوت روپ پرگٹ بھی پریت پرکاسا
 سترنشی جوئی جتی کوئی پن نہ پایا
 دن تیل ڈھونڈے نہیں کچے دھر کھایا
 ناگن ڈپے سنت سے ہواں نہ بھاگے
 کہ کیر گورو ستر سے آپے مرھاوے

۴۸۔ ای مایا جگ موہنی موہن سب جگ دھائے
 ہری چندرمت کے کارے گھر گھر گویا بکائے
 مایا دھونڈا لکھ کی پوری کھین چل امیرا
 چٹ چکینا چن چن مائے کا جو ذرا کھے رہ جو
 نونی بر دگہر مائے دھیان دھر سے جوتی جو
 جنگل میں کے جنگل مائے مایا کہہ نہ بھوگی جو
 وید بڑھتا پانڈے مائے بجا کرتے سواہی جو
 ارتھ بھارت پنڈت مائے باندھو مسل لکائی جو
 شرنگی رشی بن بھیت مائے بربرہا کے پھوری جو
 ناتھ بھند چے بیٹو دے سنگھل ہو میں پوری جو
 ماکت کے گھر کرتا دھرتا ہری بھگت کی چیری جو
 کہ کیر صنو بھی سنو جیوں آوے تیوں پھیری جو

۴۹۔ ناگن نے انڈے پیدا کیے اور انہیں کوکھائی

صوبہ کچھ بھگت بچ گئے جن کی حفاظت گورو کی پناہ کی وجہ سے ہوئی
 شرنگی رشی اس سے ڈر کر بھاگے اور جنگل میں جا بے
 لیکن ناگن نے انہیں آگے آکر وہیں پکڑ کر کھایا
 نیزہ یا ترشول والے بڑے شیو اس کے ڈر سے بھاگ کر کیلاش میں سے
 وہاں وہ تھلی بن کر چمکی اور پہاڑوں کو روشن کر دیا
 اس سے دیوتا، انسان، شئی، جوئی، جتی کوئی بچ نہ سکا
 سے نکل اور تیل کی ضرورت میں نہ ہوئی، انہیں کچا ہی کی گئی
 لیکن یہ ناگن سنت سے ڈرتی ہے، اس کے پاس نہیں آتی
 کیر کہتے ہیں کہ گورو کے ستر سے خود ہی مر جاتی ہے

۵۰۔ مایا دیا کو جو ہے وہاں ہے دوڑ کر سب دین کو موہتی ہے

جی کی وجہ سے ہر شیندر راجا گھر گھر جکتے رہے

رام کی مایا شکار کیلئے نکل

اس نے بڑے وعدہ دار چالاک چن چن کر مائے کسی کو نہ چھوڑا
 اس نے مونی مادھو، بے لباس، دھو اور دھینا دھرتے ہوئے بھی مائے
 جنگل کے جانور بھی مائے، ان میں سے کسی نے مایا پر قابو نہ پایا
 مائے نے نہ بھنے والے برہمن مائے اور بوجا کرنے والے سواہی بھی
 جو پنڈت شاستروں کے شارح ہیں، ہیں بھی مارا، سب کو لگام میں باندھ لیا
 جنگل کے اندر شرنگی رشی کو مارا اور برہما کا سر بھی چھوڑ دیا
 بھگت، ناتھ بھی بیٹو دکھا گئے، مایا نے انہیں ہی سمندر میں ڈبوایا
 یہ بد معاش کے گھر کی کرتا دھرتا ہے لیکن عدایہ سنتوں کی کوئی ڈی ہے
 کیر کہتے ہیں کہ یہ ان کے پاس جس طرح آتی ہے اسی طرح لوٹ جاتی ہے

نہ تہ برہما و ششویہما نہ تہ سورج چاند گنیسا
نہ تہ کچھ بچھہ وارہا نہ تہ جادوں جادگن اما
نہ تہ کس کرشن لی اوتن نہ تہ رگھوپتی نہ تہ راہن
نہ تہ مرگن سکل پھار نہ تہ دھارے دس اوتارا
نہ تہ مرستی جہا گرت نہ تہ ساگر بوند ترکا
نہ تہ تیرتھ متھ چپ پوجا نہ تہ دیو دیت اور دیو
نہ تہ پاپ یہ گورویکی نہ تہ بڑھتا سنا سکی
نہ تہ دیا دید پڑانا نہ تہ بھے کتیب دانا
بکیر کیر ہی کے تہ کچھ کرتا نہ
پریمیکہ تہ آپ ہی اگم گوچس نہ

وہ شروع وسط آخر میں ہیں ہے وہ اندھ سے جھپٹے اور روشنی میں ہی نہیں
وہ برہما و ششویہ اور جہ دیو گئی نہیں ہے۔ وہ سورج چاند گنیس جیسے دیوتاؤں میں ہی نہیں ہے
وہ کچھو کچھل خنزیر جیسے اوتاروں میں ہیں۔ وہ بھادوں چاگن وغیرہ جینوں میں ہی نہیں ہے
وہ کنس یا کرشن اپنی پامان ہی نہیں ہے، نہ وہ رام چند ہے نہ راون
وہ مادے پھیلے ہوئے اوصاف وجود میں نہیں ہے۔ اس نے دس اوتار بھی نہیں دھرے ہیں
وہ گنگا جہا سرسوتی وغیرہ ندیوں میں نہیں ہے۔ نہ وہ سمندر بوند یا ہر میں ہے
تیرتھ مرت جب پوج میں وہ نہیں ہے وہ دیوتاؤں رکتشوں کسی اور میں ہی ہیں
وہ گن و ثوب مرشد مرید کسی میں نہیں ہے۔ وہ بڑھنے سننے یا سکے میں ہی نہیں ہے
وہ علم دید پڑانا وغیرہ میں نہیں ہے۔ وہ اسکی کتابیں اور قرآن میں ہی نہیں ہے
بکیر سوچ کر کہتے ہیں کہ وہ کچھ بن ہوا نہیں ہے
پریم پڑکھ خورہی میں نادریدہ اور نا فہیدہ میں موجود ہے

۵۴۔ پرتم تریمہ کون کے جادو۔ دوسرے ٹکٹ کینھ سو شادوں
یہ جے برہم و ششویہ ششکئی۔ پرتمہ بھکتی کینھ جواکتی
پرگٹ پون پانی اور چپیا۔ بہت ستر ہوئے پرگٹی مایا
پہگے انڈ پستہ برہمدا۔ پرغوی پرگٹ کینھ نوکھدا
پرگے بدم سادھک سیکی۔ یہ سب لائے رہے فکاس
پرگے ستر مرستی سب جادوی۔ تو کھوج پتہ سب ہاری
جو سب سب کے لے لے کر سب دس
بکیر اور جادو نہیں رام نام کی آس

۵۵۔ پرتم ایک جو آوے آپ خاکاڈ فرگن نہ جب
نہ تہ بھوی پون آکاسا نہ تہ تپ پاوک نیر پو سا
نہ تہ پانچ توگن تین نہ تہ سرشتی مایا کہنی

۵۴۔ شروع میں کس سے آغاز ہوا۔ جس سے دوسروں کو پیدا کیا
برہم و ششویہ اور تکتی ہی پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے خلق کا آغاز کیا
ہوا پانی اور سارے بھی پیدا ہوئے ہیں۔ مایا نے طرح طرح سے اپنا پھیل دیا
نہ 'مسم' وہ دنیا سب پیدا ہوئے ہیں۔ زمین بھی پیدا ہوئی جس میں تو جھتے ہیں
نہ 'ماتا' تارک الدین بھی پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سب لافانی سے لڑنے سے رہے
دیوتا 'مسی' انسان وغیرہ بھی پیدا ہوئے ہیں۔ انھوں نے خدائے لافانی کو کھو جائیکن کام ہوئے
جاندار اور دیوتا بھی پیدا ہوئے ہیں وہ مالک ہے یہ سب غلام
بکیر کو پور کچھ نہیں معلوم ہے سوا اس کے کہ سے رام نامی ہی کی امید ہے

۵۵۔ پہلا وہی ہے جو ہر اندہ خود موجود ہو جو ہے جسے ہے وصف اور میں کا جب نہیں ہو سکتا
وہ نہ زمین میں ہے نہ جو میں۔ آسمان میں نہ اس کی جگہ پائی میں ہے نہ آگ میں
پانچ عناصر اور تین اوصاف میں وہ ہے نہیں۔ اس نے دنیا میں کھیل بھی نہیں دکھائے۔

کرتم پانچ توتھن تھیں کرتم مٹلی جو مٹا کین
 کرتم آدی انت مدھ تارا کرتم اندھ کوئی اچارا
 کرتم مٹھن سکل پھارا کرتم کیے دس دتر
 کرتم کنس اور لی پون کرتم مٹھوچی کرتم دون
 کرتم کچھ پچھ وارا رتہ چاٹوں چاگن بابا
 کرتم مہر سمدر ترنگ کرتم مٹھن مٹا کرک
 کرتم سمت دیہ پڑن کرتم کاجی کتب قانا
 کرتم جگ چاوت یوتا کرتم دتہ دتہ جو دوبا
 کرتم پاپ پتہ گور ویکر کرتم مٹھن گم بیک
 نے کیہ جی کے کرتم کرتم کرتم کرتم
 سب بازی کرتم ہے مٹھن سب کھن

۵۱۔ کرنا ایک اگم ہے آپ وا کے کوئی ملے نابپ
 کرنا کے نہ نہو اور ناری مٹا اکھٹ اگم اپاری
 کرنا کچھ خاصہ مٹھن کرنا کھوں مٹھن مٹھن
 کرنا کے کچھ روپ۔ کچھ کرنا کے کچھ مٹھن
 کرنا کے جات مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 روپ روپ نہیں مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 بکیر بکیر بکیر کے ج کے برس۔ گاؤں
 ناکار اور ناکار ہے پورن سب مٹھن

۵۲۔ کرنا کرتم بازی لائی اونکارتے مٹھن اوجھان
 پانچ توتھن مٹھن مٹھن تاتے سب کرتم اوجھان
 کرتم دھرتی ورس کاس کرتم چاند سار پکاس

پانچوں عناصر اور تینوں گن بھی بنائے ہوئے ہیں۔ مایائے ساری مخلوق کو بنایا ہے
 آفاذ اظہام وسط اور سلسلہ سب مٹھن میں۔ مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 بدھت فہ کی توسیع مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 کس۔ لی ہامن دتار بنائے ہوئے ہیں۔ مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 کچھ مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 وید۔ اسمتیاں اور پچان مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 پانچ اور پچا بنائے ہوئے ہیں۔ دیوی دیوتا وغیرہ مٹھن مٹھن
 مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 بکیر مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 اس کی یہ سب بازی مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن

۵۰۔ خالق ایک ہے۔ جمید ہے۔ اس کے مان یا اب میں ہے
 خالق کے بھائی یا زوج ہیں۔ وہ دتہ ہے۔ لاقیم ہے۔ مٹھن مٹھن مٹھن
 خالق کچھ کچھ مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 خالق کی شکل و جہا ہے نہیں ہے۔ اس کا کوئی رنگ یا لباس نہیں ہے
 اس کی ذات یا خاندان کچھ نہیں ہے۔ اس کی عظمت کا بیان کچھ نہیں ہو پاتا
 اس کا۔ کوئی روپ ہے نہ صورتی نہ نام۔ وہاں چار برہمن وغیرہ کا کام نہیں
 بکیر مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن
 وہ ہے جسم ہے نہ دھت ہے۔ مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن مٹھن

۵۱۔ خالق نے تخلیق کا کھیل کیا اور اونکارتے ساری تخلیق بنائی
 اس نے پانچ عناصر اور تین گن بنائے۔ انھیں سے ساری مخلوق بنائی گئی
 زمین اور آسمان بھی بنائے ہوئے ہیں چاند اور سورج کی روشنی بنائی ہوئی ہے

من جہا (من کی طاقت)

۵۰ سنتویہ من ہے بڑا دل

جہاں من سو کام پرو ہے تس بی ہوئے ہے معلوم
من کا دل کی ان کی چھایا بہ چھایا میں اٹکے
نرگس سرگن من کی بازی کھڑے سپانے بٹھے
من ہی تینوں لوگ بنایا پانچ تو گن کہنے
تین لوگ جیوں بس کہنے برسہ د کا موہینے
جو کو کہے ہم من کو مارا خاکے اب نہ دیکھ
چھن چھن میں کتنو رنگ لادے بے پستو نہ کی
ماسال ایک اس برہمنہ اتا ہے دل چھانسنے
کھٹ دس میں کھو کا من راجا سو کیسے کے پاس

۵۱ سنتویہ من بڑا دل ہے

اس کی جھانسی کو معلوم ہے جسے من سے کام پڑا ہے

خالق کی کارن نامی خواہش کا عکس ہمارا من ہے اور سبھی چھایا میں ٹپے ہیں
باوصف اور بے وصف خدا کا تصور من کے کھیں ہیں جس میں بڑے موتی روتے ہیں ملک کے
من ہی نے تینوں لوگ بنائے ہیں اسکا نے پانچ عناصر اور تین وسمات ہر سنے میں
تیسوں لوگوں کے باشندوں کو اس نے تو بڑی کور کی ہے کسی کو کچھ کی نہیں دیا
اگر کوئی کہے کہ میں نے من کو مارا تو بیکارات ہے کیوں کہ من کی شکل قیامت نہیں
یہ تو ہر لمحہ نئے رنگ ہوتا ہے جو کسی نے خواہش میں بھی نہ دیکھے ہوں گے

پاتال لوگ اور اکیس برہمنہ سب پر اس کی حکومت ہے

لیکن چھ ذائقوں میں پھنسا ہوا یہ من کار ہوا حقیقت کو کیا پائے گا

۵۲ کرتا ایک اور سب بازی ، کوئی پیسہ نہ رکھتی
بازی ہر جہاں و ششلا مینا بازی ہر پستہ گیسو
بازی من تل سل جانا بازی جان زمین آسمان
بازی بروں اسکت دیا بازی گر کا کھٹے نہ بھیدا
بازی سدو سادک گورو بسک جہاں تباہ یہ بازی دیکھا
بازی جوگ جگ تپ پوجا بازی دیون دیول دوہا
بازی تیرتہ برت آچارا بازی جوگ جگ رموہ
بازی جل تل سل کواٹی بازی سوں بازی لیٹنی
بازی کا یہ سکلی پسرا بازی ماہندہ سہ سنسارا
یہ کہ سب بازی ماسی
بازی گر کو پیسے نامی

۵۳ حلق یک ہے ہر سب اس کی بازی کھیل ہے یہ امت نئے قیامی کسی کی اعلیت نہیں

ہر ہر خوشو مہادوسہ دہی میں ، سورج چاند و شیش بھی بازی ہیں

۔ تین ، سات ، بی ، پانچ اس کی بازی سے زمین اور آسمان کو بھی اس کا کھیل کھ

سمت اور دیہ کو بھی میں دہی کہت ہوں ، بازی کر کے امداد کوئی طہیں چاکا

مذہب و مہتمم کو روپیے سب کے کھیل ہیں ۔ نگہ بازی ہی دکھائی دیتی ہے

یوگ یکہ تپ یوگ یہ سب اس کے کھیل ہیں ۔ دیوتا دیوتا وغیرہ بھی بازی ہی ہیں

تیرتہ برت اکرم دھرم سب بازی ہے ۔ یوگ یکہ رسوم سب بازی ہیں

حلقہ پانی بھی کچھ بازی ہے ۔ صر ہے کہ بازی ہر بھی بازی بیٹی ہے

یہ سارا پھیلنا بازی ہی کا ہے ۔ بازی ہی میں ساری دنیا رہتی ہے

اسے کہیے سب بازی ہی میں ہے

بازی گر کو کوئی نہیں پہچانتا

چلو مکھی یکنڈہ و تنو مایا جہاں
چار دیو ملکتی ندان پرہ پدے تہاں
سجے شویہ سو پ الکو نہیں لکھ چمے
تو نرمن جان کھہ من چت دھے
سجے بے خلوسہ نر جہر ناؤں ہے
تو نر مانے کوٹ بنائے ٹھٹھ ہے
تنگے سندھ بلسند مہا گہو جہاں
کوئی آئے جائے بس کو تہاں
کہ چاکر دوسو ستے تہاں سے
یہوں اترن تو منس اہد ہے
پار تر پر شوقہ برکھو جہاں ہے
تہواں دیہ اکھنڈ سو پ نروان ہے

۴۱
اسے کبھی یکسر کو چلو جہاں دشمنوں کی مایہ ہے
وہاں سے چاروں پہاں دھرم نہ تو نام کو کشے کر دروغاں کی اہلیت سے کر چلیں
اس کے آئے تسویر یعنی معنی ہے نادر پرت خدواں سے یکنے دکھائی ہیں دیتا
الہاں کو چاہیے کہ وہ ہر کس صفت کا جگے اور دل سے شہد کرے
اس کے آئے حکمت میں حصیں نہ اندیشہ یعنی مادر آئے اکثر کہتے ہیں
وہ کروڑوں مقامات جاتے جڑ جاتے ہیں
اس کے آئے کو ذخیرہ جت ہے
وہاں کس ناؤں سے جئے اور کس پار سے
ہیچے جتے وہی ذات کی تاؤ ٹوکی اور نہت پر اُتارے گی
لافان کی تاؤ ٹوکی تو جنس یعنی ست گورو جھلکا ادا لائے گا
اس سمندر کے پار اتر کر پشورم کو پہاں لٹ گا
وہاں لا محدود دنیا ہے اہد زندگي صحت سے رہائی کی حیثیت

سب سے زیادہ تر قحطیوں نے من و رکھے
تہ من کی حالت پرانے سے بہت زیادہ کم ہو گئی

مروان پہ ابند شول سے بہان کامقہ

یہ بات سنا کر وہ تو بھی جانی جاتے تو کون سا
دھرم دیکھ کر نہ کہہ دے کہ تو نے جی توں سے
تو تو کبھی بدوبہاؤ پر بھی نہ گرا پاتا اب وہ
جی توں کو بھلا کھو کہ توں نے نہایت دھوکا
کھائے کہ توں نے نہایت ہی جاس کو کیا
میں نے توں کو نہایت ہی سوکڑا سمجھا تھا
تو توں کو نہایت ہی نہایت ہی جی توں
تو توں کو نہایت ہی نہایت ہی جی توں

سنگ کی طرح وہ سب سے متعلق نہ دیکھیں اور نہ چاہتے
 انھیں یہ کہ جس کی سچائی ہو کہ یہ حقیقت ہے اس کے لئے کہ ہے

اب بذاتِ تجلیوں کا گردِ بھی کر کہو اور آئیں میں اچانک موت کا سلسلہ کس طرح چلے گا
— یعنی چروں چلے گا وہ رقص ہمہ وقت کس کس سمت ہوتے ہیں
میں موت مرے موت مرے سے فنا ہو کر
پھر اسے حد کے کون حد میں آیا ہو چکا ہو مرے کس کس جہت ہو
اب تو کون سے ہے وہ رخ مشک سے مشک سے کون سے پہا ہے جس کے یہ صبا ہے
جس سے مرے کون سے کون سے وہ تو ہیں میرے
میں ناؤں کی ہر پہاں میں ہے عمر۔ جس میں جو میرے گئے جہلوں میں
کیونکہ میں نے سب کچھ دیکھا ہے میں نے جہاں سے جہاں سے

تندہ چاہت ملتی تو پڑے پڑے
سنت سینٹی ہنس نہ نتر اچھے
بارہ ماں بسنت ۔ سید جہاں
کے کچھ پیر اہل موئے رگ تہاں
ست سوکت ست نام جگت چائے میں
ما پیر پر تبت کہا جسے میں
جو انت صبر نہ ہوت پیر کو
کے کہ سمجھائے جو سک جو کو
نہ دوہ اکھڑ سو پڑو والی ہے
جو کو خندا وہاں چھ نام سے
کے کہ پکار سسنا من بھو
بس جانت لوک ۔ نہ بند تو

وہاں کون تو ہنس نہیں رہتی اور کتنی برآسانی ملتی ہے
دوسرے مطلق کے عاشق ہنسند و برآسانی کا نام پتے میں
وہاں نہ ہوتا ہے پیر کا رہتی کھیل ہوتا ہے
کیسے سوچ کر کہتے ہیں کہ دائمی طور پر وہاں ہو
دوسرے مجھے پورے نام کو نہیں جانتے
ان میں محبت یا یقین ہی نہیں اور وہ کہنا نہیں جانتے
دینے نہ نقد و جہان محبوب کو نہیں جانتے
جسے ان جو دہی لکھو قسم کے چاندروں کو کت ہی سمجھو
کے جے مقسم مقام ہے جہاں نہ وہاں یعنی رہتی موت سے رہتی ہے
وہاں خوب دیکھتے تھے وہ وہاں کی ذات کلی کا نام نہ کرتے
کہ پکار کہتا ہے دل میں بات رکھ کر سنو
جو ہنس ست لوک کو کڑ کر دیکھا وہ دوبارہ واپس نہیں آئے گا

مسالوں پر نہ آج نہ ملے موت بھل کر پادری
لوک ہمارا نگہ دور ہے پار نہ پاؤں کوئی
ات آدھن ہوت جو کوئی نہ کہ دیت دکھونی
موت لوگ سے ہمسائے سپ دیپ جلی جانی
ہو دیپ میں سمجھ کر ہوت وہ لوک دکھانی
مانی کا پٹ پھوٹے جائے گا وہ یہ سکل و کار
جوں جلی ماہر بہت ہے پر نہیں ایسے نہیں ہمار
لوک ہمارے کو منسا تہ سکھ ۔ ہو جہانی
سکھ ساگر اسنان کر دے اجر امر ہوئے جانی
کے کہ سنو دھرم داسا ہنس کر ہی ہر جہانی
سیت سنگھاس میٹھ دیوں جگ جگ راج کرائی

۶۳۔ اے ہنس اگر تم ہماری دنیا میں آؤ گے تو وہ اہل ترین پکی برائے
ہمارا دین بہت زیادہ دوسرے وہاں کا یاد کوئی نہیں جانتا
لکن اگر کوئی ہماری بہت عورت کسے تو ہم سے دکھانی دینا گے
ہنس مٹی کی جگہ یعنی دنیا سے آتا ہے اور پھولوں کی دیپ میں جاتا ہے
موت کے جزیرے میں جب سمجھ کر دے تب وہ آخری اتنا دکھانی نہ
تمہارا مٹی کا جسم پھوٹ جائے گا اور اس کی آکا نہیں لگی
جیسے پانی میں کل کھیلے بغیر رہتا ہے ایسے ہی دنیا میں ہمارا ہنس یعنی جنت دت سے
اے ہنس جب تم ہمارے مقام پر پہنچو گے بھی آرام پاؤ گے
سکھ کے سمندر میں نہاؤ گے اور ٹھاپے اور موت سے بچاؤ گے
کبیر کہتے ہیں کہ دھرم داس سنو ہنسوں کو بہت خوشی ملے گی
میں سفید سنگھاس پر انھیں بٹی ڈن کا اور ہمیشہ جمیہ کے لیے راج کر ڈن کا

بھلاں سکوٹ پریم دا جوتا
 تن میں اوچن سیس صاحب سنگ جوتا
 جو کور و روٹھے ہوئی تو نت مٹا پئے
 ہوئے دیں ارجیں جوت بھلا پئے
 جو ورو جوت دیال دیا دل تیرا
 کات کرم کٹ جاسے پاک بھلی بھیر میں
 کہ کہ بھلی سے سمجھ نہ دے دم
 گل گل کر اچھ مٹی میں پرور

۵۔ جان کوئی ست کور دست ہر دے نہیں کھ کھ دے
 دولت ڈنگے نہ بوت سے جب پدیں درخت
 پران پوئید کر پاستہ یہ رنج سلاو سکھ دے
 دوارہ روڈ سے پون نہ روکے نہ بند نہ جادے

۶۔ سچ اپنا موقع ہے میں جھٹ کا سہوس پہنوں گی
 تن میں ادر سب تصدیق کر کے مالک کے ساتھ بات کروں گی
 اگر گرو ناراض ہوں تو انھیں فوراً مٹا لینا چاہیے
 حضور اور حضور کے ساتھ اپنی عقلی معاف کرانی چاہیے
 اگر گورو کرم کریں گے اور دل میں رہو لا کر خیمے دیکھیں گے
 تو ایک سے میں پتک ماستہ جی سے کروڑوں ایمان کی باتیں کر جائیں گی
 بکیر سمجھا کر کہتا ہے اس بات کو سمجھو اور دل نہیں کرو
 ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راج کرو اور مو تودہ غلہ روٹی چھوڑ دو
 ۵۔ ست نور دست میں پڑتا ہے جو دیدہ دل کو بھی آنکھوں سے دکھائے
 جب وہ پنا پدیش مضبوطی سے دیتا ہے تو چپے میں گرتا نہیں ہوتا اور بہتے وقت کلی پانی کی مٹی
 وہ جان سے پیار ہے لظہر کی سموات سے علاحدہ ہے کچھ سادھی سکھاتا ہے
 جسم کے دروازے بند نہیں کروانا اس شخص نہیں رکھنا اورا ہند کے چھبے میں نہیں بھٹانا

ستگور و جہا اور لکشن استگور کی عظمت اور علامات

۱۔ چلاست گورو کی اٹل گن مدد لائے
 کر صاحب سکوں میت پر مدد لائے
 ست گورو سب کچھ میں اپنی کھ مدد
 مسرہ جہا نہ جھوڑ سکے دیکھو
 نئی پو کے گل بہا لک مارچ
 دیو ہٹ میں جوت مان تی پوئی
 جوت میں سبیل جو جوں گرو پوئی
 جھوں سنہار مسی جوت لے دھوا
 پیر میں کی پو کوں تہا لک ہے
 رور سوکھ جوت لکھان آج ہے

۲۔ ست گوروں میں جہا و علم و نور
 لکھ سے وکارتھم رنج و مل کرور
 ست گورو سب کچھ نہ جہا دیکھ کو کچھ میں رہا
 میں دیکھ عورت میں جس سے ستو کو چھوڑ کر دیکھ لیا
 میں ستو سے گل میں نیکی دل محنت میں سسر جودہ تھا
 دل میں پست گل تھا اور اور اور تمہ کے احسانات گل
 دوسرا ست جہا سے وہاں پڑنے میں گر گر پڑتی ہوں
 غلطی میں اور سنہاں سنہاں کر قدم آگے رکھتی ہوں
 مجھے ستو سے ملنے کی خواہش ہے اس میں شرم کی کیا بات ہے
 آجے دل سے کیسے سدا ملتا ہے آج تو اچھ دن ہے

ہاں کے درمیں صاحب دریں اہل سجدہ سناوے
 لانا کے دکھ سکھ کر جانے سنگ نہ چین چلاوے
 نس دن ست سنگت میں راپے شہر میں گشت ساقی
 کہ کیر تا کو بے ناہیں نرے پہ درساوے

۱۰۔ دسویں سا کر میٹھی دھوکا سوکڑا ہار بیٹھ ہی جو کھا
 دسویں کر میٹھی جانے سوکڑا ہار ترقی ٹھانے
 اس بدی کے پار کھ پاوے سوکڑا ہار ترقی ٹھانے
 جو نہ جانے ایک سا ہے چوکائی کی کہ کیر کا ہے
 ہنسا کارن کر نہ گرو آئی گھوٹ گیاں جو پتھر پرئی
 پہ ساکن اور گرتھ درٹھالی بن پار کھ اتم پھل پاوے

اسے دیکھئے مالک کے درشن ہوتے ہیں اور نہ شہر سنو تا ہے
 وہ مایا کے دیئے دکھوں کو سکھ کا طرح دیتا ہے اور خواب میں بھی کوئی خواہش نہیں کرتا
 وہ رات دن ست سنگ میں رہتا ہے اور شد میں سہت پیدا کرتا ہے
 کیر کہتے ہیں کہ بے گور کو کوئی ڈر نہیں ہے وہ بے غول کے مقام پر ہے جاتا ہے

۱۱۔ جو دسویں سمیوں کا دھوکا مٹا دے ایسا گورو یقیناً بہت اچھا ہے
 جو دسویں سمیوں کی حقیقت سمجھے وہی گورو ترقی کرنے کے قابل ہے
 جو اس قسم کے حواس کے مار بھی دیکھے وہی گورو مفلکوں کی ترقی کر سکتا ہے
 جو جنھیں سب نہیں کر سکتا وہ کس وجہ سے چوک پر داکر گورو بن گیا ہے
 جانور ماننے کے لیے جو گورو بن گیا وہ معرفت کو خراب کر گیا ہے اور گرو بھی پھیل گیا ہے
 وہ پہ سا کھیاں اور کتا میں لکھتا ہے اور کسی جاننے والے کے بولنے کی وجہ سے ٹھٹھکتا ہے

یہ من جے جہاں لگ نہیں پہر ماقہ درساوے
 کوہ کہتے نہ گرو ہے جو یہی ملک کوئی
 مدد میں تڑپ نہیں میں میں بھوک میں چوک نکال
 دھرتی میاں کا سہہ نہاگے مر مٹا پھانے
 مٹا سکھ کے سار سار ترس میں چل جاتا ہے
 ہتھ بیا سو پاہر کیلے دوہا درشت نہاوے
 کے یہ سار ہے ہنس کو گوں جھوٹا ہے

۱۲۔ راجا سو سنگور دوسے بناوے
 مٹ مٹ کا جھوٹا پتھر پتھر پتھر پتھر
 جینے ہائے نہ صفت کہوے پوچھا ہیٹھ نہاوے
 پرہہ اور کہنے تکھن ہجڑا زرس نہاوے

۱۳۔ جس کو درمیں طرح کا ویسے ہی سے پھانسا کو دکھاوے
 تو کسی قریب نہاے کہ کوئی کرہ کرتا کا ہی ہے ملتا رہے میں اس کا چلنا جو گئے
 تو نہیں جوس کہتے اس میں ڈر نہ ہوا کہے در دیوی کاموں ہی میں لوگ مکتا ہے
 وہ من میں آسمان سے بھی نہاے کر فضا میں چھٹا تا ہے
 وہ سویر کی خوشی میں ترقی میں جس جاکر جھٹکا ہے
 جو کچھ قسم کے نہاے وہ بھی نہاے کہتا ہے اسے کون دو سہ نظر میں آئی
 یہ کہتے ہیں وہ من میں کر رہتا ہے اور نہاے کہتے کہ وہ نہاے چھوٹا تا ہے

۱۴۔ اسے سادہ جھوٹے یہ سنگور و چٹا لکھا ہے
 حوسٹ کا پیرا بھو بھو کر پئے اور بھگے پٹا ہے
 جو نہ میلے جاسے نہ منست کیلا ہے پوچھا ہیٹھ چھوٹا ہے
 یہ کی کہتوں کا یہ درد دور کر کے بنا درشن کراتا ہے

سنت گورو دیا امی رس بھیجے تن من دھن مہا پرچہ کیجے
بکت بکیر سنت سکھائی سکھ ساگر استھر گھر پانی

سنت لکشن (سنتوں کی علامات)

۱۹۔ ہری جن ہنس دشا یے ڈولیں نرمل نام چینی چمن بولیں
مکتا بل پیے جوج بھاویں موں دھیں کے تیگس بدین
مان مہر دتھ کے باسی مہ چرن جت مہ دسی
کاگ کو پڑھی نکتہ پڑائی پرت دن جس دس پائے
نیر چھیر گو کہے بغیرا کہے بکیر سوئی مہ میرا

۲۰۔ میل سنوکتہ شبد بکت ہے سنت جس جو۔ ی ساکھی بانی
ہونا بکست رہے خیال تنہ میں اہر میں مدھ مسکوں دانی
ساکھی ڈالے نہیں جھوٹے بولے نہیں سرت میں مومت کوئی نہ نہ گئی

۲۱۔ سنت گورو کی ہر بات کے امرت میں بھیگو اور اس پر جان دیا سب تھوڑی کر دے
بکیر کہتے ہیں گوراحند دھندو سادھو راجت کا سمندر ہے اور تمام دانی پاتا ہے
۲۲۔ اللہ دے ہسوں کی حالت میں رہتے ہیں چمن میں گرا بھی باتیں ہوتے ہیں
چوٹی میں موتی یہ پیارے لگتے ہیں اور پاتوخی مونس رہتے ہیں یہ خدا کی توصیف کہتے ہیں
دو مان مہ دور کے کارے رہتے ہیں۔ رام کے قدموں میں دل لگا کر دیاسے بیٹے رہتے ہیں
ان کے پاس کی بھی لاکھا ہیں ستا اور ہنس گورو۔ ذات حق نار یہ رہتا ہے
جودہ۔ اور بانی کو علامہ کر دے کہتے ہیں کہ یہ ہی سنت بکیر ہے
۲۳۔ جس کے الفاظ سے فراغت صبر اور تہمت ہے وہ جو۔ ی سمت سچائی جانتے ہیں

ان کا چہرہ بھلا رہتا ہے وہ خدا کے خیال میں رہتے ہیں ان کے ہونٹوں پہ مسکین رہتی ہے
وہ سچ سے ڈرتے نہیں، مھوٹ نہیں ہوتے ان کی فہم سرت میں رہتی ہے وہ مصلیٰ کی زبان ہیں

شبد ساکھ بکھ پارس کر ہی ہوئے بھوت ہیں بکیر پڑ ہی
بنا حید کسرا ہر کہاوت سنگل جم سواں کو پاوے
پہ ساکھی بندہ کر دسی را بھونک بھونک جس دے سیر
پہ ساکھی ہے بھید ہللا جو بوجھے سو اترے پار
جب تک پورا گھلا پاوے تب تک بھوجل پھر یہ تو ہے
پور گورو جو ہوئے کھاوے شبد تک پرکٹ دکھلاوے
یک بار جیویر جو پاوے کھول تہہ مار نہیں پاوے
شبد بھید جو چائی سو پورا کنڑ پار
حق بکیر دھو پختہ ہے سو م سبد پار

۲۴۔ ساپے سنت گورو کی بلاری جن یہ کبھی قفل اٹھاری
نکھ بکھ صاحب ہے بھر پورا سو صاحب کیوں کیے دورا

۲۵۔ ایس تھوڑی تھوڑی ساکھی اور یہ کو خراب کرتا ہے در خود بھوت بن کر ترک جاتا ہے
جو مہا صنی خانے خیر گورو کہلاتا ہے وہ الگے جنم میں کتا ہوتا ہے
پہ ساکھی و حید پر پیہ خور کے، غنیں بھونک بھونک کر کیدڑ کی طرح مارتا ہے
پہ ساکھی ہر بھید ہے جس نے اسے سمجھ لیا وہ پار نہ لگیا
جب تک کسی کو کامل مہر نہیں ملتا دو ٹوٹ لوٹ کر دیا میں آتا ہے
جو پور گورو جوتا ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے اور شبد کو دیکھتا اور صاف دکھاتا ہے
جب انسان ایک نہ حقیقت پالیتا ہے تو دنیا سے ٹر جاتا ہے اس میں دیر نہیں لگتی
جو شبد کے اسرار کو سمجھتا ہے وہی پورا گورو ہے
اسے بکیر حقیقت کا ہم خبیر کے پار دھوئیں میں چھپی ہے

۲۶۔ میں بکے گورو کے صفتے ہاؤں جھوں نے چائی سے ہر قفل کھولا
سنت گورو سزا صاحب ہے اسے مالک سے علامہ کیوں کہو

ویدانت واد

افسلفہ ویدانت،

سادھوست گورو لکھ لکھایا آپ آپ درسا یا
 بچہ مدھیہ جیوں پر چھا در سے بر چھ مدھیہ چھا یا
 برہم تم میں آتم تیسے آتم مدھیہ مدھیہ
 جیوں مدھیہ دیکھیے سن نہ آکارا
 ہم پتھرتے پتھرتے تیسے پتھرتے مدھیہ دسترا
 جیوں روئی مدھیہ کرن دیکھیے کرن مدھیہ پرکاسا
 پرہم تم میں جیو برہم اور جیو مدھیہ تہ کوس
 کوس مدھیہ شہد دیکھیے ار تہ شہد کے مانی
 برہم جیو جیو تے من برہم مدھیہ مدھیہ

سادھوست گورو نے تادیدہ خدا کو دکھایا ہے
 جیسے بچہ کے اندر درخت دکھائی دیتا ہے اور درخت کے درمیان مادہ
 اسی طرح ہر تھائی آتما اور آتما میں اسی کی مایا ہے
 جس طرح آسمان میں شویہ دکھائی دیتا ہے اور شویہ میں دینے کا نہ
 اسی طرح خیر کستہ عظیم وجود سے اکثر برہم اور اکثر برہم کا پھیدو فانی اشیاء میں ہے
 جس طرح سورج میں کرن دیکھتے ہو اور کرن میں آجاء
 اسی طرح ہر تھائی جیو برہم ہے اور جیو یعنی جادہ میں سانس ہے
 سانس میں شہد کو دیکھو اور شہد یعنی لفظ کے اندر مدھیہ پو شیدہ میں
 اسی طرح ہمیشہ برہم سے جیو اولہ جیو سے من الگ ہو کر بھی ایک ہے

دھرتی تو آسمان کیا تھو آسمان چولا پھر خاک کا رہ پاک سما
 سیوک کو ست گورو نے کچھ مدھیہ تھائی کہ کیر ٹی ٹھ جیو جب کال نہ چاہی

جسٹ کل جگت جاگ ٹھائی

برہم برہم - تھیرہ رنگ دھمی کل پسر میں ہوں
 یا نہیں جھٹائی سیں سودر سب کھٹت سمان نہ کوئی
 جس وہ گاؤں ٹھاؤں استھانا ہوسے پیت رنگ لوں
 بروت پیت جے ست ناما آپ تے تارے کل دوں
 جسے نہ من مدھیہ بھیر کہہ بکیر جگ میں جن سوئی

میں سے رہیں ہا آسمان اور آسمان کا ضامیاد میں نے خاک کا موس پتا اور پاک رہا
 جب یہ کو ست گورو نے کچھ مدھیہ تھائی کہ کیر بکتے میں پنے گھ کو کھو تھماں موت نہ پتہ چھو

جسٹ کل جگت ہو دو ٹھائی قسمت سے

تھائی ذات ہات نہ دیکھو مدھیہ دست مدھیہ اس کی نہ دھائی مدھیہ مٹھائی ہوتی ہے
 مدھیہ جھٹائی مدھیہ تھو ر کون میں کھٹت کی مدھیہ نہیں کر سکتا
 جس گاؤں اور جگہ دویہ ہو دو خوش کھ ہے اور اس کے تھائی سے وہ بھی پاک ہو جاتا ہے
 وہ پاک ہوتا ہے سچے نام کا چاہ کر تا ہے خود تہا ہے اور دونوں خاندانوں کو تار تار ہے
 جس طرح کس دینی میں رہتا ہے اسی طرح ایسا شخص دینی میں رہتا ہے

۱۰۔ چنڈا جھٹکے، گھٹ مانی، اندھی آنکھن سو جھت، میں
 یہ گھٹ چنڈا، گھٹ سور، گھٹ کاسے، خد تور
 یہ گھٹ ہاسے طبل نشان، ہر مستبد سے بندگان
 جب لگ میری میری کہے، تب لگ کاج نہ بلو مہرے
 جب میری محتاج چائے، تب پڑھو کاج منورے تے
 جب لگ بنگلہ رہے، تب لگ ورن پھولے، ہم
 انا سہار بنگلہ کو کھائے، کھان میں پھولے، دیے
 گیان کے کارن کرم کائے، ہوتے تیار تب کر سننے
 پھل کارن پھولے بنے، پھل لگے ہر پھول کھائے
 مرگ پاس کستوری پاس، تب - کھوئے کھوئے تھی
 ہارے پنڈا میں لے کھاٹا، کیر و لگ، ورن

۱۱۔ اس جسم میں چاند چکنا ہے، لیکن اندھی آنکھوں کو کیا سوچے

اسی جسم میں چاند ہے اسی میں سورج، اسی جسم میں لافانی اندھی تری جیتی ہے
 اسی جسم میں طبل اور لٹارے بجتے ہیں، لیکن بیسے کو یکہ توڑھی میں آتی
 جب تک انسان میرا گزرا رہتا ہے، تب تک اس کا کوئی کام نہیں مٹتا
 جب میرے کی یعنی حصول کی خواہش ختم ہونے، تب اللہ کا مہنوار دیتا ہے
 جب تک تیر جنگل میں رہتا ہے تب تک وہ جنگل جوتا میں
 جب مدینہ دلت گیدر شہر کو کھاتا ہے تو وہیں جنگل پھولنے اور مریے لگتا ہے
 گیان حاصل کرنے کے لیے اس میں عمل کرتا ہے اور جب گیان ہوتا ہے تو کرم ختم ہو جاتا ہے
 جنگل میں پھول پھول کے لیے کھلتے ہیں اور جب پھل تے میں تو جوں کو کھ جاتے ہیں
 ہرن کے پاس کستوری راجتی ہے لیکن اسے اس کی نہیں جانی کاش ہے
 ندی کے پار ہی گاؤں ہے لیکن وہیں ندی پر پھل کھ رہے ہیں۔ کیر کہتے ہیں دنیا پھل ہو گئی ہے۔

تب کیڑا برقعہ نکور، تب پھول پھل چھیا
 تب ہی شور کرتا ہر کاسا، تب ہر پھول
 لڑا کر سن بھ آپے سو سس سند، رتھان
 نہ پھر پھر چھ تپے میں جیو مر مہ سسما
 تپے میں رہا تو دور سے پڑا تم میں جی میں
 جی میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس

۱۲۔ جی میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 تپے میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 تپے میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 تپے میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 تپے میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 تپے میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس

۱۳۔ خودی کی درخت، کیر پھول، پھول اور سہا ہے

خود ہی سورج سے گرتا ہے روشنی ہے خود ہی سورج، نورم ورم سہا ہے
 وہ اندھے کی صورت کا شویہ آسمان ہے، خود ہی سورج ہے خود عطر و خود مطلب
 وہ کشت یعنی دور سے لائی لائی درمائی ہے، اسی عطر میں جان میں اور پریم میں ہے
 تپے میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 درمائی میں اس کا عکس رکھتی دیتا ہے جسے کیر ماسی دیکھتے ہیں

۱۴۔ جی میں میں رہا جی میں دور سے لکھے کیر ماس
 کیر کا علم نہیں ہے تو چاہے مقرر جاؤ چاہے کاشی سب بے کار ہے
 کھ میں رنگی چیز دکھائی نہیں دیتی سبھی اسے ڈھونڈنے ہار جاتے ہیں
 ہرن کے ہاتھ میں مشک ہے اور جنگل جنگل اسے تلاحس کہہ رہے
 کیر کہتے ہیں کہ اسے سننے سونا لافانی دات بکائی آسمانی کے تپ سے ملے ہیں

سجے رہے مہلے بک میں ، کہوں آیت خدا سے
 دھڑے نہ دھیان کہے نہ چپ تپ ، ہم چیمہ بک
 تیر تھو برت مکمل پر تہائے شوق دور نہ رہے
 یہ دھوکی جب سمجھو یہ ہے تب بوجہ تہ بک
 حور حلت میں نہ رہے ، چھوٹے چپ تپ نہ بوجے
 کہ یہ موتی ست گورہ پور ، جو کوئی سمجھے بوجے

۹۔ سادھو پہلے کا یہ سادھو

کرتا تپ تپ میں کرتا کھ میں کو پر مودھو
 جیسے مٹ پاؤں تاد میں یہ جوں چل چہ
 کا یہ مڑے بندہ برابرے بندے مڑے کا یا

سج ہی میں مملوں طور پر دو ہم میں سہا سہ کہیں آئے جانے کی مروت نہیں
 دھیان کہے لوگ چپ تپ کر سہ پارم ، ہم کی تڑا سہ کی تڑا سہ نہیں
 تیر تھو برت مکمل پر تہائے شوق دور نہ رہے
 جب یہ سب دھوکا معلوم ہوتا ہے تو کہے کہ یہ جہت
 کوشش اور تہ سے ہم نہیں چھوٹے ، غلطی چھوٹا ہے جب حور دیتی مٹی ہے
 کہہ کہتے ہیں کہ وہی پورا ست گورہ سے حور یہ سب سمجھو بوجہ ہے

۱۰۔ اسے سادھو بک طریقے سے جسم کو پاک کرو

خدا میں تم ہو اور تم میں خدا ہے یہ سمجھ کر جی میں خوش ہو
 جیسے برگہ کے بیج ہی میں اس کے پتے ، پھول پھل چھایا وغیرہ میں
 اسی طرح جسم میں خدا ہے اور خدا میں جسم ہے

۱۱۔ سادھو پہلے کا یہ سادھو

یا گھٹ بھیت سات سمندر یاد میں ندی مار
 یا گھٹ بھیت کاشی دور کا یاہ میں ٹٹا کر دوار
 یا گھٹ بھیت چند سور ہے یاد میں ٹٹا کر مار
 کہے کیر سو بھی سادھو یاد میں ست کرتا

۱۲۔ سادھو ایک آپ جگ بابھی

دو چاکرہ بھرم ہے کر تم جیوں وری میں چھا بھی
 جانا ترنگے میں آپ کے پھر جمل مانہ رہائی
 کا یا چھا میں پاک تھ کی بنے کہاں سائی
 یاد میں سدا دیہ مٹی سب کی یاد میں منہ چارو
 کہہ کہتے ہیں کہ وہی پورا ست گورہ سے حور یہ سب سمجھو بوجہ ہے

۱۳۔ سادھو پہلے کا یہ سادھو

ہم جسم کے اندر سات سمندر ہیں اسی میں ندی تالے ہیں
 اسی جسم میں کاشی اور دوار کا ہیں اسی میں ٹٹا کر دوار ہے
 اسی جسم میں چاند اور سورج ہیں اسی میں ٹٹا کر ستارے ہیں
 کیر کہتے ہیں کہ سادھو سادھو اسی میں ذات حق موجود ہے

۱۴۔ سادھو پہلے کا یہ سادھو

دو سہ سے سہ سے کام لے پا دھوکا میں جیسے آیتے میں کس کا مکس
 جیسے تکی کی ، باقی سے پیدا موتی سے چہ پاتی ہی میں سہا تہ ہے
 مسک پانچ عاصم کی پر چھ مٹ ہے وہ ختم ہونے پر اسی میں سما جاتی ہے
 سب کے جسم کی یہی حالت ہے اسی طرح دل میں خیال کرو
 اپنا وجود کا جی طرح تصنیف کرو اور حسی عنصر کو سمجھو

۸۱۔ دیا کی ہر دیا ہے جی دیا اور ہر بھن کو ہم
اُسے تو نہ بے بیٹھا ہے کہ کس طرح دو سر ہوگا
اسی نام کو پھر کے ہر دھانہ ہر کے کہے کیا نہ کو ہم
جکت جی ہر سب جکت ہے ہر ہم میں گیان کر دیکھ نہ کو ہم

۸۲۔ من تو مانت کیوں نہ مارے

کون کہن کو کون سنن کو دوجا کون حارے
درہن میں پرت بکب جو بھلے آپ جہل ہی کوئی
دیکھنا ہے ایک جب جو لے تو کھ پاوے کون
جیسے جل تے ہیمن بنت ہے ہیمن دھوم جل ہوئی
تیسے یہ تھتہ فاکتہ سہل پھر ۲ اور دو سوئی

۸۱۔ اگنی پون پان پر تھی نہ تہ میں مسید ناہی
قاضی بدست کرو میرا کاسے ما نہ نہ میں
ساچے نام گن کی آما ہے وہی میں ساچا
کوتاچ پے ہے کہتے ترگن تین نہ ساچی
جل جگ تھو جے جگ دھرا باہر بھیتر سوئی
اُن کو نام کہن کو ناہی دوجا دھوکا سوئی
کھن پنڈت گورو کو ملنا کھوت کھوت پایا
اک لگ کھوت مل جب دھوکا کھوں گی نہ
کہیں کہ سنو علی س دھوکا ست سنبھل جگ نہ
آپ مدے تپے پوے آپ مدے ۲

۸۱۔ اگنی پون پان پر تھی نہ تہ میں مسید ناہی
قاضی بدست کرو میرا کاسے ما نہ نہ میں
ساچے نام گن کی آما ہے وہی میں ساچا
کوتاچ پے ہے کہتے ترگن تین نہ ساچی
جل جگ تھو جے جگ دھرا باہر بھیتر سوئی
اُن کو نام کہن کو ناہی دوجا دھوکا سوئی
کھن پنڈت گورو کو ملنا کھوت کھوت پایا
اک لگ کھوت مل جب دھوکا کھوں گی نہ
کہیں کہ سنو علی س دھوکا ست سنبھل جگ نہ
آپ مدے تپے پوے آپ مدے ۲

۸۱۔ دریا کی ہر خود دیا ہے دریا اور ہر ایک دوسرے سے مختلف نہیں ہیں
وہ اٹھتا ہے تو پانی ہے بیٹھا ہے تو بھی پانی ہے دو دوسرا کس طرح ہوگا
اسی نام کو دیکھو تو پھر ہے لہر کے کہنے سے کیا پانی کھو جاتا ہے
دنیا ہی ہر ہم ہے اور ہر ہم ہی دیا ہے اسے کیر میں مان کر اور دیکھ کر کہتے ہیں

۸۲۔ لے میرے در تو میرا کہنا کیوں نہیں مانتا

کہنے سننے کے لیے لہر کا ہے اور کون شخصیت ہے ہی کہاں
تینہ میں اس کا عکس ہے وہ خود چاروں طرف بھی ہے
جب در کا تذبذب مٹ جاتا ہے اور اس سے مل کر یک ہو جاتا ہے تب ہی کوئی اُسے دیکھ پاتا ہے
جیسے پانی سے برف بنتی ہے اور برف بھاپ در پانی میں ہے
اسی طرح یہ منہ منہ میں ملتا ہے تو اس کے ساتھ مل کر یک ہی ہو جاتا ہے

۸۳۔ فہم کر فہم کر فہم کر مان، فہم بن فکر سے منہ تیری
 سکل جہاد دیدار دل زنج ہے ذوق اور شوق سبوج تیری
 ہوتا مسست مستانے محبوب ہے، انا ساعدل کہنے کون کیری
 ایک ہی نور دین و بہر دیکھے ہمیں دور بہ سرشتی میں ری
 آپ ہی غنی غیب ہے آپ ہی آپ غنی ہو آپ گہری
 آپ ہی چور پگ ساہ ہے آپ ہی گیان کھ آپ ہی آپ سے ری
 آپ ہی ہری ہرنا کٹ آپ ہی آپ فرسنگ ہو آپ گہری
 آپ ہی راو، آپ گنا کھ آپ کو آپ ہی آپ دے ری
 آپ ہی جوئے کے دان دسکھا کیا آپ ہو باونا آپ چھے ری
 آپ ہی کرتن ہے کس ہے آپ ہی آپ کو آپ آپ ہر بے ری
 آپ ہی بھکت بھگونت ہے آپ ہی اور بہر دوسر اعلیٰ ہے ری

۸۴۔ ہمت کو بھگے بھگے لے، خضر بات سمجھے تیری فکر بس مے ڈگی

ساری روشنی اور دیدار دن ہی میں ہے، سار ذوق شوق تجھ پر منحصر ہے
 مستانے محبوب تجھ سے محاسب ہے تجھے تھی پہنشان کس ہے
 ایک ہی نور کا دریا ہے جو ساری مخلوق میں پھیل کر بہ رہا ہے
 وہ خود ہی دولت مند ہے خود مخلص ہے خودین دشمن ہو کر ہے کو غیر تباہ ہے
 وہ چور ہی خود ہے اور شاہ گل خود، خود ہی علم کی باتیں کرتا ہے خود ہی مست ہے
 وہ خود ہی دشمن ہے خود ہی مرث کشیپ ہے جسے فرسنگ بن کر خود گرا ہے۔
 خود ہی راونا ہے خود ہی رام چند وہ خود اپنے کو ہر اتا ہے
 اس نے خود ہی بی بن کر زمین کا دان کیا اور با من بن کر اپنے کو دھوا دیا
 وہ خود ہی کرشن اور کنس بھی خود ہی، خود ہی اپنا قتل کرتا ہے
 وہ خون ہی غاہہ ہے خود ہی مجبور وہ خود اپنی عرض مست ہے دوسرا کوئی نہیں

جو سمجھے تو کھری کس ہے، سمجھے تو کھوٹی
 کہے کیر دوڑ پکھ نہ گئے تاک مس ہے توٹی

۸۵۔ نایں دھرمی نامہ دھرمی نایں حتی نہ کامی ہو
 نایں کہتا نایں منقا نایں میوک موٹی ہو
 میں بندھانا میں مکتا نامہ بندھ سب رنگی ہو
 ناکا جوئے تیارا ہوا ناکا جو کا سسنگی ہو
 باجم ترک ترک کو جانے ناہم مرگ سدھاس ہو
 سب ہی کرم ہمارا کیا ہم کر من تے نہ رہے ہو
 یہ مت کوئی برلا لوجے جو مت گورو ہو بیٹھے ہو
 مت کیر کا ہو کو تھا ہے مت کا ہو کو بیٹھے ہو

۸۶۔ مگر سمجھ تو میری بات کھری ہے نہ کھو تو کھوٹی ہے
 کہہ کہتے ہیں کہ جس نے دن دو نسا تا نرات کو چھوڑ دیا اس کی عقل موٹی ہے

۸۷۔ میں دھرم والا ہوں۔ دھرمی نہ پرہیز کار ہوں نہ شہوت زدہ
 میں کہہ ہوں۔ مستانوں۔ ملک ہوں۔ خدمت گزار
 میں بندھ ہوں۔ تیرا ہوں نہ مکمل رہتی یافتہ
 میں۔ کسی سے حد حد ہو۔ کسی کے ساتھ ہوں
 میں۔ تم جمنہ جانے میں۔ مت کو عاتے میں
 سب کام ہمارے کیے ہوتے ہیں پھر ہی محمان سے علاحدہ ہیں جی ان کا بھل نہیں ہو گئے
 یہ بات کوئی برہما ترمی ہی سمجھ سکتا ہے جو مت گورو کو کر بیٹھے
 کہہ کہتے ہیں کہ کسی اعلیٰ کو قائم کرنے کسی کی تردید کر

بہتر رنگ پیارا سب سے نیا را سب ہی میں لگ بھیکو ہے جی
بیز ملا خدائے میں ہم تم نہیں وہ ایک ہے جی

۸۷۔ آسمان کا آسرا چھوڑ پیارے غلط دیکھو گھٹ اپنا جی
تم تپ میں تپ تھیں کرو تم چھوڑو من کی کلپنا جی
جن دیکھے جو کچھ نام ہے سو کیسے میں کا سب جی
کہ دیدار پر گھٹ دیکھ سب جاپ کون کا جی جی

۸۸۔ بیٹو آپ ہی سرور

جیسے سوہنا کاٹھ مندر میں بھرت بھونک ۸۷
جیوں کیر بچ نہ کہ کوپ چن پر پتا دیکھ پرو
ایسے ہی مددگ بھٹک سلا پر دشمن آن کو

یو تفلوں محبوب سب سے علاحدہ ہے قدر بھی کے ساتھ ملا ہوا بھی ہے
اسے کیر بچے مشد ہی میں ملا ہم تم کوئی نہیں ایک وہی ہے

۸۹۔ سے پیارے آسمان کا آسرا چھوڑو اور نگاہ پلٹ کر پنے ہی اندر دیکھو
تم خود ہی میں خد کو تحقیق کرو اور دل کی تھیں چھوڑو
بیر دیکھے اگر اپنا ہی نام چ تو یہ رات کو دیکھی ہوا خواب ہی ہو
کیر نے جب صاف دے ار کیا پھر اسے جاپ جیسے کی کیا ضرورت

۹۰۔ خودی خود ہی دراموش ہوگی

جیسے جنگل کے تینوں کے محل میں جا کر پریشان ہو کر بھونک بھونک کر مروتا ہے
جیسے شیر کویش کے پانی میں اپنی بے ہوش دیکھ کر اس میں کود پڑے
ایسے ہی مست ہاتھی بلور کی چٹان پر دانت اڑا کر نہیں توڑتا ہے

۹۱۔ ملک ہووے چھٹیں بند من سیتی تب کون مرے تے کون مارے
ابنکار تے بھیر بہت ہووے تب کون تے کسے کون تارے
مرنا جینا ہے تارہ کوئی جو آپ کو آپ ہمار ڈارے
یتیم ہووے کٹھا جاگ دیکھے دیا دیکھ کے جوت کیر دعا ہے

۹۲۔ یہ تو ایک جاپ ہے جی ساکن دریاؤ کے کینک سدر
جاپ تو میں دریاؤ ہے جی دیکھو بندہ وہ سے سوچ جدا
جاپ تو ہے اٹھ ہی میں جی ہے بیٹھے میں مطلب خدا
جاپ دریاؤ کیر ہے جو دو جا نام بولے سو ہر جدا

۹۳۔ گھٹ گھٹ میں دنا لاگ رہی پر گٹ ہوا ایکو ہے جی
بھوں چور ہوا بھوں ساہ ہوا بھوں بائیں بھوں شیخ ہے جی

۹۴۔ گر آدمی آزاد ہو جائے بند تھیں کاٹ دے پھر کون قاتل کون مقتول
گر نشہ خودی چھوڑ دے اور بے خون ہو پھر کون ترے والا کون تارے والا
زندگی اور موت تو وہ اصل اسی کی کہنی چاہیے جو خود کو بھول جائے
۹۵۔ سے آگاہ ہو جائے جاگ کر دیکھے دور گورو کی یاد کیر کرے کیر روشنی حاصل کرے

۹۵۔ یہ دریا کے درمیان دانگی طور پر ساکن ایک جاپ ہے
جاپ خود دریا ہے اور دیکھو موج سے جدا بھی نہیں
جاپ بھی تک ہے جب تک کٹھا ہے بیٹھ گیا تو دریا یعنی خدا ہو گیا
اسے کیر جاپ دریا ہی ہے جو نہیں نہ چیر میں سکے وہ بیٹے کی طرح ہے اصل ہے

۹۶۔ ہر جسم میں سلسلہ لگ گیا جو نا فہیدہ تھا وہ ظاہر ہو گیا
کہیں وہ چور ہو کہیں برہمن وہ کہیں شیخ

جن سے چتر بنایا ساہی صورت دھلا
کہ کیرتے جن بھلے جے تیرہ لہریا

۹۔ جو تود کرتا ہوں سہارا جمعت تین ڈنڈ فوسرا
جنمے شور پھٹے پٹن شوررا کرتا جینو گھاس گندہ
جو تم باہمن باہمن چلے اور رات تم کاسے - اسے
جو تو ترک ترکنی جلیا بیٹے کاسے دست کرے
کالی پیری دو بونگائی تاکر دودھ دیب بدن
چھ نہ کیٹ نہ دھک پانی کہ یہ کھج سا رنگ پانی

۱۰۔ دوسے ملک میں کہاں سے آئے ہوں کوئے صمدی

الہ رام کریم کیشوہری حضرت نام دھرا

جس نے سچی صورت کو تاکر یہ تصویر بنائی ہے

سے جس سے پہچان لینا وہی ٹھیک کوئی سے یہ کیرتے میں

۹۔ اگر تو بہن یا ذلت پات کا ماننے والا ہے تو میں اندکے مٹا ہوا پیدا ہوتا
تم تو جنم سے شور پھٹے جیسے تھوڑے میں جھوٹا جیسو جس کو راجھن کپٹ کہے شور پھٹے
مگر تم پر جھنی مال سے پیدا کاسے تو کسی دوسری رو سے کیوں نہیں آسے
مگر تو ترکنی دیرا کیا ترک مسکات ہے تو تیری سمت مال کے پیٹ ہی میں ہوں - ہونے
کاسے اور پیٹے رنگ کی گائیں دو جو اندر بھرت کے دودھ میں دھک کر کے بناؤ
اسے حد سے زیادہ چارک انسان دھوکے بازی جھوٹا کیر کہتے ہیں کھڑکی یاد کر

۱۰۔ دو خدا کہاں سے آئے تجھے کسی نے کہیں بہکا دیا ہے

ایک ہی کا نام اللہ رام کریم کیشوہری اور حضرت رکھا گیا ہے

دھک مٹھی سو دا تا ہرے مگر مٹ مٹ پرو
کہ یہ لہری لہری کے شور - تو کون کون پرورد

سامیہ واو ایکساں نظری

۹۔ آپ ہی کرتا ہے کرتارا پتہ پرہ باس گردھیں کھیلا
پرہنا ہے کینھ اک ٹھاؤں ایک جنم کے کتب بناؤں
منہر منی مہر دیو پر جانی تا میں آپ جیسے ہرے پانی
مت جنم کے باہر آیا تب تینو تنگی نام دھرا
گو کوشت جو صحت پانا تاسے سنگ - جاسے پانا
ساہی ہاتھ ہوں میں اپنی کھیلا دودھ - ورے سیسی
تیت رنگ ہے ایک مدرا کا کو کھی باہمن مدرا
صوٹ نہب جیسے مت کوئی ہندو ترک صوٹ گل دول

بد ہی مٹھی - ج سے نہیں کھوتا اور پکڑا جلتے پر مگر گھر ناچ دیکھتا ہے
پرہتے ہیں - سے صید جی داسے تو تے تجھے کس نے پکڑا ہے

۹۔ کرتا میں ذ جواہری ہوتا ہے - اس سے کھار بنا طرح طرح کے رتن بنا - میں
حاشی سے سگی کو یک جگہ جمع کیا اور طرح طرح کی ترکیبوں سے رتن بنائے
جسم کے اندر جھوک کی آگ جلائی اور پھر خدی ہی پالنے پوسنے والے ہوئے
یہ دون کو سنس کر کے ہی صلیت سے ماہر ہو ورنہ تینو تنگی کا نام س نے پنا
نرانیہ مگر تاڑو حق ہو تو ہر رنگ اس کے ساتھ نہیں چلتے
میں اتنی بات کہتا ہوں کہ یا تو میں دیوانہ ہو گیا ہوں یا خواب دیکھ رہا ہوں
پوسیدہ در ظاہر جو کچھ ہے وہ ایک ہی ہے - کسے سرہن کہیں ورکے شور
کسی کو جھوٹے عور میں سے پھونکا چاہیے - ہندو مسلمان دونوں ہی جھوٹے ہیں

مائی کے گھر ساق بنایا نادے بند و سہانا
گھٹ بنے کیا نام دھر ہوئے الحق کھوج جان
ایکے ہاتھ تو چامل موتر اڑھ گھا ایک صدرا
یک بندو سے سرشت رچو ہے کو برامن کو شودا
رج گن بریم کوکھن کشنکر ستو گنی ہری سوئی
کے کبیر رام دم رہیا بندو ترک نہ کوئی

بھکتی اور ایک (جوش مودیت)

۹۲۔ اور مین میرو رام نام میں رامہ کو، خب را، جو
رام نام کو کر دل رخ میں ہری مورا، مٹا را، جو
اس نام کو کر دل پسار دن دن جوت سواں جو
کان تر ند میر تین ہوا ڈکئی ڈھول بھائی جو

مٹی کے گھر میں اس نے کار چڑی کی ہے شہ میں سے بوند نکال کر
جب یہ گڑا جسم ختم ہو جائے گا تو اس کا کیا نام رکھو گے، الحق ہی ترش میں کہ ہے
ہڑی کھال بول دہرا ایک ہی ہیں خون اور نقد ہی ایک ہی ہیں
ایک بوند سے ساری مخلوق بنی تھی ہے اس میں کوئی برہمن ہے کون تودر
رچو گن مرہا ہے، تو گن شیو میں اور ستو گن و شوہی میں
کبیر کہتے ہیں کہ سبھی میں رام بے ہوئے ہیں۔ کوئی مندو ہے دمسہ

۹۳۔ رام نام ہی میرا اور چنا ہے، میں رام ہی کا خوار ہوں

میں رام نام کی تجارت کرتا ہوں، خدا میرا دوکاندار ہے
میں خدا کے ہزار ناموں کو پھیلاتا ہوں، وہ روزانہ بٹھ کر سہایا کو جانتا ہے
میرے پاس تجارت کی ساکھ، ترزو، سب میں، نقیبہ بھی رخصت ڈھول ہی، ہی ہے

گہنا ایک کنگ تے گہنا تا میں بھرا نہ دوجا
کہیں سنن کو دوسے کر تھاتے اک فوج اک پوپ
وہی بھادیو وہی محمد برہما آدم کہیے
کوئی بندو کوئی ترک کہاوتے یک زمین پر رہیے
دیہ کتاب پڑھے دے گتہ دے مونا نادے پاندے
دھت دھت کے نام دھر ہو اک مائی کے جاندے
کہ کبیر تے دونوں بھولیں رامہ کہہ نہ پایا
دے خضیا دے گتے گتاویں داندے جنم گوا یا

۹۴۔ ایسو بھرم، مگر چن بھاری

دیہ کتاب دین اور دوزخ کو چتر کھا گوا یا

ہم سے زیور ایک ہی سونے کے بنے ہیں ان میں کوئی فرق نہیں ہے
کہتے سننے کیسے دو چیزیں قائم کر دیں، ایک ناز اور ایک پوہ
جو بھادیو میں وہی محمد میں، برہما کو آدم کہنا چاہیے
کوئی بندو کہتا ہے کوئی مسلمان، رہتے سب ایک ہی زمین پر ہیں
وہ دھ پڑھتے ہیں وہ کتاب کتبہ، وہ مولا ہیں وہ پندت ہیں
ملا دھ دھ دھ نام رکھ دے گئے ہیں لیکن سب یک ہی مٹی کے برتن ہیں
کیہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں گم، میں خدا کسی کو نہیں ملا
یہ حق کر کھاتے ہیں وہ گتے، در فضول بحث میں زندگی مراد کہتے ہیں

۹۵۔ مگر ہی اور بھرم، بت رہیہ دہیں

دیہ کتاب دین اور دوزخ، اور دوزخ ہونے کے سولات

چھ ماس تک برس دن لکڑی
لوگ بوسے بھل کاتی پڑی
کچے کیر سوت بھسل کاتا
رہنٹا نہ ہوئے ملکتی کروا

۹۹۔ سائیں کے سنگ سائیں

سنگ نہ سوتی سوت نہ جاتی جو بن گوبنے کی تائیں
جنا چار مل لگن سوچائی جتا پانچ مل منڈپ چھائی
سکھی ہیل سنگل گاویں دکھ سکھ ماتھے ہری چٹھائی
نانا روپ پرکھ من بھانور کاٹھی جور بھیجی پتانی
دکھ دیئے دیکھ بھی سودا سنی چوہر دیکھ بھی سنگلی

پھر بیٹے میں نکو بنا اور برس دن میں لکڑی
لوگوں نے کہا کہ بیوی نے اچھا کاتا ہے
کیہ کہتے ہیں کہ سوت تو خوب کاتا
لیکن چرٹ ملکتی دیئے والد نہ ہوا

۱۰۰۔ میں شوہر کے ساتھ سسرال آئی

میں اس کے ساتھ۔ سوتی لطف نہ کیا میری جوانی خوب کی طرح بیت گئی
چار لوگوں یعنی دیدوں نے لگن سے کی اور پانچ یعنی عمامہ نے منڈپ بنایا
سکھی بیسیوں نے مبارکت گیت گائے اور پیتا پی پر سکھ دکھ کی بلدی پر ٹھائی
دل کے اندر طرح طرح بھانوریں پڑیں درد کا غم جو ذکر میں بیاہتا بن گئی
جب تک میں سراج کو پانی چڑھا تو مٹی مہا لگن مٹی لیکن شوہر کے ساتھ تو جیسے رات ہو گئی

۹۷۔ دہن چھ سنگ چار ہرے گھر آئے رام بھتار
تن رت گویں میں رت کر بھوں پانچو تو برتی
رام دیو موبے بی بی میں آئے میں جو بن سدھائی
ہر ہر وہ بیدی کر بھوں ہر ہر وہ وید اچارا
رام دیو سنگ بھ لوریوں دھن دھن بھال ہارا
مٹر تینتوں کو تک آئے مٹن ودر بس اٹھاسی
کہ بکیر سو ہے بیاہ چلے بھی پڑ کہ ایک اجاسی

۹۸۔ بری مور پیو میں رام کی بھڑیا
رام مور پڑا میں تن کی بھڑیا
ہنی مور رہتا میں رتن بیویا
ہنی کو نہ س کاتی بھڑیا

۹۹۔ سے دسو میں ایک گیت گاؤں ہمارے گھر ہمارے شوہر رام آئے ہیں
میں جس نے کھت کے ساتھ بن محبت کہوں گی پانچوں عنصران کے ساتھ کے براتی ہیں
رام جی مجھے بیاہے آئے میں میں جوتی کے نئے میں چار ہوں
میں ہے صم کو دیکھ وہ بیدی بتاؤں گی برہمانی شادی کے منتر کے طور پر وہ پڑھیں گے
میں رام جی کے ساتھ وہ ہیں پھر وہی گئی مہر کی قسمت بہت چھی ہے
تینتوں کروڑ پوتا اور کھسی پنا رتنی شادی کا تھانہ دیکھئے آئے ہیں
بکیر کے میں کہ ایک نہ تھانے مجھے بیاہ لے چلی ہے

۱۰۰۔ سی میرے شوہر میں میں رام کی دہن ہوں
میرے ساتھ تو بہت بڑے میں میں جسوانی طور پر چھوں ہوں
ہنی میرے جوتے ہیں میں رتنی بیوی چتری
ہنی کا رام سے کہہ بھونے موت کاتا

۱۰ . مست گوردو بہار جی مجھ پر مایں رنگ ذر
شہد کی چوٹ لگی ہوئے جس میں بدو گئی قیصر
دستور مہن کچھو میں گئے یہ کرے یہ بچار
شمر مرقعی جس پر اولہ کوئی - یادے پار
صاحب کبر صہ رنگ رنگی سب رنگ جا

۱۱ . کیسے دن کٹیں جس نے جیو

یہ رنگے کو چمچو مہار جیو مہار جیو
اندر چہرے کے کد بنانا تیر صورت بنے کھوے جیو
کستہ کر سٹو جانی مہار جیو مہار جیو
۱۲ . مریت لگی تو کی میں سے
مظہر داب مہار جیو مہار جیو

۱۳ . سے مست گوردو بہار جی مجھ پر بانک کارنگ حریف دین
میرے دل میں شہد کی چوٹ لگی اور اس نے مار جسم بدو دیا
جودی ہوئی کچھ لگتی جی میں ہے یہ وہ کیا کرے
اسان مہار جیو مہار جیو دیا سب کی بگ سے دے
بانک نے کبر کو چارہ رنگ سے رنگ دیا - رنگ ماسے رنگوں سے علامہ دے
۱۴ . مجھے ہے غم میں دل کاٹنے کی ترکیب تانے د

اس طرح لکھا ہے جس طرح جس میں تیر مہار جیو مہار جیو
میں سے اپنا آج کل پھاڑ کر کاغذ بیا ہے یہی صورت دل پر غم لڑے جا
اسے مہار جیو کبر جگتہ ہیں کہ میری ہا نہ کیڑا کر راست جاتے جا

۱۵ . تمہارے نام سے محبت ہو گئی ہے ایک لمحہ کو بھی وہ نہیں بھولت
اے بانک اب تو میری نظر کرو اور مجھ سے ٹو

یہو بیاد مہار جیو دو بہار جیو مہار جیو
کبر کبر ہم گئے جیسے طرب گنتے تیر بھائی

درہ نویدن (ریان ہجر)

۱۰ . بالہ آؤ ہجرے مجھ سے تم بن ڈکھیا دیر سے
سب کا لبہ تھاری رہی ہو کو یہ کسندیر رہے
یہو جیو جیو جیو - سوئے تہ لگ کسوت نہ رہے
نہ - نہ رہے میرے - کوئے گردن دھمے - دیر سے
جوں کائی کو کائی پیاری جوں پیارے کوئے رہے
سے کوئی اب نہ پکاری پیارے کے سانسے رہے
اب تو بے حال کبر مجھے میں بن دیکھے جیو جیو

۱۱ . مہار جیو مہار جیو - کے خیر مل رہے کے پنے وہ مہار جیو جیو
کبر کے ہیں کہ میں گئے حلاوت شوہر سے نے کی حلاوت میں رہے جگے

۱۲ . سے مست گوردو بہار جی مجھ پر بانک کارنگ حریف دین
میرے دل میں شہد کی چوٹ لگی اور اس نے مار جسم بدو دیا
جودی ہوئی کچھ لگتی جی میں ہے یہ وہ کیا کرے
اسان مہار جیو مہار جیو دیا سب کی بگ سے دے
بانک نے کبر کو چارہ رنگ سے رنگ دیا - رنگ ماسے رنگوں سے علامہ دے
۱۳ . مجھے ہے غم میں دل کاٹنے کی ترکیب تانے د
اس طرح لکھا ہے جس طرح جس میں تیر مہار جیو مہار جیو
میں سے اپنا آج کل پھاڑ کر کاغذ بیا ہے یہی صورت دل پر غم لڑے جا
اسے مہار جیو کبر جگتہ ہیں کہ میری ہا نہ کیڑا کر راست جاتے جا
۱۴ . تمہارے نام سے محبت ہو گئی ہے ایک لمحہ کو بھی وہ نہیں بھولت
اے بانک اب تو میری نظر کرو اور مجھ سے ٹو

۱۰۵۔ شہ کی چوٹ لگی ہے تن میں مگر نہ چمن چمن نہ میں میں
 ڈھونڈتے ہیں وہ بونہ پائوں اوشہ مول کئے گدراؤں
 تم سے بید نہ ہم سے روگی میں دیدار کیوں جیسے بیوگی
 اچکے رنگ رنگی سب ناری تاجاؤں کو پیہ کو پیاری
 کہہ کیر کوئی گورد نہک پاس بن نہیں دیدار دکھاوے

۱۰۶۔ چلی میں کھوج میں پیہ کی مٹی نہر سوچ یہ جید کی
 رہے نہت پاس ہی میر سے نہ پاؤں یار کو میر سے
 دکل چوں اور کو دھاؤں تہوں نہ کنت کو پاؤں
 دھوں کہہ بھانستے دھیرا گیوگر ہاتھ سے میرا
 کٹی جب میں کی بھائیں نکھوتب گلن میں سائیں
 کیرا مشید کہہ بھاسا میں یار کو بھاسا

۱۰۷۔ میر سے ہل میں شہ کی چوٹ لگی ہے بچے۔ نگہ میں میں ملتا ہے نہ جنگ میں
 میں ڈھونڈتے تھی پھرتی ہوں لیکن شوہ کو نہیں پاتی۔ دوا دوا کی کر میتی ہوں
 نہ کوئی تم جیسا ہے ہو گا نہ میری جیسی جا رہی دیدار کے مجھ کیسے ہے
 سب عورتیں ایک ہی رنگ میں رنگی ہیں۔ معلوم محبوب کو کون بھی گنتی ہے
 کیر کہتے ہیں کہ کاش کوئی پہنچا ہو جھڑ ملتا۔ جو بغیر نکھوں کے مجھے محبوب کو دکھ دیت

۱۰۸۔ میں اپنے شوہر کی تلاش میں نکلی۔ میر سے دل کی یہ فکر نہیں رہتی
 وہ راحت دن میر سے پاس رہتا ہے۔ لیکن میں محبوب کو دیکھ نہیں پاتی
 میں بے چین ہو کر چاروں طرف دوڑتی ہوں۔ پھر بھی اپنے شوہ کو نہیں پاتی
 میں کس طرح صبر کروں۔ میر سے ہاتھ سے ہیرا گر گیا ہے
 جب نکھوں کا اندھیرا دور ہوا۔ تب آسمان میں ہلک دگھائی دیا
 کیر نے شہ کہہ کر جتا دیا کہ محبوب کی سہائش آنکھوں ہی میں ہے

برہ ستاوت ہو کو جید تر ہے میرا
 تم دیکھیں کو چاد ہے پر بھو ملو سوچا
 جتنا تر سے دس کو پل پلک نہ لاسے
 دوز بند دیر کا نس ہامہ جاگے
 جو تریق سے کروں نکھ نہ بیا
 یہ کہہ گورو یا کیا مدد نہاں پیار

۱۰۹۔ ہوں داری دکھ پھر پیار سے کروٹ دے تو بہر کا ہے گوارے
 کروٹ جلا نہ کروٹ تیری لاک گوسے سن جنتی میری
 جو قریب جا رہی کوئی تم سوکنت نار ہم سوئی
 بہت کہہ منو مرائی اب تھری پریت۔ ہوئی

مجھے محنت ہے میرا جی تڑپ رہا ہے
 اے۔ لک نہیں۔ کیسے کو جی چوت سے جلد سو
 نکھیں نکھیں دیکھنے کا ترس۔ جی میں یک ہل کا مل پلک نہیں لگتی
 یہ۔ ۱۰۹۔ دوسرے۔ مت نہ جاگتا رہتا ہے
 میرے محبوب کی حوت سے تو ایک لمحے کو چہرہ نکھوں کا
 میرے کیر اب مجھے گورو ملتا ہے اور میں کے لڑیہ محبوب ہی

۱۱۰۔ میں تیرے عہدے پہنچا۔ یہ۔ دکھ مارا۔ مجھ سے کروٹ پھر کر مجھے کیوں مانا ہے
 میر سے یہ تیری۔ نہ بھلی ہے کروٹ نہیں۔ میری حوت من اور گلے سے لگ جا
 میر سے تمھارے نہ میا کوئی ہیں ہے۔ تم شوہ ہو اور میں تھری ہوئی
 کیر کہتے ہیں کہ اے یہ وفا آدمی۔ اب مجھے تمھارے یقین میں رہا ہے

۱۰۸۔ مس گورو کی تان نہر بہر آتی ہر میں صورت گئی پچھاڑیں کاتی
تیرے گھر میں ہوا اندھیر بھرم کی راتی بہر بھی پیاسے بھینٹ رہی پچھتی
سکھ نہیں سین سوکھوچ ڈھونڈ لے آتی میرے پیاسے سکھ چین نام گن گاتی
تیرے آواگوں کی ترس سب من جاتی چھب دیکھت بھی ہے ہال کان بھاتی
سکھیں ہاں سرور چوہنس جنہ پاتی یہ کہیں بکیر بچہ رسیب ملی سواتی

تپھے بن بانم مور جیا

دب نہر چیں رات نہر نہر تپھے تپھے کے بھور کیا
قن من مور رہست اس ڈولے کون سج پچھن لیا
میں ٹھکت بچے پنڈ نہ سو جھے سائیں بے درانی کھ لیا
کہتے بکیر سو بھی سادھو ہر وچر دکھ نہ رکھا

۱۰۸۔ مس گورو کی تان سن کر نہر نہیں آتی ہر میں صورت ہو گئی پچھاڑیں کاتی ہوں
اے بھرم کی مار کی تیرے گھر میں اندھیر ہو گیا تو پچھتی تی جی رہی محبوب سے ماقاتہ نہیں ہوتی
سر پاتل تن میں لگ کر سے ڈھونڈ لہ لاتی محبوب کے ملے یہ چین ملتا اور نام کے گن گاتی
ہنم لیے در مرنے کی تیری ساری تکلیف مٹ جاتی بھولکا حال کیو کر مست ہو جاتی اور ہوتے پرست ہوتی
سے سکھیں ہاں سرور چوہنس جنہ پاتی یہ کہیں بکیر بچہ رسیب ملی سواتی کی بوند لے گی

۱۰۹۔ میرا دل محبوب کے بغیر تڑپ رہا ہے

نہ دن کو چین ہے نہ رات کو چین میں نے تڑپ تڑپ کر صبح کی ہے
دہنٹ کی طرح میرا تن من ہوتا ہے میں نے جیسے کونہ سج یہ مخدیں ہے
آنکھیں ٹھک گئی ہیں راستہ دکھائی نہیں دیتا ہے درد مالک نے میری خبر نہ
سے سادھو بکیر کہتے ہیں کہ درد مثلاً 'میرے دکھ نے بہت زور کیا ہے'

۱۰۸۔ اجناسی دوہا کب منہو بھکتوں کے رچھیاں
حل بھی حل ہی سوں نہا رشت پیاسوں پیاسوں
میں نے بھی رچی بر من لگ جوں نہ تیرے تھوڑی جس
چھوڑے گھر میں لگ مت سوں بھی پیرس وین
تا دل دیل ہوت ٹھٹ بھیت جیسے حل من میں
دوس دیں بھوک نہ نہر گھر لگت نہ ہائے
بھو یا میں بھی محو جاگت دیں بہائے
نہ تو تھوڑی دسی سہا تم جھ سے بھار
دین دیں نہ کر کو کس سہر نہ سر جی ہار
کے ہم پران جنت میں پیاسے کے پپ کر سو
داس کیر ہر دہت ہر دھو بھ کے در من دیو

۱۰۸۔ اے غیر فانی شوہر جو بھکتوں کے رکھائے ہو مجھے کب مٹے

جیسے میب پانی سے پیدا ہوا اور اسی کی محبت میں پیاس پیاس رہتی ہے
دیے ہی سے محبوب میں راستے میں کھڑی ہوں تھار اٹھار رکھ رہی سوں
میں سے تھارتی محبت میں گھر چھوڑ دیا ہے تھارے کی قد سوں میں کو ہو گئی ہوں
نیرے بندہ اتھل پھٹل بھی ہوئی ہے جیسے کہ بغیرانی پھٹی تڑپت ہو
رات در دن کو نہ کھنا ہے نہ سونا گھر آگن اچھا نہیں لگت
یہ لگ ہمارے ہے دشمن سا لگیا ہے رات جاگتے ہی کٹتی ہے
اے میرے محبوب میں تھار کی لائے ہی ہوں تم میرے مالک ہو
اے بے کسوں پر رحم کرنے والے اے عالمی اے قادر براہ کرم آمینو
اے پیارے یا تو مجھے اپنا بنا لاؤں میں جان چھوڑ دوں گی
بکیر داس کہتے ہیں کہ بھر بہت بڑھ گیا ہے ابھی اپنے درشن دو

گرہ ویرا گیارہ گھر میں رہ کر بے تعلقی

اودھو بھولے کو گھر لادے سو جن ہم کو بھلا دے
گھر میں جگ بھوک گھر میں گھر چن نہ دے
جن سے لگے کلینا آپکے تب دھوں کہاں دے
گھر میں کیتی مکتی گھر میں جو توڑ نہ لے دے
سج شمن میں رہے سہا، سچ سہاڑہ لگا دے
اُن میں رہے برہم کو پیسنے پر تہ کو دھیا دے
سرت تہ سوں میل کر کے انہوں کو بجا دے
گھر میں دست و دستوں میں گھر ہے گھر ہی دتا دے
کیس کیر سنو ہوا اودھو جوں کا توں گھر اے

۱۱۔ اے سادھو جو آدمی بھولے بھٹکے کو گھر لانا ہے وہ مجھے چھ لگے ہے

گھر میں دنیا داری ہے اور گھر میں ہی لوگ ہے گھر چھوڑ کر جنگل کی دودھ
گر جنگل میں جو کر بھی خوش پیدا ہوئی تو وہ کہاں سہاڑے کی
گھر میں پرستش کی کوشش ہوتی ہے گھر ہی میں نجات ہے اگر گورو نادیدہ کو دکھا دے
سچ شونہ کی دیبا میں نہا اور سچ سادھو لگے ناچ رہے

دنیا سے بے تعلقی رہے برہم کی پیچان کرے اور حقیقت اعلیٰ یاد دھیان کرے

دھیان اور محبت کو نیکی کر کے انہوں کی توجہ کرے

گھر میں اعلیٰ حیر یعنی اتر ہے اور اتر ہی میں گھر ہے گھر یا جسم ہی میں اعلیٰ چر ملان چہ بیجے

بکیر کہتے ہیں کہ اے سادھو! اگر کوئی ان، توں کو کرے تو ملوٹ نہ ہو

۱۲۔ پیا ملن کی آس دھوں کب لوں گھر کی
اوج نہ پڑھ جائے نہ لہا بھری
یا تو نہیں گھر اس چوں گر گر پردوں
پھر پھر چڑھوں سبھا چن تگے دھولا
لگ لگ گھر اس تو بڑے بدھ ڈر رہوں
کرہ کیٹ لگ گھر تو بھر میں پرہوں
باری نہٹ نہ تو چھینی گیس ہے
اٹ پٹ چال تھ رملن کس ہوئے
چھوڑو کو متی و کار سکتی گھر پیسے
مست گودا شہ سبھا چن جیت نیچے
انتر پٹ دے کھول مسہرہ لادری
دل بچ داس کیر میں تو ہے باوری

۱۳۔ میں محبوب سے ملنے کی امید میں کب تک گھر کی رہوں

مجھ سے ملنے پر نہیں چڑھا جانا دل میں شرم آ رہی ہے

میرے پاؤں نہیں ٹھہرتے میں چاروں طرف گر گر پڑتی ہوں

پھر سنبھال سنبھال کر قدم آگے رکھتے ہوئے چڑھتی ہوں

یہ ایک ایک عرصہ کا پتا ہے، طرح طرح کے ڈرتے میں

میرے حال اور بدتمی میرے رستے میں آجاتے ہیں اور میں بھرم میں پڑ جاتی ہوں

تو کس اور بالکل اناڑی ہے اور راستہ بہت پتلا ہے

تھادی چال بھی غلط ہے، تم محبوب سے کیسے مل سکو گی

کچھ بھی کی خرابی چھوڑو اور صبح فہم اختیار کرو

ست گورو کی نصیحت پر دھیان دو اور مالک کے قدموں پر دھیان لگاؤ

تم اندر کا پردہ اٹھا دو ورنہ تہ کو پیسنے میں نہ دو

کیہ کہتے ہیں کہ اسے چلی تھی تیرا محبوب تیرے دل ہی میں لے گا

موہ مہا (دیوی تعقبات)

۱۶ بڑھیا جس کمر میں جتہ رہا
 وہ میں تھن کہو کون رہا
 وہ دھب گئے مورہاں کھت
 اور کس گیل مورٹک بہت
 اور نین گئے مور کھن دیت
 اور میں گیل یہ پڑک بیت
 اور جان پڑکھو امور اہار
 میں انجانے کو کر سہار
 کہہ کیہ بڑھی تسد گائے
 مت موت بھڑوہ بھڑکائے

۱۵ پنے کرم : میٹو جانی
 کرم کے کھائے دھوں کیسے جوئیگ کوٹ مرنی
 گور و ششٹ مل گس شہد ن سوہ شتراک دیہا
 جو بیت بھون تھ بیانی بل اک سچ - کینہا
 ناردشی کو بہت چپ یو کیہو کہہ سے روہ
 بس پادری بھی اپری آپن بڑھ سہو پ
 تین لک کے کرتا کیہے ہالی پدھیو بریانی
 یک سے ایسی بن آئی من ہو اوسر پانی
 پاروتی کو بانجھ نہ کیہے ایس نہ کہیہ بھکاری
 کہہ کہ کرتا کی ہائیں کرم کی بات لیدی

۱۵ جی تقدیر مٹا سیں ج سکتی

کروڑوں کیوں تک انھیں مٹاؤ مگر جی تقدیر کا لکھ نہیں مٹتا
 گور و ششٹ نے شادی کی گھن جانی اور ایک سوچ کا مٹو دیا
 یکن اس شادی سے جو بیت مہا بکر لائے تھے اس کی کبھی حفاظت نہ کر سکے
 وشنو سے ناردشی کا جہود و صورت کرنا وہ اسے مدد عطا کر دیا
 خود مہا بھگوان نے ششٹ پان کی باجہ اکھٹلی
 جو تین روک کے مستط میں خوں نے ہالی کو کیا بہادری سے مارا ہ
 یک - کچھ ایسی جہتانی کہ ہیں بھی کین گاہ سے اسے مارا چڑا
 پاروتی کوئی - شجہ نہیں میں اور بہادری بھکاری بھی نہیں
 کہہ کہتے میں کہ تقدیر کی مائیں جھوٹو وعد کی باتیں کرو

۱۶ بڑھیا جس کمر میں جتہ رہا

بتاؤ مجھ جیسی جوانی عورت اور کون ہے
 مہرے دانہ تو پاں کھانے سے جتے رہے
 اور ہال گنگا نہانے سے سفید ہو گئے ہیں
 آنکھیں کاہل گنگا نے میں حتم ہوئی ہیں
 عمر یاد یہ اس لیے ڈھل گئی ہے کہ غم دون کو جلتی رہی ہوں
 سمجھ لو کہ مرد لوگ میر کھانا ہیں
 میں اجنبی کے بے بھی سنگار کرتی ہوں
 کیر کہتے ہیں کہ بڑھیا مہج میں گارہا ہے
 اور روزانہ شوہر اور بیٹے کو کھاتی ہے

گورو چرنامرتیم - دھاریں درھوا پیا کھنیا
اٹھی چلن چلی دنیا میں تاتیں حیر گھم ایا سے
کہتے کیر سنو بھی رادھو چہ پیچھے کھنیا - رست

۱۱۵۔ ایسی دیا بھی دونوں عشق و میں دجھے جی
کوئی آتے تو پیا سے - کوساں دیکھے جی
کوئی آتے دکھ کا مار بھر بر کور - پیتے جی
کوئی آتے تو دولت مانگے بھیٹ دویہ جی
کوئی کر سے بیا دسکائی ست گوساں دیکھے جی
سارے کوئی کچھ نہ - جی جھوٹے ہٹ پیٹے جی
کہتے کیر سنو بھی رادھو نہ ہوں کو کیا کیجے جی

گورو کے چرنامرتیم پیے کی عادت نہیں ہے تہا پینے سے تہا
دنیا کا چلن اٹا ہو گیا ہے اس سے دل گھم یہ ہے
بکیر کہتے ہیں سے رادھو سنو - وگ جی بکیر پیتے گئے۔

۱۱۶۔ دنیا ایسی دوتی ہو گئی ہے کہ سے بھکتی بھی نہیں لگتی
کوئی مگر بیٹا مانگتا ہے کتابا ہے گوساں جی مجھے - جی چاہئے
کوئی دکھ کا مار سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ ہم نہ جوتی مگر
کوئی مگر دولت مانگتا ہے اور کہتا ہے جی بھیٹ کار دیر و
کوئی بیا دسکائی کے لیے کتابا ہے گوساں دیکھے جی کو کر دے جی بھٹ مگر نہ
پچھے آئی کا کوئی کچھ نہیں ہے اور جھوٹے کا دیا نہیں کرتے ہے
بکیر کہتے ہیں سے رادھو سنو - درھوں کے لیے کیا کیا جاسکتا ہے

۱۱۷۔ مورو مکھ ہے تی سجون - دھرت ٹٹ ٹٹ کمر ہاں
کھڑے بھرت گھن ہار سے بڑی کھنیا کو مروت
ہاں بھان مکھ کے کھائے بڑ گھلا سے پانی چائے
اپنے میناں ہاندھی پاٹ سے سے نہ چوں ہاں دھٹ
کہتے کیر یہ جی کے کاج - جو چائے ڈھنگ کون کاج

۱۱۸۔ ڈر لگے ہانسی آتے عجب زمانہ تیا سے
بھن دولت سے - جی - جی - جی - جی - جی
مٹھی من سادھ کوئی مانگے کیں من سادھ سے
کھتے ہوئے تہا سوت سوتیوں کو کوئی - جی - جی
موتے تہاں میں سوتیوں تہاں تہاں - نہہ ستیا سے
جھنگ تہاں کو سوتیوں کوئی جوب تہاں سے

۱۱۹۔ مورو مروت ہوتی ہے سارے دن کام میں لگا رہتا ہے
تہاں سے تہاں سے مروت کھتا ہے اور تہاں سے تہاں سے
مروتی - جی - جی - جی - جی - جی - جی
مروتی - جی - جی - جی - جی - جی - جی
بکیر کہتے ہیں کہ یہ خاندان کے کام ہیں - جو دیکھے گئے کام ہے

۱۲۰۔ بکیر لگے لگے اور ہنسی جی - جی - جی - جی - جی
دھن روت - جی - جی - جی - جی - جی - جی
کوئی - جی - جی - جی - جی - جی - جی
جی - جی - جی - جی - جی - جی - جی
لیکن جہاں سو لگ تہاں ہوتا ہے وہاں - جی - جی - جی - جی - جی
جھنگ - جی - جی - جی - جی - جی - جی

گنگا نہی جمن نہائی نو من میں ہے جن چڑھائے
پانچ پچیس کے دھکا کی من گھر ہوئی چوکی نہ گوائے
کے کیر بیت کر دوسوں پہ تو ملتی جیسے سے

اڈو دشمن (پندرہ)

۱۲۲ پنڈت باد بدو سو جھوٹا

رام کے جلت گند پاؤں کے ڈر کے مکھ میٹھ
پاؤں کے پاؤں سودا ہے جن کے ترست بجنی
بھوجن کے بھوک جو بھاگے تو دنیا تر وانی
فر کے سنگ گواہی ہوئے ہی پر تاپ نہیں جسنے
جو کہوں جائے ملنے کو تو ہی ٹھٹ نہ آئے
جن دیکھے من رس رس من مہیے کا بونی

اس سے گنگا اور جمن میں مشابہت اور فوجی گندگی اور چڑھائی
پانچ پچیس کے دھکا کی گھر کی پو پو بھی گونی
بکیر بکتے ہیں گورو کی عقیدت۔ بولی تو تیری ہی بات ختم ہو جائے گی

۱۲۳ سے پنڈت جوابات تم کہتے ہو تو جھوٹ سے

اگر مہینے بھرتے جہات مل سکے تو کھانڈ کسے سے منہ میٹھی جی ہو جائے گا
مگر کوئی آگ کا نام سے گا تو اس کا پاؤں جل جائے گا اور پانی کسے سے پیاس بجھ جائے گی
اور اگر کھانا کھنے سے بھوک ختم ہو جائے تو دنیا کا بھلا ہو جائے
آدمی کے ساتھ تو تارا رام نام پڑتا ہے لیکن وہ ان کی عقل سے نہیں جانتا
اگر وہ جھوٹ کر جنگل کو جاتا ہے تو رام کی یاد نہیں کرتا
بغیر اسے دیکھے اور اس سے بغل گیر ہوئے صرف نام لینے سے کیا ہوگا

۱۲۴ یا جگ اندھا میں کیر سمجھاؤں

اک دھکے ہوئے انھیں سمجھاؤ سب ہی بھلا نا پیٹ کے صندھ
پانی کے ٹھوڑا پون سودا ڈھک چمکے جس اوس کے بندہ
گدنی نہی لگے ہے دھروا کھین ہارنا پڑگا پھٹتا
گھ کی دسواٹ نہی سوت دنیا بار کے دھوٹت اندھا
دی گئی سکل من حرجا بن گورو گیان بھنگ گا بندہ
کہے کیر سنو جانا مادھو اک دن جائے لنگوٹی چھار بندہ

۱۲۵ جی ہے کل بوہن گنگا نہائے

ستو کر من بہائی صوبائی گھوٹکٹ اوٹے جسکت جائے
گھڑی بانہ من موٹری بانہ من ختم کے مونڈے دیے دھڑلے
بھو ۔ ۔ ۔ اونٹنی پیرن لالت ختم کے مارا جا جائے

۱۲۶ یہ وہ اندھی ہے جس کے بگھاؤں

پب دو کو تو سمجھاؤں مکتا ہے لیکن سبکی بیٹ کے دھکے میں بھوسے ہوئے ہیں
نہتے ٹھوٹے نہ سو رہے سوار اس کی بدد جیسا گر پڑتا ہے
بدن نہتے نہتے رہتے ہیں اور کھیتے دلا بندھا ہوا ہے
خمر میں رنجی جیر کے پاس نہیں جانا اندھا دیا جلا کر اسے تلاش کر رہا ہے
آگ لگی اور سارا جنگل جل گیا گورو کے دھیان دیئے بغیر آدمی بھٹک گیا
یہ کہے ہیں کہ مادھو سو ایک دن آدمی کو سنگوٹی چھاڑ کر چلے جاتا ہے

۱۲۷ جانت کا۔ مڑ بونے دن گنگا بہنے چلا ہے

اس سے ستونہ رک گیا رہتے کے بے اراج بھنویا اور گھوٹکٹ کی اوٹ کھاتی جا رہی ہے
سمان ٹھوٹی میں بادھ کر اسے سوہنے کے سر پر رکھوایا
پیروں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں زیور ہیں کہ شوہر کو لالت مارتی چلی

۱۲۲۔ ر۔ ہڈت دیکھو پروے بھاری کون پرکھ کواری
 سچ سہا گھٹ گھٹ بولے واکو چرت فوہ
 واکو نام کہ کہہ لیجے، اوہ برن ۔ روہ
 تیں میں کاہ کسے کہہوے کیا تیر کیا میر
 رام قداسے شلکی خیلو ایکے کہووں کاہ نمبر
 بید پراس قرائت کیا، حافظ بکفنی
 بند ورتک جیس نور جوگی ایل کا بوند جانی
 چھ درم میں جو پرمنا تا سو نام من مان
 ہر کہہ، ہم ہی میں پورے ہی سب حق سہا

۱۲۵۔ ر۔ لوہہ گوشت میں تے کیا دن ۔ مین
 جیون ایسو سہینا جیسو جیون میں سہا

۱۲۳۔ ر۔ ہڈت دن میں نور کسے دیکھو کون مذہبے کون عوت
 ذات اعلیٰ ہر جسم میں موجود ہے اس کی کرتہ نران ہے
 کیا کہہ کر میں کا نام یا جائے اس کا وہ رنگ کج نہیں ہے
 ہے پاکل آدی تو میں در نور کریم درجہ کیا کرتہ ہے
 رام اقد شلکی خیلو ایک ہی میں تے بات کس سے راق
 وید پراس قرائت کتب وغیرہ نے طرح طرح میں غایات کیا
 لیکن کسی نے نہ سمجھا کہ ہر د مسلمان جیس یوگی وعدہ سب ایک ہیں
 میں نے تو ہے دن میں وہی نام رکھا ہے جو جھوٹ درمنوں میں ثابت ہے
 کیر کہتے ہیں کہ گتہ ہے میں دیو سے میں اتی دنیا ہوشیا ہے

۱۲۵۔ دیا نے مجھ پر جانہ ڈال دیا اور میرے گیار کا جواہر ہے یہ
 زندگی ایسی ہی ہے جیسے خوب زندگی جواب کی طرح ہے

دھن کے کہے دھنک جو ہو تو بروہن رہت ۔ کون
 مانگی بریت وٹے، یا سہن ۔ ہلکتی کی ہانسی
 یہ کیر کہہ ۔ مہیجے من ۔ مدھے تم پور جا س

۱۲۳۔ ہڈت کچھ میں موں ہوئی
 کہہ دھن جھوت کہاں تے کچی تمیز جھوت تہانی
 ۔ ر۔ مدد مدد اک شلے گھٹ ہی میں گھٹ سچے
 تھو کل کو بھی تے کہہ ۔ جھوت مچے
 لکھ چور سی برت داسا سوس سر بھو مانی
 یکے پاٹ مسکن بیٹھا دے سینچ لیت دھوں کاٹ
 محو نہ جیون جھوتہ اچن جھوتہ جگ آپجایا
 کہہ کیر تہ جھوت ۔ جت جا کے سنگ نہ مایا

نزدت ہے سے دولت دل دے تو کون منس نہ رہے
 دنیا داری اور بخش کوشی سے بچی محبت اور رام کے ہلکتوں کی ہنسی اڑاتے ہو
 کیر کہتے ہیں کہ رام کی یاد بغیر بندے ہوئے ہم پور جاؤ گے

۱۲۳۔ ر۔ ہڈت دل میں نور کرد

یہ بتاؤ کہ تم جھوت کہتے ہو وہ جھوت کہاں سے پیدا ہوئی
 نابہان میں قطعہ پڑتا ہے خون میں لون ملتا ہے اور جسم میں جسم پلتا ہے
 جسم کے درمیان ٹکڑے ٹکڑوں کا کل گھلتا ہے یہ جھوت کہاں پیدا ہوئی
 جو کسی نہ کہ قسم کے جانہ دن میں خواہش ہوتی ہے لیکن وہ سب جسم سڑ کر مٹی بن جاتے ہیں
 ایک ہی جگہ وہ سب کے لیے میٹھا ہے وہ سب کو سینٹا بھی ہے کاٹنا بھی ہے
 اس نے کھائے جانے سب میں جھوت پیدا کی ہے اور جھوت ہی سے دنیا پیدا کی ہے
 کیر کہتے ہیں کہ جھوت سے میرا ہی ہے جس کے ساتھ ماہ نہیں ہے

۱۳۷۔ کہو جو اسیر کا سول لاگا جیتن اسے چپ بھاگا
 امیر مذمے دیسے تارا اک چیتے دو جا چو تارا
 جیہ کھو جے سوانہوان اپی سو تو آہ امر پر مایں
 کہہ کیر پے بوجھے سوئی کھ ہر دیا جا کرک ہوئی

۱۳۸۔ بابو ایسوی سنسار تھار ہے یہ کل زیوار
 کو اب انکھ ہے ہمت دن کو تاس من ہمارا
 سو مرقی بھاؤ ہے کوؤ جانے ہر دیا تے نہ بوج
 نر جیو آگے سر جیو کھاپے لوچن کچھ نہ سو جے
 سچ مت کچھ کا ہے دجہو کا نٹے بانسے کھوٹا
 چورن کو دن پاٹ سنگھاسن سا ہو کیہو اوٹا

۱۳۹۔ جتاؤ آسمان کس میں لگا ہے۔ اسے خوش نصیب بکنے والے بھر
 آسمان کے بیچ تار دکائی دیتا ہے۔ یک بھگتا ہے دوسرے صاف دیکھتے ہے
 تم سے کھو جتے ہو وہ وہاں نہیں ہے۔ وہ لاکھائی مقام میں ہے
 کیر کہتے ہیں کہ یہ پیر وہی کھو سکتا ہے جس کی زبان اور دل یک ہی ہو جس سے ہو

۱۴۰۔ اسے مالک تیری دیو اس طرح کی ہے در کلجگ کا یہی طریقہ ہے
 رات دن کی کڑھن کون سرداشت کرے میں تو اب اس میں رہنے کا نہیں
 نیک فیالات اور اچھا برتاؤ کوئی نہیں بنائاس میں حقیقت کا دیدار نہیں ہے
 بے جان کے سامنے جاندار رکھنے سے کیا نہ ہو اسے آنکھوں سے تو دیکھ نہیں سکتا
 امرت کو چھوڑ کر زہر کیوں دیتے ہو تم بری عادتیں کیوں ڈالتے ہو
 چوروں کو تختے شاہی ملا ہے اور ایمانداروں کو چھپا دیا ہے

۱۳۶۔ گورو آپیش دیو میں جھ نڈیو ہرم نہ صا
 جو تہہ دیکھ پتنگ ہو سے پسو نہہ دیکھے سگی
 نام کروڑ مرشد ہرے ہیں کنگ کامی لگی
 سید سچ کتب نہ کھے پندت شاستر پیرے
 مت گورو کے اپیش بتم جان کے جیو نہ مارے
 کر دیو کار ہر دو موت تارے سوئی
 بے کیر بھگوت بھجن کر دیتا اور نہ کوئی

۱۳۷۔ آس آس کیے بہتر کا جو نہ مر پادا ہری کیر
 ہر دیکھا گورے ہرام سو کہ گئے جو کہتے رام
 سو بھگتے موت گیان ہوئے مرنگ لاہے پند نہ مان
 مرن نہ رام میں بھی گئے کہہ کیر ہم کہہ کہہ قات کے

۱۳۸۔ گورو شہنا پیش دیو یکن میں نہ مرل مٹی تو چھوڑ دیو
 پردہ روشنی دیکھ کر خوش ہوتا ہے نہ دن جاو رہے تگ ہیں دیکھت
 می طرح نہوت ابھت میں اتنی مست ہو رہے ہیں کہ دھڑکے چلے میں
 سید و سید ساد دیکھتے ہیں پندت شاستروں پر غور کرنے میں
 میں نے کوئی کامت گورو سے پرتی میں دیا میں نے تھان کر چاہے کو کہتے ہو
 تہ دیو غور کرو۔ منوں کو تھوڑا عفت دھند دی یک ہے
 یہ کہتے ہیں کہہ کی باو کرو اس کے عہدہ در کوئی نہیں ہے

۱۳۹۔ گورو سے بہت عید میں لگان میں یکن کسی بے حد کا بھیہ نہ جانا
 در میں دیو۔ دیو کے سردار بھی کہاں تھوڑے دیو ہی رام کا ما جو کہہ کر چلے گئے
 تو تو اس سے اس سے علمی پیدا ہوتی ہے۔ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جس میں مردہ ہوتا ہے
 اسے کچھ کہہ کہہ کر تھک گئے ہیں کہ گورو رماندے نام نام کارس ڈھلے کر پیا ہے۔

چیت نہ دیکھ مگر دھڑلے تو تے ہاں نہ دیتی
کوشن جتن کرے ہتھ تے تن و دست و پائی
ہاوتے گھروا میں بیٹھے چیت نہ ہاں نہ
کہ کیر اک رام بچے جن ہوتے ہیست سکیا نا
پھر ہوا کا پھولے پھولے پھولے

مردس ماس گردھ مکھ مھولے سولن کپ بھولے
میں مکی کو تے ہر پرست سوجی کوئی دھن نہ
تھول ہی بچے مھولہ سو کر جوت رہن کچھ دینا
دیر ہی لول ورنہ سنگ ہے آئے سنگ سسپید
مکھ تھان سنگ دیو کھولا آئے ہنس اکھلا
جائے دریم ہسم ہوئی جانی کاٹے مائی کھائی
کاٹے کینہ اکھ جوں بھر پائی کی اسے بڑائی

سے ہاگل انسان جاگ کیوں نہیں دیکھتا کہ موت تجھ سے دور نہیں
کر دھتھن کرنے پر بھی ہمت کی حیثیت مٹی کی رہتی ہے
اسے نادان تو ریت کے گھر میں بیٹھا ہے اور جوش نہیں کر رہا
کہہ کہتے ہیں کہ مکی یاد کیے جو بڑے بڑے ہوشیار ڈوب گئے
تم بھولے بھولے کیوں پھرتے ہو

دس مہینوں تک جب اسطے بیٹھے رہے تھے وہ وقت کیوں بھول گئے
جس طرح مکھی ذائقے کے لیے ٹھوکتی رہتی ہے دیہے ہی تے سوچ سوچ کر دوت جھوکی
بعد میں بیٹا بیٹا کہتے ہوئے جہنم تے تو کھولے کھولے رہے دیا
تھاری موی دلہن تک ساتھ دے گی بعد میں پھر دور تک سنگی ساتھ چس گئے
شمشاد میں چٹانک کھولا ساتھ دے گا پھر تو ہنس کو کیلا ہی جاتا ہے
جلانے پر جسم کہ جن جلے گا اور دفن کرنے پر مٹی اسے کھلے گی
جسم کی بڑائی صرف اتنی ہے جیسے کچے گڑے میں پانی بھرنا ہو

ہارے ہر دو ترکے کاٹے ان پہنچ دوں گھر چوڑے
نرم پھانس جگ جال پھارا جوں دھیر پھرتی کہہ رہا
نام نہ نہ جوتے جو کیسا بات نہ مگر پیرا جیب
کہہ رہے پاجے بچتے ہو
یہ گھر سوں جب دنگ مہو

جلت کا ٹیڑھے ٹیڑھے ٹیڑھے

دسوں دور ترک میں بوڑھے ڈر گدھن کے بیڑھے
بھولے میں نہ دے ہر سو بچے مت جو سرواتی
کا نہ کر دھ ترشہ کے سے بوڑھے من پانی
جو سے دیر ہسم مھولے ہی لگاڑے مائی کھائی
سو کر سواں کاٹ کے مھون تن کے یہے بڑائی

ہندو عزت ہے مسلمان دھن کرتا ہے اس جھگڑے میں میں نے دونوں کو بھڑا دیا
مولے دیا کو وہ سننے کے لیے حال پیدا ہے جیسے ہی گئے جھل کو پکڑ کر مارا ہے
مکے بھر آئی کیا ہے دیر ہی جیسے دھتھن کو ہر کا کیا
بیر بہتے ہیں کہ بعد میں بچھ فگے
جب اس گھر سے اس گھر کو جاؤ گے

تم ٹیڑھے ٹیڑھے کیوں چلتے ہو

جسم کے دسوں درد و اذیت جہنم میں ڈوبے ہیں پادریوں کے مقام میں
تھوڑے تھکے پھوٹی میں سمجھتے بھی نہیں اور یک ہی قاعدے کی بات نہیں جانتے
تہنہوت، صحت اور لائی کی دھ سے بغیر پانی ہی ڈوب گئے ہو
یہ جسم جیسے ہر کہ ہو جائے گا اور دفن ہونے پر اسے مٹی کھ جائے گی
موت کے اور کوئی یہ غزا ہے اس جسم کی بھی بڑائی ہے

جیسے جیش کا نکل اس کے دے گم ہوں کی عقل گنوائی ہو
 سوا دے اور بھرت دھوں کیسے اسے پیاس نہ پانی ہو
 درو سے تین کواں پر تہہ تہہ کسی مانتہ بتائی ہو
 گا عقیقہ تن مہ ہندی نہو، رکھی سنی چھوری ہو
 کہ کیر کیر اپہ اومہ بیچے تہہ - مہرہ بیور تہہ

۳۸۔ جوتیں رسدہ نہ کیے اچلت نہت بھرت مہرہ
 جس دیکھو ترو کی چھیا بڑا کے اہو کی مہرہ
 صو - کھو نہ کیے بڑا نا مہرہ کرم ہو کا کر جانا
 انت کاں سکودو نہ سوئے راجا ملک دوو مل رووے
 جیش صو اور گل سر ہیا رام دہا تہہ ہے کیر

جیسے جیش کو دیکھے اپنی کا نکل اور ابھارتا ہے اسے تو نے اپنی کا نکل کی عقل گنوائی ہو
 ذلتہ پنے سے پیس میں بھرتا اور اس چائے سے پیاس نہیں بھرتی
 جب دولت نہیں میں گیان نہیں تو محنت سے کوئی فائدہ نہیں دس میں چاہے جو سوچ
 تھلہاری کا نکل میں جو رقی ہے اس کا راز نہیں بھگت اور پا کھی نہ اسے یہا
 کیر کہتے ہیں کہ موقع نکل جلتے پر یہ رتن دو ہار نہیں دے گا

۳۹۔ مے نہاں اگر تو رام نہ کہے تو ہمیدہ پیدیش موت اور بھن - چکر میں رہے گی
 دنیا درخت کے سارے کی طرح عاری ہے۔ مے پر نہت کا کہ مطلب ہے
 جب تک تہہ زندہ ہے تو چھکے کا مہرہ کیے۔ مے کے بود کے کر یا کرم سے کی ہوگا
 - حرمی وقت میں کوئی تہہ مے بہرہ مہرہ راجا اور فقیر دونوں ہی دوست میں
 کیر مے رام نام کا مہرہ ہی ہے۔ اس کی روح جیش کی حالت مہرہ مے مے مے کھیلتی رہی ہے

۳۷۔ رام نام کا سیو جو یہا دور میں قدس ہو
 اور دیو کا پوجو بود سے یہ سب جو تھی آس ہو
 اوپر کے اجھے کہ پوجو بود سے بھرت جہوں کا بود
 تن کے بھرت کہا جو تہہ ہی میں اجہوں پار ہو
 ملک کے دست گے کا بودے اندر دانت لہر کے ہو
 پھر پھر چنا چناؤ و شے کے کام گروہ مدو پھر ہو
 تن کی سکتی سکت گت گت گت گت دیس روئی ہو
 ہے کیر منو بھی منو منو منو منو سیانپ اون ہو

۳۸۔ رام نام بن رام نام بن مہرہ جہم گنوائی ہو
 یہ مہرہ سو جو جہم مے اون یہ مہرہ بھرتائی ہو

۳۹۔ اسے جہم مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 سے ہارے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 اسے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 اسے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 اسے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 اسے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 اسے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 اسے تہہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ

۴۰۔ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ
 مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ مہرہ

جوئی ٹکڑے در مینہ سی رنگیر درو پس
چندت منڈت رنڈت کوئی سرگرتی میں
گیان گنی چم در کوتا راج رنگ مرے
کون رچم کون ۔ مکتھے کونی کے آس
نہ ہیکھ رہے ہیں مکتھہ مرے چوٹا
کے کچھ منٹ ۔ مکتھہ میں مکتھہ گودا یہ پس

۳۰۰۔ دین کی کچھ مکتھہ کرن میں

مکتھہ سے چلے چلے کوئی مکتھہ سے چلے چلے
مکتھہ سے چلے چلے کوئی مکتھہ سے چلے چلے
مکتھہ سے چلے چلے کوئی مکتھہ سے چلے چلے

جوئی ٹکڑے دے لکیر میں سی رنگیر درو پس

چوئی دے مکتھہ سے چلے چلے کوئی مکتھہ سے چلے چلے
گیان گنی چم در کوتا راج رنگ مرے
کون رچم کون ۔ مکتھہ کونی کے آس
نہ ہیکھ رہے ہیں مکتھہ مرے چوٹا
کے کچھ منٹ ۔ مکتھہ میں مکتھہ گودا یہ پس

۳۰۱۔ دل میں کچھ خیال میں دن کا کرو

جس دن لے چلو کا شور حمدوت کر میں گئے میں دن کوئی ساتھ نہ چلے گا
دپ ماں ' بیٹا ' بیوی سب رو میں گئے اور پھر میں ملا دیں گے
اور وہ مٹی جسم کو کاٹ دے گی

۳۰۲۔ سوچ سمجھ ابھائی چاند بھی ہے چرائی
ٹکڑے ٹکڑے جوڑ جگت سے سی کے انگ پرائی
کرتی نیل پائین میں بوبو موہ میں سبائی
نا بیچ لائیو ٹیپ کے صابون ملا ہوئی مل پائی
سادری عمر اوڑھتے بیٹی بھلی بری نہر چائی
منکا مان جان جیہ آپے ہے ہے چہ نہر
کے کچھ منٹ ۔ مکتھہ میں مکتھہ گودا یہ پس

۳۰۳۔ نہر کوئی دین

جوئی دے مکتھہ سے چلے چلے کوئی مکتھہ سے چلے چلے
گیان گنی چم در کوتا راج رنگ مرے
کون رچم کون ۔ مکتھہ کونی کے آس
نہ ہیکھ رہے ہیں مکتھہ مرے چوٹا
کے کچھ منٹ ۔ مکتھہ میں مکتھہ گودا یہ پس

۳۰۴۔ سے مفور تو سوچ سمجھ سے کام لے تیری چاند پرائی ہو گئی

تو نے اس کے ٹکڑے ٹکڑے جوڑی سے جوڑی کر اسے جسم میں پیٹے یا
لیکن تو نے گناہوں سے اسے گناہ کر دیا اور لاکھ اور سوہ میں آلودہ کر یا
اس میں نہ ٹیپ کا صابون لگا دے تو نے پانی سے مل کر دھوا
تو نے اسے سادری عمر اوڑھتے بیٹی بھلی بری نہر چائی
منکا مان جان جیہ آپے ہے ہے چہ نہر
کے کچھ منٹ ۔ مکتھہ میں مکتھہ گودا یہ پس

۳۰۵۔ اس دین میں پھر واپس نہیں آتا ہے

جوئی دے مکتھہ سے چلے چلے کوئی مکتھہ سے چلے چلے
گیان گنی چم در کوتا راج رنگ مرے
کون رچم کون ۔ مکتھہ کونی کے آس
نہ ہیکھ رہے ہیں مکتھہ مرے چوٹا
کے کچھ منٹ ۔ مکتھہ میں مکتھہ گودا یہ پس

کی مٹا تو فاضل سووے پہلی مور اور تور
نہ دن پریت کہ صاحب سے نہ رہی کٹھن کٹھن
کام دیوار کرودھ ہے راجا ہے پچیسو چور
ست پرکھ اک بے پچم دیں تا سوں کروں ہور
آوے درد راد تو ہے آوے تب پہنچو اور
الٹ پا چھلو پٹھا پکڑو پسر امن ٹور
کے بکیر سنو بھی سادھو تب پہنچو خ غور

۱۳۶۔ پہلے چالہ جو متوالا پیالا نام امی دس کارے
بالہ پن سب کھیں گنا ایا تہن بھاناری کا بس رے
برودھ بھانگت ہائے گھر کھٹ پڑا بھانگت کھانے

اسے انسان تو کیا فحشت میں سو رہا ہے کیا میرے تیرے میں لگا ہے
تم مانتے دن ملک سے محبت کہ دوزخ بڑی مصیبت میں پڑو گے
شہوت دیوانی ہے، فحشت کا یہاں راق ہے اور بھیس چور یہاں بے ریا
مغرب کی سمت یک پہنچا جو شخص رہتا ہے اسی سے درجہ مست کر رہا ہوں
گر جس کے دل میں رہتا ہے درد و غم، دیر سے تھی تو بنے مقام پر رہے گا
تم بکھرے ہوئے دل کو یکجا کر کے واپس آ کر دوسری راہ پکڑو
بکیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو اس طرح تم پتا مقام حاصل کر سکتے ہو

۱۳۷۔ تو خدا کے نام کا امرت کا پیالا پیالے در مست ہو جا

تو نے نہ کہیں کھیں میں بر باد کر دیا اور جوان سوار عورت کے قبضے میں چد گیا
بڑھیا ہوا تو کھاسی اس کا دیکھو کے امراض نے گھر نیا اب تو پیا پانی سے کھسک جی ہیں پان

-- مٹا آیا دیکھے درنہ میں سے پہ دھم میں کی ہیں
تو کی نہ کو کیا روے سو، بوسے میں ہیں
کھ رہی تو کھ ہیں رخصی چکرا رخصی میں ہیں
بھٹی دھوئی پات پہنچی تیں جو نہ نشن میں
گی کی سکھیں رخصی میں دت نشن میں
بھٹ کی نہ بھٹ بن تو پہ ہے چھیں میں
بست کیے سنو بھی سادھو سے کی چڑھیں میں

۱۳۸۔ تو نے جی بڑا سوا مسافر جینو کوئی اور
مور و نہر نہ رہا رہی دوتی پھاٹک ٹھس غور
وہی کہتے ہیں کہ روکے بر کو کٹھن جھنجھور
سے ہی جا رہی سنی ستم دھ جان زور

-- وہ نہ تیرے میں رہا کہ پارسے کا تیرے دل میں رہا ہے نہ دھم
تو کی رات پر دل و تھی ہے ورتی شکل میں ہونا ہے
خود رہا تھی کہ تیں خوش رہا ہے تو تہ تری شکل میں
تو نے بھٹ کر دھوئی باہر چلی چڑی ہنی اور ہوں میں تیل چڑھا
تو کی عورتوں کو فحشت کا وہ ہے جس پر روح گیا
بھٹ کی دوسری ہے اور جہنے ہو کہ کہتے ہیں یہ ہو واد
کہ کہتے ہیں کہ یہ جگہ خدا کی قدرت کی ہر پر کیسے جا نہیں گے

۱۳۹۔ یہ نہ دل میں بڑا رہتا ہے اسے مسافر تم کس طرف جان چاہئے ہو
یہ دین خود عاقبت کا تہ ہے اور یاں مرد و ست شخب کے ہیں دھ مضمون یہاں تک لگے ہیں
کہ نہیں یہ سادھو پھاٹک بند کیے ہوئے ہے تم بڑی مصیبت میں پڑو گے
اس کے آگے تھیک لانا دیا بیٹا ہے جس کی تیز اور خطرناک دھار ہے

جس کو تے نہیں گہر پٹے نہ سب کھوئے سب کا
 سمن میں دہر کسی تو سکو چوہا کھائے گا
 دھرم سے جب بیکہ نہ گئی یہ کھائے جائے گا
 بہت کیر سو جی رہی رہو رہو سنگ نہ سے گا

۳۸۔ میر تقی میر کیسے کہہ سکتے ہیں

میں کہتوں آنکھوں دیکھی تو کہن تا کہن کی بھی
 میں کہتوں میں جہاں نہ تو رہو جہاں نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 جگہ جگہ سمجھاوت نہ کہہ سکتے ہیں
 تو نہ نہی چہ سے بہت ہی سب سے نہی نہی

جب ہم کے دلت آکر ہال پر ڈاکر وہ چلیں گے میں دن گھر میں رہے گا
 اگر تو نے خدا کی یاد اس کا ذکر اور ہم نہ کی تو مہربان پر چوٹ کھائے گا
 جب مرنے کے بعد وہم راج اعلان کا صلابت مانگیں گے تو وہاں کیا مہربان کر جائے گا
 کیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنا اپنے آدمی کے ساتھ رہ کر نکالتے ہیں

۳۹۔ تیر اور میر اولیٰ ایک ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں

تو کاغذ کا کھو ہوا ہونے میں ہی آنکھوں دیکھی کہتوں ہیں
 میں سمجھنے والوں بات کہتا ہوں تو آنکھوں میں رکھنا چاہتا ہے
 میں کہتوں ہوں کہ جاگتا رہو تو سہا ہوتا ہے
 میں کہتا ہوں بغیر سکا کے رہو تو برج میں نہ رہو چاہتا ہے
 میں کہی قزوں سے سمجھاتے سمجھاتے تنگ گیا میرا کہتا کسی نے نہ
 تو نے تو زین بازاری کے چمچے خود کو تباہ کر دیا اور ساری دولت کھو دی

میں کوئی بے کسوری جیسے مگر پھرے میں کار سے
 میں مت ڈرو نہ دکھ پاد میں اس میں کار سے
 میں تیر بند ہو سکتا تیرا سنگ میں کوئی جلتا سکا سے
 جب تک جیسے تو گئی کاے اہم میں کوئی نہی میں کار سے
 جو میں جو کراؤ ہے چوڑا کا میں کا جس سے سے
 کہے کیر سو جی سادھو کو سکر پورہ میں کار سے

۴۰۔ میر تقی میر کیسے کہہ سکتے ہیں

میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے

نہی کہتے ہیں میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے

۴۱۔ میر تقی میر کیسے کہہ سکتے ہیں

میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے
 میں کہتوں میں نہ تو رہو تو رہا نہ سے

کاہ بجے کنکھی کے پاندے کاہ تک کے دینے
کچے کیر سنو بھی سادھو ناحق ایسے جینے

۱۴۹۔ گوروے میل کر گنوارا کا سو چہ پاد مبار
جب پارہ ترن چھبے تب کیوٹ سے لے دینے
جب تر جاتے بھو پرا ب جھوٹے پسر
جب درس دیکھ چھبے تب درپں بہت رہنے
جب درپں رنگت کان تب درس کھڑے پان
جب گڈو پرگی بدھائی تب دیکھ نمائے جان
جب گڈو بگی موت سیکلا تب ہر پت اکھلا
کچے کیر دیکھ من کرنی والے انترنگی کترن
کترن کے کانٹو چھوٹے تب پکر پکر جگ وٹے

کنکھی پاندے کا تک لگانے سے کیا جوتا ہے
بکیر کہتے ہیں اسے سادھو سنو ایسا جینا ہے فاما ہے

۱۵۰۔ اسے گنوار گوروے میل کر اس میں پاد پار کا سوچ رہا ہے
اگر تیری خوشی پار اتنے کی ہے تو مدت سے ل کر رہتا چھبے
جب جمال سے پار سوچ ڈگے تو اس دیا کے مدتی چھوٹ ج میں گے
اگر تم صورت دیکھنا چاہتے ہو تو آئیے کو صیقل کہتے رہتا چھبے
جب آئیے میں رنگ لگی ہو تو اس میں کچھ دکھائی کہاں دسے گا
جب تھیں میں بدھائیاں بھیں تو تر شاہ دیکھنے گئے
اور جب وہاں کہاں نہ گئے لگا تو اکیس ہنس بن کر چل دیئے
بکیر کہتے ہیں کنکھی کی حرکات دیکھو اس کے اندر کپٹ کی خفیہ ہے
جب تک اس کپٹ کی گام نہ نہیں کھنٹی تب تک دنیا تمھیں کچے کر لوثی رہے گی

مست گورو دھارا میں ماہے دایں کا یہ دھوئے سے
کست کیر سو بھی سادھو تہی دیا ہوئے سے

۱۵۱۔ سمجھ دیکھو مست پیر دا عاشق سو کر سون کب
دکھ سو کی علم پانڈ پھیکا اور سلوا کب
پایا ہو تو دسے لے پیار سے پائے پائے پھر کھونا کب
من - کھن کی نیند گھیری تکیہ اور بھوننا کب
کچے کیر سنو بھی سادھو سبیں دیا تہ مذنا کب

۱۵۲۔ جوئے - من آت ہے
کاہ بجے تر کاں سے سے کاٹکا جہاں ہے
بودے نہ بڑھائے کا گڈری کے لپے

مست گورو کی حالت مدی پیر رہی ہے اس میں بکیر کو دھو
بکیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو نہ کرنے پر ہی اس کی طرح ہو سکو گے

۱۵۳۔ سے میر سے پیر سے دوست میر سے دل سے سمجھنے کہ گرتو عاشق ہے تو سونہ جان
علم سے مدد تو دی سوئی گرتو ٹھٹک ہے اس میں سے دایا بھیکا کیا دیکھن
توڑ سے پیر سے دسے ڈس کر چہ کھوں میں چھبے
من - کھوں میں - ی نیند ہو بھیں نیچے در ہنس کی ضرورت ہیں
کیر کہتے ہیں سے سادھو سنو جب سہی سے دیا تو رو کیا

۱۵۴۔ جس کے دل میں مالک کا نام نہیں تا
وہ آدمی چاہے کاشی میں بے یا گھا جی ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں
بڑی بڑھائے یا گڈری کے اوڑھنے سے بگی کیا جوتا ہے

ایہہ دیہی کو گرب نہ کرے ڈپٹی جس ریت سے
یا نگر میں رہیں۔ چنوکوئی رہ جاگہ نہ دو کو گھیرا
بکیر کیر سنو بھی سادھو نہ کو محمد پیو پیر

۱۵۱۔ ایسی نگر میں کیر بہ رہنا۔ نت اٹھ لک لک لک لک
ایکے کوں پانچ پنہاری۔ ایکے پیر جسے لاداری
پہن گئی کوں جس گئی پاری۔ ہلک بھٹکی پانچ پنہاری
کے کیر نام سن جیسرا۔ اٹھ گیا حاکم لک لک لک لک

۱۵۵۔ کار سوت موہنا میں جاگہ نا بند کوچ نگر انا
پہل نکارا سیت کے کئے دوچے میں سے نہ کا
پتھیں درٹیں نہیں سوچے۔ چوتھے آں گھر نہ دے
مات پتا کہ نہ مانے ہیں سوں کیر کیر نا

اس قسم کا دور نہ کر دے اٹھتے پرندے کے سیرے کی طرح ہے
اس شہر میں رہنے نہ پاؤ گے اس میں بہت دکھ ہیں اور کوئی جاگہ بھی نہیں ہے
کیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو منوادی کا جنم دوبارہ نہ پاؤ گے

۱۵۲۔ ایسے شہر میں کس طرح رہا جاسکتا ہے جس میں کوئی دن روز نہ مکر نہ کرے
جسم کا ایک کٹواں ہے اور پانچ پنہاریں۔ ایسی ایک ہے اور نو عمر تیں پانی جہاں ہیں
کنوں پہن گئی اور اس کی جگت ٹوٹ گئی اور پانچوں پہاڑ تیں سنی عیہ حد نہ ہو گئے
کیر کہتے ہیں کہ خدا کے نام کے بغیر تباہی آگئی حاکم یعنی روح اٹھ گئی اور ڈیر لٹ گئی
۱۵۵۔ اسے انسان تو مہو کی رات کیوں سو رہا ہے جاگتا کیوں نہیں کوچ کا وقت ہو گیا

پہن لقاہہ بالوں کی سفیدی کی صورت بجا دو سرا اس وقت جب کا فلی سے بات نہ نہ دی
تیسرے نقارے کے وقت سنگھوں کی روشنی چلی گئی جو تھے وقت کوچ کا پروردگار
ماں باپ کا کہنا نہیں مانع، غفلتوں کے سامنے غور کرتے ہیں

۱۵۱۔ چل چل بھونڑا کنول پاس تیری بھونڑی ہوئے تہہ دس
وہ کرت چوچ بارہی بارہی حق میں پیو کس ڈر
ہے یہ چستی کیر بھونگہ کچھ سکھ۔ بھونٹن بھونٹن
دوس چار کے تھنگ پھوں تیس لکھ ہمار۔ رہو بھول
چستی جب لاگے آگے تب بھون کبہہ بھونٹن
پہل پر سے لگے سوکھ لگی بھون کو دھکھ
ڈر۔ مکت بل گیسو چھوٹ تب بھون روئے سیں ڈٹ
میں دس چوتے تہہ پانچ لے چل بھونڑی سسر چڑھتے
کیر یہ یہ میں کے جادو نہ میں سب ہم کے دوان

۱۵۲۔ چل من جیون نامہ صیر

سندھ دیکھ کچ بھون بھونٹ لیت جس بارہ

اسے جو کہ جیسے دل تو کون جیسے گورف پاس میں تیری بھونڑی جیسی روح اس جو کہ ہل رہی ہے
پاؤ چل گیا ہستی میں دیا عشق کے کر کے اور ہر شاخ میں پھول کھلا کر تجھے بھیاتی ہے
تو نے یہ چوڑوں میں، متوں کی اس سے راحت نہ ملی، جسم میں مرض ضرور بڑھ گیا
خوش رنگ بھونوں کا نہ لگی چاروں کی ہے۔ ابھیں نو دیکھ کر تجھ سے بڑی غلطی ہوئی
رات تیں جب آگ لگے گی تو اسے بھونٹے تو جاگ کر کہاں جائے گا
پر سے بھونٹے سوکھ جاتے ہیں تو بھونٹے کو زیادہ صوکھ لگتی ہے

پہ بھون۔ رہیں مکت کیوں کہ وہ سوچتا ہے وہ بعد میں سر پہن کر دیتا ہے
محبہ عید کر جانوں طرف دیکھتا ہے اور کہتا ہے بے بھونٹی مجھے سر پر اٹھ کرے چل
کیر کہتے ہیں کہ جس کی یہی حرکتیں ہوتی ہیں، نام کے بغیر موت کا کھیل ہی ہوتا ہے

۱۵۳۔ اسے دل تو بعد ہی حد کی یاد کر

تو خود بھونٹ جسم پر نازی ہے۔ اسے موت ایسے چھٹ لے گی جیسے پڑ کو ہار

کہیں لائے کسیس چلت دو پاؤں پرانے
 نہیں ناسکا خون لائے کن سے تہاں
 کھٹے لائے گھر لیا ہے ہر گئے سب بات
 مات پر تاسا نار کو کا کے سنگ لاگ
 قن من بھگ لا نام کام سب ہو تہاں
 تہاں تو کلاں گرا ہے پر ہو جم کے چار
 بن ست گور و نہیں باغچہ ہر دے کر ہو چار
 کھٹے ہو دیو و دیو تہاں گور دے کیے
 مکتی مارگ ہی صفت چرنی ہر دیتے
 نام ہے تہاں گور و لگ لا دیو ہے
 حرام ہے تہاں سینے میں لگ لگ

ان میں کہ چیت ہے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے

مہرے گور و چے میں دو تہاں ہر تھکے گئے
 آگھوں و ناک سے پانی گرنے لگا لافوں کو بات سنائی دوست کی
 گئے کو گھٹنے دیا مارے رشتے دار بھول بیٹھے
 مال باپ بیٹا زبونی بغیر کسی کے ساتھ گئے ہیں
 قن من سے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 اور موت نہیں ملے گی اور تہاں راج کے اور ہے چوٹ
 یہ دل میں چلی طرح بھگور گور و کے بغیر ہیں ہر گئے
 ست گور و سے گھٹ کر و تاک ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 نجات کا راستہ بھی سب گور و کے قدموں پر ہر گئے
 خدا کے نام کی یاد کرتے ہوئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 مڑھا پا موت بہت سے تہاں ہر گئے ہر گئے ہر گئے

مہرے گور و چے میں دو تہاں ہر تھکے گئے
 آگھوں و ناک سے پانی گرنے لگا لافوں کو بات سنائی دوست کی
 گئے کو گھٹنے دیا مارے رشتے دار بھول بیٹھے
 مال باپ بیٹا زبونی بغیر کسی کے ساتھ گئے ہیں
 قن من سے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 اور موت نہیں ملے گی اور تہاں راج کے اور ہے چوٹ
 یہ دل میں چلی طرح بھگور گور و کے بغیر ہیں ہر گئے
 ست گور و سے گھٹ کر و تاک ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 نجات کا راستہ بھی سب گور و کے قدموں پر ہر گئے
 خدا کے نام کی یاد کرتے ہوئے ہر گئے ہر گئے ہر گئے
 مڑھا پا موت بہت سے تہاں ہر گئے ہر گئے ہر گئے

۱۶۸۔ باغوں ناچار سے تیری کیا میں گلزار
کرتی کیا رہی ہوتے کے رہی کر گلزار
قدمت ہاگ نے کے دیکھے عجب ہمار
میں مانی یہ ہوا جیسے کر سنجر کی بار
وہ پادشہ سوئے نہیں جھنڈی سے گلزار
گل و درخت کے رنگ میں ہوا عجب ظاہر
ملتی ملی مست مال کی ہر دم کو فتح گلزار
انت کھل سے دو رنگ نیلا گلزار
لے کیر جیت جیت کے آؤ گوں ہیر

۱۶۹۔ مومن بن غوث کھاؤ گے

مٹھی باندھ کر جے آئے ہاتھ پہلے ہاؤ گے

۱۷۰۔ تو باطن کو رہا تیسے قسم کے خدا کی بارگاہ ہے
اصل کی کیا رہی ہو اور طرز رہائش کو پناہ کو رہا
کچھ غمی کے لئے نہ کر میں ہر شاہی عجب ہزار دیکھ
میں کے مانی کو بہت دور پر بیزگانی لی میر میں جاناؤ
تھری فیض کی پود سوکھ رہا ہے اس سے سے غصہ کے ہانی سے پیچو
قل اور عین کے در میں عجب ظاہر ہوا ہے
اس کی بہت کی قلی کی سماعت مڑی کی حال بنا کر میں سکے میں پہنچو
سکھ بکھر یوں کے کھل سے ، فہمیدہ کرشمے ظاہر ہونے ہیں
کیر کہتے ہیں کہ دل میں یہ رہی لا اور دنیا میں آئے جانے پر دھیان دے

۱۷۱۔ خدا کی یاد کر دے تو غوطہ کھاؤ گے

ملا کے پیٹ سے مٹھی باندھ آئے تھے اور ہاتھ پھیلائے دنیا سے جاؤ گے

۱۵۸۔ تیری گھڑی میں لاگا چور ہٹو ہیا کار سے سووے
پانچ پچیس تیس میں چور وہ سب کیسے سووے
چوٹ سووے مات پیر پھر نہرہ دنگے زور
بھوسا اگر اک نڈی بہت ہے ہی شرتے جو پور
ہے کیر سووے سادھو جاؤ گے کیسے سووے

۱۵۹۔ کاسوؤ مومن کی ہر

میں سے وقت و سادھو میں محنت ہو مٹھیاں چھلریا
گور و مہ میں مسد میں بہت میں عین کر و چڑھ گئی اٹریا
نہ ہر پانچ پچیس کے چھلریا کل گوری مہرت ساریا
کست کیر سووے سادھو مومن ہوری موئی گریا

۱۶۰۔ سے مسد تو یہ سووے ہے جو رو تیری گھڑی ہی میں سب ہے
پچیس در تیس جو میں اٹا سب نے بہت شور کیا ہے
فدہ جانے سے مت حرب ہے بعد میں تجھ سے زور دے گئے کا
دنیا ملک بھی نہ ہے اسے جو نہیں کیا تو روح اسی میں ڈوب جائے گی
سہ بنے میں سادھو سووے جاتے جاتے ہی صبح کرو

۱۶۱۔ خدا کی یاد کے وقت کیوں سووے ہو

میں سے تھیں یہ کیا ہے اس کی یاد نہیں کرتے طائر کی چمک دمک کو جھکے پھرتے ہو
تھیں ڈوہ نصیحت کرتے میں خدا کا پیغام دیتے ہیں ادھی چھت پر چڑھ کر بھن کر و
دور رہی پانچ پچیس کا چھلریا رہتا ہے اس دھو سے میری پیاری شرت پریشان رہتی ہے
کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو کھار شہر بھن کے بغیر سونا ہے

لگن گھٹا گھبرائی سادھو لگن گھٹا گھبرائی
 پاسب دس سے اٹھی بدیا رام جگم برست پانی
 آئیں آئیں سینڈ سنبھالو بہو جات یہ پانی
 من کے بل شرت ہوا حوت کھیت نہوالی
 ویدھا دھوب بھول کر پام ہوو نام کی گھٹنی
 جو رگت کر کر رکھاری چرے جوئے نگ دھانی
 مان مھار کوٹ گھر دھوب سوئی کٹس کسائی
 پاکی سکھ مل کیں سو نیا یک سے ایک سیانی
 دونوں دھار برابر پر میں جو میں ٹہی اور گہائی
 کہت بکیر سنو بھی سادھو یہ پد ہے نہوالی
 جو یہ پد کو پرچے پادے تاکو نام دھیسائی

۱۶۵۔ آسمان میں گھٹ گھری ہے، او سادھو آسمان میں گھٹ گھری ہے

مشرقی کی سمت سے ہادل تباہ ہے اور یہ علم کر کے یہاں نہیں رہا ہے

یہی ایک مہندوں کو سنبھالو اور یہ پانی پد جائے گا

دل کا بیل ہے اور سمت کا خواہ ہے جو غنا سے لاکھت جو رہا ہے

کھیت سے تشکیک کی گئی کھو کر پھیک نہ اور سچے نام کی فصل ہو

بڑی مسند اور ہوشیاری سے اس کی رکھو کر تائی یہی پد اور جانور۔ تر جانی

جو بالیوں کو جھار کوٹ کر اناج گھر کا تباہ ہے وہی بھتیا ر سنا ہے

پانچ صدیوں سے جو ایک سے ایک بھوت میں مل کر کھا۔ تہہ کیئے

دونوں طرف سے برابر دس رہی ہیں، مٹی اور خاتم لوگ کھا رہے ہیں

بکیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو یہ پد جات کا ہے

جو اس پد کو ابھی طرح سمجھو اسی کو وچھائی بھی اعلیٰ علم کا ایک کس ہے

دھوبی کر کے گدھا ہو بیو کئی گھس گھس ہو
 لادی لود آپ چڑھ بیٹھے لے کھائے پی پیو
 بچھی ماں تو کو، ہو بیو کر کر کر گوہر بیو
 اڑے جائے میٹھ میٹھ قتل گہرے چوچ لکھو
 سستہ نام کی ٹیڑھ کر پیو میں ہی میں بچھتیو
 کہیں بکیر سنو بھی سادھو ترک بسا ہی بیو

۱۶۶۔ سادھو۔ تہہ نھاٹہ طہورے کا

یہی تہہ ورت کھوئی نکست راگ حضور کا

ٹوٹے تار بکھر گئی کھوئی ہو گیا دھورم دھورے کا

یاد ہی کا گرب نہ کیچو ار گیا ہنس طہورے کا

کہت بکیر سنو بھی سادھو انکم پتہ کالی سورے کا

تم دھوبی کے گدھے بنائے نہیں کئی گھاس نہ ملے گی، خود ہی چروئے

دھوب نہ پر نہ لادو خود ہی میٹھ جائے گا اور تم سے گھاٹ پر پی پیو گے

میرہ نہ سے بیٹے تو کو لے ہو گے، اگر خط آواز میں بولو گے

زیر گردنی کے پاس میں منھو گے اور اس میں گہری تک چوچ ڈاؤ گے

اگر تم نے سچے نام کو نہ پکارا تو دن ہی دن میں پھٹاؤ گے

بکیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو ایسے میں تم ترک کی بات ہی پاؤ گے

۱۶۷۔ سادھو یہ جسم طہورے کا ہے

اس کے تار کھینچو اور دھوبی مڑو تو حضور کے کاراگ نکلتا ہے

صبر نہ لوٹ جاتے ہیں وہ کھوئی کھرجاتی ہے تو یہ محض کوڑ رو جاتا ہے

میں جسم پر تھم۔ کر دھوئے کا بس یہی روح اڑ جائے گی

بکیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو نامعلوم روحانی راستے پر کوئی بہادر ہی چل سکتا ہے

۱۶۸

بیا اوچی سے شریانی دیکھیں جلی
 اونچی اٹریا درد کنریا لگی راہ کی ڈھری
 چاند سورج سم دینا ہرستہ تیا پکھون ڈھری
 پکھون پکھون تیں گھر بنیا منو ہے چوہری
 منشی ہے کوتوال گین کو چوں دنگ بھریا
 آٹھ آٹھ دس دروازہ دوسوں لگی کوری
 کھ کی مٹھوڑی جتوں لگی آپہ محاپ جھوڑیا
 کہت کیر سو سو مٹی سادھو گور وچری بھری
 سادھو منٹ ل سود کر میں جھنڈی لکھوڑی

۱۶۹۔ رتن منس کو پیر کے من دھرست گور دھوت نام منٹ کے رکھ من
 ہا گھر رہوں ہوں بوکھریاں گھر جیہاں جیہاں گھر دھوت من

۱۷۰۔ اسے پیارے میں تیری اونچی اتاری دیکھے جلی

اتاری اونچی ہے اس کا سزا دہے اور ام نام کی ڈوری اس میں لگی ہے
 وہاں چاند سورج جیسے دیے جلتے ہیں ان کے درمیان راستہ بھول گئی
 پانچ اپھیس اور تین گھر بنے ہیں من ان کا چوہری ہے
 گیان وہاں کوتوال کا منشی ہے چاروں طرف بازار کجا ہے
 آٹھ منز ہیں دس دروازے ہیں جن میں سے نوں کوڑ لگے ہیں
 کھڑکی میں میٹھ کر دیکھنے لگی اس کے اوپر بھوڑی چھٹی ہے
 کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو میں گورو کے قدموں کے صدقے مازوں
 سادھو منٹ ل کر وہاں بازار میں سودا کرتے ہیں لیکن جاہل جھک مارتے ہیں

۱۷۱۔ میں بوسنیاری سے محبت کے ساتھ گورو کا دیا امرت نامہ بوسنیاری سے دکھوں گی
 ہاپ کے گھر میں دس کبا ل تھی شوہر کے گھر منگھریاں ہیں کر گریسی سنیوں کی

سکے اور شکشا (انکسار اور نصیحت)

۱۷۲۔ میر میں داغ نکالتی جی
 نور گزرا کے دم نہ جانے نہ لے دھو یا کون کرے جری
 من کے کاندھیاں کے منوں صابن مہنگ بجائے پٹری
 ویر وڑھ کے پل ستر یا گوت کے لوگ کہیں پڑی پڑی
 کہت کیر سو سو بھئی سادھو بن سادھو گورو گھوڑی ناہری

۱۷۳۔ میری چھری میں پر گورو ٹاپیا
 یا کت کے ہی چھری سوار سے بند لگے جیا
 یہ چھری منٹ پکے آئی سسہ میں نوا کھوڑ دیا
 من مل دھوئی داغ نا چھوڑے گیان کو مہا پھول پیا
 کہت کیر داغ تب چھپے جب صاحب اپنا سے لب

۱۷۴۔ میں نے میں ہی چھری میں داغ نکالتی

من منٹ دینے کا تو حیدری ہیں من اور کوئی دھوئی سے صاف نہیں کر پاتا
 جوں کی کوڑی ہے گیا منی رہی میں اسے ملتا ہے در اس شہر میں صابن منٹا ہے
 اسے میں اور کھ کر میں سسرال چل تو کاؤں کے لوگ بچے پھوڑ کھے لگے
 کیر کہتے ہیں کہ سادھو سنو بھیرست گورو کے یہ صاف نہیں ہوگی
 اسے پیارے میری چھری میں داغ پڑ گیا ہے

۱۷۵۔ یہ چھری یعنی جسم پانچ عناصر سے بنی ہے اور اس میں سورہ سوتا لگے ہیں
 یہ چھری میرے مانگے سے آئی ہے سسرال میں مجھ سے بھول ہو گئی
 من مل کر دھوئے پر بھی اس کا داغ نہیں چھوٹا میرے شوہر گیان کا صابن دوتے
 کیر کہتے ہیں کہ چھری کا داغ بھی چھوٹے کا صاب میرے مانگ بچے اپن لیں گے

کھیت دہوں میں شل بھوینا تو چک آئے ہیں ہر چہب کیا مہرے
تو نہیری رات شل چوروا انتالی سیاں کے ہاں کہاں تو تھیں گڈوواتن کے
پٹن ٹن کھیت میں سیبی بھوونوں جاسے پڑکھو کے مار چھکھئے دھرتی
ہاں ہم آئے گیلیں پھوں کھلائے گیلیں ہنسنا رات اکیل کوئی پہل کھلے
ب کا چھکھو نار ہے منٹلو من مارا یہ مائے مونسیا ہر اہل ہے
داس کیہ ہے گاویں نہ گناہ کی اہاں جاب تو پھر نہب آدھ ہے

۱۰۷۰ کالے چو سسر گرہو

کادس کے وقت جب چ چھن گیلیں تہہ کالے چسو
کھول گھو گھٹ جب دیکھیں گیلیں تہہ ہم بہت کھینچو
کہت کیر سو سنی سا دھو چر سا سسر پائو

میں پہے مانگے میں بھولے بن سے کھیل رہی تھی کہ پینے والے آگئے اور میں ہاں بھڑا کر بھورا چل دی
تو نہیری رات سے چوروا تھاں بھی سے جائیں گے خاوند کے گھریاں پہاڑ کھونے کی بے پروائی نہیں چلی
میں نے بکھیاں میں میں میں کر بیچ مائی ہے بغیر خواب کے عورت چھینکتی سی رہتی ہے
تو اب سوہنیا کھلے جھون کھڑے گئے ہنس کھلا ڈاکر جا رہا ہے اسے کوئی نہیں دیکھتا
اب یہ قسمت عورت کو لے کیا سوچا ہے من مار کر بیٹھی ہے کیوں کہ تیرا موتی راویں گم ہو گیا ہے
کیر داس نہ گن گناہ کہہ رہے میں کہ اب کے وہاں گئے تو داس نہ آئیں گے

۱۰۷۱ جب سسران جاؤ گی تو وہاں کیا لے جاؤ گی

جب گاؤں کے لوگ یہ بات چو چھیں گے تو میں کیا بتاؤں گی
جب وہ لوگ یہ گھو گھٹ کھول کر دیکھے گیلیں تو میں بہت حراموں گی
کیر کہتے ہیں کہ سا دھو سسر ارب کے چوک گئے تو میں سسران پھر کبھی نہ یادوں گی

۱۰۷۲ سائیں مہر بست انج پڑوا جنبہ گن ہمار
آٹھ کواں نو باؤری سورہ چہبار
بھرا گیلا ڈھک گئے دسے دھن شازھی منار
چھوٹ ٹھوٹ ڈٹیا چندان کے بو چھوٹے چار
جاسے ترہیں داہی دسیوا کو چلے کوئی نہیں
دوٹی مکیا صاحب کے موٹی کبھی
پاپ پٹن دھو بنیا بو میرا کھل اپار
کیر کیر میں سائیاں موریہا بنے دیسیں
گئے سوہنے کو کہت سہ سیسیں

۱۰۷۳ کون رٹیرو رٹے مور چندری

پانچ مت کے بنی چند یا چندری پیر کے گے بڑی مندری

۱۰۷۴ میرے مالک بھان جگر رہتے ہیں جاس جاس جاس
آٹھ کواں میں نو باؤریاں اور سورہ چہ نہیں
کھڑے کھڑے ٹڑھک گئے عورت من مار کے دھکی
چندہ کی چھوٹی موٹی کھاٹ اور چھوٹے ٹھوٹے چار کھار
جاگر جیال اترا ہے اس دیں میں ہمار کوئی نہیں ہے
مالک کا کھل بہت اوچا ہے وہاں بھاری باز رنگ ہے
گناہ اور ثواب کے دو بیٹے وہاں ہیں درہلہ ستار میرے درہلہ میں
کیر کہتے ہیں کہ اسے مالک میرا بھی دہی دیں ہے
جو وہاں گئے ہیں وہ دایس ہیں اسے کونا وہاں کا سندھیں دے

۱۰۷۵ میری چنری کو کون رنگ ریز گئے گا

۲ چنری پانچ عناصر کی سی ہے میں اسے چن کر بڑی خوبصورت لگتی ہوں

پیر تیرے چتر تو ملک ناری کبھوں نہ پیر کی سچ سنواری
تیری لوری اور پیر کبھو بھ جو پیر اپن نہ چھپو
جاگ دیکھ پیر سچ نہ تیرے تو چھا کر اٹھ گئے سویرے
کبر کبیر سوئی دھن جاگے شبید مان اڑتے لگے

۱۷۵۔ آئے دن گونے کے ہوس موت ہلاک

پانچ بھینٹ کے پوکھ جو ہا میں دس دوار
پانچ سگی بیرون بھینٹیں ہو کس اترب پار
پھوٹ کوٹ ڈولیا چندک کے بول لگے چار کبار
ڈولیا اتارے زنج بنوا ہو جنبہ کوئی نہ ہمار
پتیاں توری لاگوں کبر لا ہو ڈولی دھر چھن بار

تیرے شوہر ہوشیار ہیں تو بے وقوف موت ہے جس نے شوہر کی سچ کبھی نہیں سنواری
تو باؤں ہے تو نے پاگل پن کیا ہے ساری جوانی اپنے شوہر کو یہ پان سکی
تو جاگ کر دیکھ شوہر تیرے یٹنگ پر نہیں ہیں تجھے جھوڑا صبح ہی اٹھ گئے
کبر کہتے ہیں کہ سوئی عورت بھی جاگتی ہے جب اس کے دل میں شہد لاتے لگتا ہے

۱۷۶۔ میرے گونے کے دن آئے ہیں میرے دل میں خوشی ہے

پانچ مینڈول کا تالاب ہے جس میں دس دروازے ہیں
میری پانچ سبیلیاں میری دشمن ہو گئی ہیں میں پار کس طرح تروں گی
چند کی چھوٹی موٹی ڈول ہے جس میں چار کبار لگے ہیں
انھوں نے جنگل کے درمیان ڈولی استادی جہاں ہمار کوئی نہیں
اے کبار میں تیرے پانچ پڑتی ہوں تو کچھ دیر اور ڈولی لیے رہ

ٹیکو اتا گا کر م کے دھاگا گسے سچ ہوا ہاتھ سچ منواری
سور میں سٹا تیبہ اعرج پیر یہ رات پیر سنگ گھری
کھست کبیر منو بھائی سا دھو بن سنگ کون ہر دھو

۱۷۷۔ یہ انکھیاں السانی پیر ہا سچ چھو

کھ کمر یٹنگ اس ڈولے پوسے دھواری پانی
بھون سچ بھائے جو دیکھو پیران کھلائی
دھبے ہا دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو
کبت کی سوکھی سا دھو دھو دھو دھو دھو دھو

۱۷۸۔ جگ پیری - ہا سوڑے میں کئی دن کا ہے کھوڑے
نہ جہا ق ملک میں لوری سب کھوٹ گویا

میں نے جھٹکے کوٹے میں اعرن ہا دھو کا گایا لکے میں ہارڈن ہاتھ میں انگوٹھی پہنی
سور سٹا رو میں قسم کے جے کیا ہے یہ یہ یہ شہد کوٹے پانی میں کھو جو گئی
کہ کہے میں کبر دھو منو ست سنگ کے عیر حاکم کیوں کہ سنچلے گی

۱۷۹۔ یہ سہ میری کھوں میں میرا ہی ہے یٹنگ پر چلا

کھ کمر عورت یٹنگ صبی جھوم رہی ہے در مسئلہ بولی بان رہی ہے
چوون کی سچ بھ کمر لگی ہے یٹنگ شوہر کے پیر حورہ چھ رہی ہے
کسی سے نہ یٹنگ پر دھیسے سے ور کھو خد اور جھٹان جاگ رہی ہیں
کیہ کہتے ہیں کہ سا دھو منو یہی میں دی کی نہ مر فٹہ سو جائے گی

۱۸۰۔ سے پیاری سگی جاگ سوکیں رہی ہے رات تو گئی ہی دس کبر کھو رہی ہے
جو جاگ گئیں انھیں صل ملا تو ہولی ہے تو نے سب کھو دیا گھو دیا

۱۶۶ ڈنڈ پا پھدے دھن چال رہے مل ہو مہل
دنا چار کو سنگ ہے یہ انت کیلی
دس دن نہر کیسے سامراج ہر
ہیاں پکر میرے چلے تب عذر کرنا
اک اندھیاری کو ٹھری دوسے دیا۔ اتل
وے اتار تھی گھر اں جنہ سنگ ساتھی
ک اندھیاریاں کوٹیاں دوسے پھر ٹوٹی
نہیں ہمارے دھریں مانو کاڑھوٹی
دس کیر یوں ہے جگہ ہاں رہنا
سنگی سوسے چل گئے جہوں کو چل

مل ہو سکھا سہیلو جو ملو کل پر وار
صاحب کیر گاویں زنگن جو سدا ہو کر لو بچار
زرم گرم سودا کر لہو آگے ہاٹ بازار

۱۶۷ کھیل سے نہروا دن چار
پہلی پٹھوئی تین جن آئے نقابا مہن پار
بہل جی میں یہاں لاگوں توڑی اب کی گون دے مل
دوسری پٹھوئی آئے آئے سے ڈولیا کبر
دھر یہاں ڈولیا میٹھا رس کوڈا۔ لگے گودار
سے ڈولیا جلتے بن اتار دن کوئی نہر سنگی ہمار
کے کیر منو بھی سادھو اک گھر ہیں دس دوار

۱۶۸ اے سکھی سہلی! اے گھرواں بھ سے مل کو
کیر صاحب زنگن گاتے ہیں۔ سادھو اس پر غور کرو
زرم گرم سودا ہو بھی کرنا ہو یہیں کر لو گے کوئی ہاٹ بازار نہیں ہے

۱۶۹ تو اپنے مانگے میں چار روکے ہے کہیں سے
پہلے ملا دے کے لیے تیں آدمی یعنی برہمن، نائی اور مادی آئے
اے والدین! تیرے یاؤں بڑی بھول میری شخصتی ماں دے
دوسرے بلائے کے لیے شوہر خود ہی ڈول کہا لے کر آئے
اکھوں نے باہر پکڑ کر مجھے ڈولی میں بٹھادیا، میری فریاد کسی نے نہ سنی
ڈولی لے جا کر سنگل میں اتار دی جہاں ہمار کوئی ساتھی نہ تھا
کیر کہتے ہیں کہ سادھو سٹو! ایک گھر ہے جس میں دس دروازے ہیں

۱۷۰ ڈولی میں بیٹھ کر دھن چار ہی ہے اے سہیلیو! و
بٹھارا چار دن کا ساتھ تھا پھر تو اے کیلا سی و، غنا
مانگے میں دس دن کھیل و یہ تو سسرال چائی ہے
حب شوہر بھاری باہر پکڑ کر چلیں تو عذر کرنا
ایک تو اندھیری کو ٹھری ہے جس میں دیا جی کچھ نہیں ہے
اسی گھر میں سے جا کر اتارا ہے جس میں ہمارے سنگی ساتھی نہیں ہیں
ایک تو اندھیرا کنواں ہے پھر رتی بھی ٹوٹی ہے
میری آنکھیں اس طرح جیتی ہیں جیسے پھوٹی کاڑھ
کیر دس یہ کہتے ہیں کہ دیا میں رہنا نہیں ہے
ہمارے ساتھی چلے گئے ہمیں بھی چلنا ہے

بکری مرنی کن قسم مایا کس کے حکم نہ چھری چلایا
 درد نہ جانے یہ کہا دے رہتا بڑا بڑا جگ کھلا دے
 کہ کیر کے سید کہا دے سید جیسے جگ قبو لا دے
 وہ ہر روز دھرت بورت بورت ہوتا ہے
 یہ تو خون وہ زندگی کیوں کو خوشی خدائے

ایسا جوگ نہ دیکھا بھائی بھولا پھرے بے غفلانی
 بہادری کا پختہ چھلا دے ایسا بڑا جنت کہا دے
 ہانپ ہانپ میں لا دے تیری کچے ہتھ میں مایا پیاری
 کب دے مادیسی توری کب شک دیو تو ہی جوری
 کب نارو بندوق چلایا دیاس دیو کب کب سیا
 کر نہ لڑائی مت کے مندا دی میں اتھی کر تر کس بندا

بکری مرنی ذبح کرنے کے لیے کہا کس کے حکم سے مرنے چھری چھری
 تم دو سرول کا درد نہیں بھگتے اور پھر کہلاتے جو اور میں بڑا بڑا کر دے کھاتے ہو
 کہ کہتے ہیں کہ ایک اپنے کو سید کہلاتا ہے اور سب سے اپنی مٹی منو ہے
 تم سارے دن روز دیکھتے ہو اور رات میں گائے ذبح کرتے ہو
 یہ تو خون ہے اور وہ زندگی تم سے خدا خوش کیوں کر ہوگا

بھائی میں نے ایسا جوگ نہیں دیکھا تو غفلت پھیلانا پھرنا ہے
 بہادری کا تو پختہ چھلا ہے ورڈ بھائی جنت کہا ہے
 تو ہر جگ مسلامی لگایا ہے یہ سب جیسے کچے مٹاؤں کو دوست پیاری ہے
 بتاؤ نامہ میں مٹی سے گڑھی کو تو کب شک دیو نے تو جب جمع کیس
 نارو نے کب بندوق چھائی دیاس دیوے کب جنگ کا قمار بھائی
 یہ حق لڑائی کرتے ہیں یہیں جیسے چرتے رہو کیس نہ شہید ہی

کر دیتے سکھیں میں میں کس
 گڑھا گڑھا سوپ سپیل تھوڑے بڑے بڑے کھانے کھانے کی
 دیوتا پتر بھونیاں بھونیاں پیالنگ چوراسی چلن کی
 دیو میں کھل کھل رنگ رنگ سائیں سچ وہاں مان کھنک
 قن من من سب ارپن کرو ہاں مہر سبھا پر پیاں کس کی
 کہ کیر تیرے ہوئے ہنس کھی تادہاں تان کھنک کی

مٹی چار (بھولے روم غیب)

در کی ہانپ کہو درویدا بادشاہ ہے گونے بھی
 کہاں کوچ کہنے کے مقنا کون صحت کو کرل مسلمان
 میں تو ہے پوچھوں مسلماناں ان زرد کا تانا بانا
 قاضی کا جگ کر دے تم کیا گھر گھر ذبح کر دو دیں

ایسا پہلی ملک سے میرے ملنے کی تیر کر دو
 گڑھا گڑھا سوپ وطرہ بچوں کے کھیں ہیں نہیں چھوڑو
 دیوتا میں میں رچا دیو دیو چوراسی ویشنوں کے چلن ہیں
 میرے شوہر کا تو رنگ رنگا دیا کس ہے جہاں اس کی پھولوں کی سیج لگی ہے
 وہاں تن من دھن سب تصدق کر دو مالک کا دھیان کر اس کے پاؤں پڑو
 کیر کہتے ہیں کہ اسے روح کے ہنس تو ہے خون ہو جا میں تجھے تالا کھنے کی چال بتا رہا ہوں

اے درویش اس در کی بات بتاؤ بادشاہ کا کون سا بھیس ہے
 وہ کہاں کوچ کرتا ہے کہاں بڑا ڈوتا ہے میں کس صحت کو سلام کر دوں
 اے مسلمان میں کچھ سے پوچھتا ہوں تو نے دل پلایا تانا بانا کیسا بن گیا ہے
 اے قاضی تم کیسا کام کرتے ہو گھر گھر جا کر ذبح کر دے ہو

ایہ بچا رہے بہر گیسو سب بڑھی بی چیت
دوئے حل ایکے ہوئے رہو کاہنوں بہت

۱۸۷۔ مستودیکھو جگ بورانا

جانکے کہو تو ماراں دھاوے جھوٹے جگ پتیاں
نہی دیکھے دھری دیکھے پرست کریں اسنا نا
آتم مار پکھا نہ پو جس ان میں کھوئے گیا نا
ہتک دیکھے یہ اوپا پڑھیں کتاب قرآن
کے معتمد ہر بتاوے ان میں کسے گنا
سمن مار ڈھو دم بیٹھے میں بہت گنا
پتہ پا کر پھر لگے تیرے گھر گنا

اس خیال سے ساری عقل ازور اور دھت ہو گئی

کہ دانا ایک سے ہو گئے میں کس کو س کی جہنم سمجھاں

۱۸۸۔ سے مستودیکھو دیا پاگل ہو گئی ہے

اگر میں جگ بہتا ہوں تو گ مارنے دوڑتے ہیں اچھوٹے واسب یقین کرتے ہیں
نیم دم کرنے والے دیکھ لے دو صبح نہاتے ہیں
لیکن ایسی روح کو مار کر پتھر پڑھتے ہیں ان میں کوئی گناہ نہیں ہے
بہت پر ویاہی دیکھے جو کتاب و قرآن پڑھتے ہیں
لیکن ان میں صرف تانا ٹولہ ہے کہ مہربا کر اسے کچھ عمل ملے دیں
آسن مار کر پکھڑا کر مار دھو جی بیٹھ گئے ان میں بہت غور بھی آگیا
وہ دھت جیل اور پتھر کو پوجنے لگے اور تیرے گھر کے غور میں پھول گئے

ہے دولت لوہے میں ٹھانا سونا پھر لیاویں با نا
گھورا گھوری کینہہ بھورا گاؤں پاسے جس چلے گھورا
تیرے سندی۔ سوئی سنکا دک کے ساتھ
بہتک داغ ٹکاؤں کاوی لاندی ہاتھ

سوگ بڑھا واسم کر جانا تاکی بات اندر نہہ جان
جنا تو پر پیراوسے سبیل یوگ کیتی کے گرہ دو سبیل
آسن اڑوے کون بڑائی جیسے گاگ چیل منڈرائی
جیسی بھست تھیک ہے نارا نا راج پاٹ سب گئے جاری
جیسے ترک قس چنک مانا جس باور قس رہے سیانا
پس لوگ گئے اک سا نا کھانڈے پر ہر کھانڈے چھانا

یہ کہے کو ناک رہا ہیں میں دل کے پیچھے ہیں۔ سونا پس کر مار دھو کے بنے کو بھیتے ہیں
مار دھو کرے دھت جگ کی ہے۔ گاؤں پر قبضہ کر کے سرد روں کی طرح چلتے ہیں
سنکا دک جیسے رشیوں کے ساتھ حسینہ اچھی نہیں گئی
اگر کالی لاندی ہاتھ میں ہوگی تو کسمی داغ ضرور لگے گا

۱۸۹۔ جس نے سکھ اور دکھ کو یکساں سمجھا ہے اس کے رتبے کو اندر بھی نہیں پہنچتا
لیکن یہ تو جیلوں کی ٹاکاٹ کر برہمن پکڑا تا ہے اور اس کی روحا بہت کے پیچھے دشمن ہے
آسن پر بیٹھے بیٹھے اڑنے میں کیا تعریف ہے کسے اور جیل کی طرح منڈرائی تو ہے
اس کے لیے جنت جنت جیسی ہے۔ راج پاٹ ہی کو یہ روحا تعریف جنتی مانتے ہیں
جنت کو ترک کی طرح مانتے ہیں اور پاگل کو ہوشیار سمجھتے ہیں
لایسی اور لوگ میں انہیں فرق نہیں معلوم ہوتا۔ کھانڈے چھو کر ملک پھا نکتے ہیں

مالا پہرے ٹوپی دینے چھاپ ٹنگ اٹھنا
 ساکھی سہرے کانت بھوسے آتھم جہا
 مرہو و موبے رام پیرا ترک کے رہا
 آپس میں دوڑ مار موبے مہمان کا ہو جانا
 گھر متوجہ دیت پھرتے میں جہا کے ابھرتا
 گورا سمت کسی سب بڑے انت کال پھرتا
 کیر سو سو سنتوئی سب بھرم بھون
 نیتک سے کیر سو سو سنتوئی سب بھرم بھون

۸۳ سنو و دوڑ مار دینے

مرہو ترک مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا

مار چے ٹوپی گئے تک چھاپ گئے پھٹے پھٹے ہیں
 ساکھیوں و جہا گئے ہی میں مست ہیں اپنی جہا ہیں
 مرہو کتاب کے گھر رام عزیز ہے مسلمان جن کو یہ کتاب ہے
 آپس میں دوڑ مار مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا
 اپنی شہرت کے طور میں گھر گھر جا کر مٹا دیتے پھرتے ہیں
 پتے گورڈوں کے ساتھ ان کے چلے بھی ڈوبیں گے ورنہ وقت پھٹ میں گئے
 کیر کہے میں کہ اسے مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا مٹا
 ان سے بہت کہا لیکن وہ مانتے ہی نہیں کہ خدا اپنی مثال آپ ہے

۸۴ اے سنتو ہم نے دونوں راہیں دیکھی ہیں

مرہو اور مسلمان متاع کو ہیں مانتے دونوں لذت کوش میں

بند و مت اکا دی سادے روزہ سنگھاڑا سیتی
 ان کو تپ گئے من بندہ ہٹے پارن کرے سکوتی
 روزہ ترک نماز گزیرے بسمل ہانگ یکا رہے
 ان کو بھست کہاں تے کوئیے سنجے غار سے
 بند و جہا مہر کو ترک دونوں ٹھٹھوں تیاگی
 وہ حلال رہے جھٹکا ماریاں گے دو ہوٹ لگی
 بند و ترک کی ایک راہ ہے ست گورابہ نکل
 کہہ کیر سو سو سنتو رام نہ کیو حسدانی

۸۵ رام گائے اور نہ کھانے ہی چاہے بن بکل پھرے

جامکھ سید گاتیری چرے جاس بھی سنہا قرے
 جنکے پاؤں تک اٹھ لائے کو براہمن جو بہہ کہے

بند و بکاوشی کا بہت روزہ سنگھاڑا کھانے کے لیے رکھتا ہے
 وہ ناج چھوڑتا ہے لیکن من کو نہیں روکتا بہت کے بعد کے کھانے میں گانت کہتا ہے
 مسلمان روزہ رکھتا ہے نماز گزرتا ہے اذن میں سب مٹا چکا رہا ہے
 لیکن اسے بہشت کہاں نصیب ہوگا تمام کو تو وہ مٹا کر کرتا ہے
 بند و دیا اور مسلمان نے ہر اپنی اپنی شخصیتوں سے تندہ نہ کر دی ہیں
 وہ حلال کر کے جانور مارتے ہیں وہ جھٹکا کر کے دونوں کے گھر میں لگی ہے
 بند و مسلمان دونوں کی گچھا راہ ایک ہی ہے ہی مست گورنے بتایا ہے
 کیر کہتے اے سنتو سو رام کہو خدا بات ایک ہی ہے

۸۶ رام کا گن گا کر دوسروں کو سمجھاتا ہے لیکن خدا کو جانے تلہ بدیتاں پھر ہے

جس کے منہ سے بید اور گاتیری کے منتر پھوٹتے ہیں جن سے دنیا کی بھت ہوئی ہے
 جس کے پاؤں صبح صبح پھوٹتے ہیں ایسا برا من بھی جا رہا کو رہا ہے

جہنہ جہنہ گئے دیو کھوت تیر پھوسہ جہ پھندا
یوگی کے یوگ ہے نیکو دوست اور نہ جانی
چندت منڈت مون جڑ دھرتیوں ہیں سدو پانی
گیان گنی سود کوئی دانا دے جو کہیں بڑا نہیں
جہنہ تے پیچے تہاں سائے جھوٹ گئے سب نہیں
ہائیں دہنے تھوڑا سا بچے کے ہر پہ گئے
کہ کیر گئے گڑ کا یا پوچھے سون کا کیسے

جس مانس نرکاس مانس پسو کا رڈ دھڑاں سرتی
پسو کا مانس بھلے سب کوئی نر نہ نہ بھکھریا جی

خدا کی یاد کے بیغہ تم ہی ہے اور گورنہ کرنے سے صفائی ختم ہو جاتی ہے
جہاں جہاں ہم اپنی خودی کھولے گئے وہاں وہاں بڑے جہنوں میں پھسے
ہلکے کتابے کی یوگ، چھپے اس جیسی اور کوئی چیز نہیں ہے
لیکن صحتوں نے جوٹی رکھی، سرمڈا یا جڑا رکھی ہے انھوں نے ہلکے کتف کب حاصل کیا
گیان فن کار، ہادرات عراشی کر کہیں کہیں پڑے ہیں
تو وہ اگر جہاں سے پیہ بھٹے وہیں چھپے گئے تنہی بجات پائے
تم اپنے دائیں، بائیں ہر طرف کی تالیشیں چھوڑو اور خدا کے قدموں سے لگو
کیر کہتے ہیں کہ یہ گونگے گڑ کھانے والی بات ہے، کوئی پوچھے تو کیا بتاؤں

جیسا آدمی کا گوشت ویرا ج نر کا گوشت، سارا خون بھی یکساں ہے
سب لوگ جانور کا گوشت کھاتے ہیں لیکن آدمی کو گیدڑ بھی نہیں کھاتے

اپنے اونچے نیچے گھر بھوجن گھرت کرم کر اور بھرے
گرہن اما دس ڈھک ڈھک مٹے کر دیکھ لے کوپ پڑا
ایسا دسی برتے بند جیسے صحت پریت مٹھ پئے دھرے
نچ پھوڑ کا مٹی سس ہاندھے گیان گلسے ٹکڑا پھرے
جیسے مادہ صوم و پیت پالے سنت حق کی کوٹ کرے
کہ کیر جو اس کے پیٹ ایہ بدھ پرانی نرک پڑے

۸۵۔۔۔ منس کون دنڈ لاگا مر جیتے کا کر یہ ابھاگا
کوئی نہ تھ کوئی منڈت کیسا پاکھنڈ بھرم منتر پدیا
ودیہ بید پڑھ کر سہ بڑکارا مت کال مکھ پھانکے پھارا
دھت مکھت سب کٹ جونی منہ ہر اکثر دکھ پیٹھے
کہ کیر یہ کل ہے کھوٹی جو ر کورہ نکسل ٹوٹی

اپنے سے اپنے نیچے کے گھ کی کر اور برے کام کر کے پیٹ بھرتا ہے
مگر جس اور اس کو ماما کر چیک مانگتا ہے، دیا لے کر جیتے پر بھی کنوں میں گرتا ہے
یہاں دسی بہت کو بھی طرہ نہیں جانتا سکوت پریت اور سٹو لوگ میں دل لگا ہے
دور کہ چھوڑ کر گانڈ میں رہ باندھتا ہے گیان کو کھو کر مہ موٹی کھوتا ہے
مادھوؤں کو کھاتا، سے چوروں کو پات سے سنتوں کی برائی کرتا ہے
کہ کہتے ہیں کہ اسے سہاں کے آوارہ آدمی نرک میں پڑتے ہیں

تورہ کا دیوں ہیں کرتا نہ جانے کس پیر میں پڑ ہے، ابھی گئے مچائے گا تو کیا کرے گا
کوئی تہ تھ کرتا ہے کوئی سرمند تا ہے اپہ میں اور منترے گراہ کن پاکھنڈ کتابے
علم حاصل کر کے دیہ چھوڑ کر کتابے، آخری وقت میں ہلکے بھانکے گا
ٹکڑا دکھ مٹی کر کسی طرح حاندن کو پاتے ہیں، لیکن مرتے وقت کڑا دکھ پاتے ہیں
کیر کہتے ہیں کہ یہ کھجک حباب ہے، اس میں جس راستے کو دیکھو وہ نقصان دہ ہے

۱۸۱۔ اک تلنگے کیا ہاندے چام جو نہیں چنیں آتم رام
تلنگے پھرے ملک جو ہوئی بن کی مرگا ملک گو کوئی
موند منڈا نے جو بدھی ہوئی موندی جیہ مکتی کن ہوئی
بر کے جو کھیلے بھائی گھسے کون بر مکتی پائی
پنہ گئے چچے ہنگالا دھرم پڑے دارنہ پڑے
کے کیر سنوے بھائی رام نام بن کن سدھاپائی

۱۸۲۔ اس چرت دیکھ من پھرے مور تاتیں من دل نہ موں تو
اک پڑھیں بھال جو دوس اب تھرتہ رو و سس
اک جوگ ملک ت بانی کہیں اب نام سنگ میں نہیں
ک ہوئی دین اک تیرا دس کلب کلب سے ہوں من
ک تھرتہ دھرمی بان اک سنگ سدھی رکھیں پائی

۱۸۳۔ تلنگے رہے پچھلے کے پچھلے سے کیا ہوتا ہے۔ گریہ میں رہتو۔ چنیں کے
اک تلنگے گونے سے بخت مونی سو تو منگلے بونور مکتی بانی
مر منڈا نے سے گرو دھانی حصول ہو۔ تو موندی مونی جیہ مکتی یوں نہ ہوگی
گر ضیبت پر قابو رکھنے سے کامی بن مور تو منے کیوں آخری منزل پر ہیں پہنچے
پڑھ لکھ کر اگر مرد آگیا تو منہ ہار میں اتھلا پانی میں ڈوب گئے
کیر کہتے ہیں کہ بھائی سنو۔ رام نام کے بغیر کس نے بدھی پائی

۱۸۴۔ ایسی حالت میں دیکھ کر میرا دل حیران ہے۔ اسی وجہ سے میں رات دن تہ انام جت ہوں
کوئی صبح پڑھتا ہے کوئی گمراہی سے اٹھتا ہے۔ کوئی برہمن بھیدہ مقام میں رہتا ہے
کوئی جوگ کی تدریس میں لگا ہے۔ مہم کو دہلا کر رہا ہے۔ کوئی نام نہاد میں محو ہے
کوئی غریب ہے کوئی کسلی ہے۔ کوئی دھم ادھیران ہے
کوئی تھرتہ مشرودا اور کورہا ہے۔ کوئی کشف و کرامات کو چھپائے ہے

۱۸۵۔ سچ ایک لشکر کو نام ن کو نہ یہ کرو سلام
کیر دھوں جست دالہ تان کس کے بیت تم چھری چلائی
کوتا کر تہ بازی لائی ہمد ترک دوو مان چلائی
نہرتب دوس کہاں تہ تانی کہرتب کرم کی تہ تانی
مرد کے جت نامہ دے پائی کیر کیر داس کے داس نہرتی

۱۸۶۔ آسن ہونے در دھرم پڑے من کو میل پھانڈا سے ہونے
یا شترنگی مونا چمکانے کیا و بھوت سب تک لگائے
کیا بندو کیسا مسلمان جا کو ثابت رہے ایمان
کیا جو پڑھیا سید پڑان سو ہر امن بوجے برہم گیان
کیر کیر کچھ آن نہ کیجے رام نام جب لہا جیے

۱۸۷۔ ایک لشکر کا نام ہی بچا ہے۔ اسی کو جھک جھک کر سلام کرو
یہ بتاؤ کہ بہشت کہاں ہے۔ کس کے حصول کے لیے تم نے چھری چلائی ہے
فتح سے بھی مینا تھرتا میں سے ہمد و مسلمان ملاحدہ راہوں پر پہنچنے لگے
ناگ کے ہاں ذون ہے نہرت۔ دروہاں بابا کی تھرتہ بھی کہا ہے
اس کی ذات پت کچھ نہیں ہے کیر کہتے ہیں اس کے ہاں دن اور رات کھ میں ہیں

۱۸۸۔ آسن در پرانا نام کہ کے مضبوطا رہو۔ اسے پاگل تو دل کی کردیت چھوڑ دے
چوٹی رکھوانے یا کھوپڑی چمکانے سے کیا ہوگا۔ سارے جن پر انکھ مل کر ملی کیا ہوگا
بچا ہے وہ بندو یا مسلمان۔ آدمی دیکھ ہے جس کا ایمان ثابت ہے
بد پڑان پڑھ لیا تو کیا ہوا۔ برہمن وہی ہے جو برہم گیان سمجھے
کیر کہتے ہیں کہ کچھ بچک در کھو۔ رام نام جب کیرا دیکھا دھکاؤ

سرد ایک جو دودھ اٹھارا کام کر دھ نہ تھے دکارا
 کھوجت پھرے راج کو دودھ رام رہے انہوتے نیارا
 یہ اگی بہر بھیکہ بننا جس کرم دھرم کی جگت لگاویں
 گھٹت بجائے کریں مھنڈا رام رہے انہوتے نیارا
 جوگ ایک جگت چت دھرم لے پونہ دھرم کریں
 جوگ جگت لے من میں دھارا رام رہے انہوتے نیارا
 تپسی ایک جو تن کو دھرم بستی تیاگ جھنگل میں پوسی
 کندھول پھر کسے اہارا رام رہے انہوتے نیارا
 مونی ایک جو مونی دھرم اور گائوں میں دھرم دھرم
 دودھ پوت دے پے لہارا رام رہے انہوتے نیارا
 پتی ایک بہر جگت بناویں پیٹ کارنے جٹا بڑھاویں
 نس واسر جو کر جٹکارا رام رہے انہوتے نیارا

سرد خود دودھ پی کر رہتے ہیں لیکن شہوت طبع اور دوسری بریاں ہیں چھوڑتے
 راجاؤں کے دروازے تلاش کرتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 یہ اگی طرح طرح کے بھیس بناتے ہیں۔ کرم دھرم کی ترکیبیں بتاتے ہیں
 گھٹت ہی کر جھٹکا دکتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 یوگ جو ایک ہی یوگ میں لگے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 یوگ کی ترکیبیں ہی من میں رکھتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 کوئی تپ کرتا ہے بدن بھلسا تا ہے۔ بستی چھوڑ کر جھنگل میں رہتا ہے
 مونی اور پھل کھا کر رہتا ہے۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 پتی مونی رہے واسر مادھو جس کی یہ صفت حانتی ہی ہے۔ دوسرے گاؤں میں چھوٹی پتی
 جھوٹ موٹ ہی لوگوں کو دولت اور اولاد کی برکت دیتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 پتی قسم کے مادھو جو مختلف ترکیبیں کرتے ہیں۔ پیٹ پانے کے لیے جٹا بڑھاتے ہیں
 واسر دن جو مغرور رہتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے

اگ تہ تہ بہت کر گایا جیت اک رام نام مول کنت پریت
 اک دھرم گونہ تن جوئی سیا تیری مکت ہیں جن رام نام
 ست گورو شبد تو ہے کہ پکار اب مول گبو انہو پکار
 میں جواہر تے سینوں تیرے بچے نام کر پان کہہ کہ

۱۰۲۔ سنتو رام نام جو پاویں تو دے پھر نہ بھولیں تو میں
 جنم تو مدھی کو دھارے نس واسر شیو دھیاں لگا دے
 شیو شیو کرت گے شیو دورا رام رہے انہوتے نیارا
 جنم جو کہیں نہ ماریں پڑھیں گئیں نہ نام پچریں
 کایہ کو تھا پے کرتا رام رہے انہوتے نیارا
 پنڈت چاروں بید بھائی پڑھیں گئیں کچھ بھید نہیں
 سندھیا ترپن یاد اپنا رام رہے انہوتے نیارا

کوئی تہ تہ بہت کر کے جہا ہے۔ کوئی رام نام سے محبت کرتا ہے
 کوئی دھرم نہ گھوٹ کر بدن پیدا کرتا ہے۔ لیکن اتھاری خجرات رام نام کے بغیر نہیں
 س گورو تھے یار کر شدت رہے۔ اب تم اپنے بھر پے سے اھیلے کو پکارو
 میں نہا ہے اور موت سے بے خوف ہوں۔ کہہ بکتے ہیں گے پھر پر رام نام سے بھر کی ہے

۱۰۳۔ سنتو میں رام نام سے ہے۔ دودھ میں دھرم میں تے
 گھوٹے واسر دھرم صنف کر مکت چہتا ہے۔ دودھ دن شیو کا دھیاں لگا تا ہے
 شہوت کرتے تو دودھ کو شہوت کو جاتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 گھوٹے واسر مادھو چاروں کو تیں مانتے۔ پڑھتے اور سمجھتے ہیں لیکن خدا نام نہیں دیتے
 جسوں کی محبت میں موری کی طرح خدا کو قائم کرتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے
 پنڈت لوگ چاروں دیدوں کا مطلب بتاتے ہیں۔ پڑھتے اور خود کرتے ہیں لیکن سراسر واقع نہیں
 سندھیا پانی کا ترپن ہم دھرم سے رہنا یہ صبت کرتے ہیں۔ رام ان سے بھی جدا ہے

پوچی کتابیں ہانپتا اوروں کو نہ سمجھا
ترنگی نعل کھوئے نہیں یک یک مرا تو کیا ہوا
قاضی کتابیں کھوجتا کرتا نصیحت اور کو
محرم نہیں اس راز سے قاضی ہو تو کیا ہوا
شطرنج چوڑ گھنٹہ اک منہ ہے بد رنگ کی
بازی۔ لائی بریم کی کھید جو تو کیس ہو
جوئی دگر سے بڑا کپڑا رنگے رنگ لال سے
واقع نہیں اس رنگ سے کپڑا رنگے سے کہ ہوا
مند جھوٹے ساوٹی گل چمن میں رہتے مد
کہتے کبیرا میں بھی گھٹ گھٹ میں صاحب ہم۔ با

پکڑے جو ذبح کراہیں نکھڑے سب ترخہ کہا ہیں
لے نکلا کہیں دھو مدارا رام رہے انہوتے خیر دا
کہے کبیر سسٹو عکساردا ساد شہید ہم پرگٹ پکارا
جو نہ ملنے کہا بھارا رام رہے انہوتے نیار

۱۸۴۔ ستا ہیں دھن کی خبر انہوتہ باجہ ماستا
دس مند مند۔ گاجتا باہر سے تو کیس ہو
گاجتا فیوں اور پوستہ بھگ اور شر میں ہوتا
اک پریم دس چاکھا نہیں اعلیٰ ہوا تو کیا ہو
کاسی گیا اور دو دکا تیرتہ سکل بھرت پھرت
گاجتا نہ کھولی کھٹ کی تیرتہ گیا تو کیا ہوا

جہان کو پکڑ کر ذبح کراتے ہیں۔ سب سے خدا کا نام لینے کو کہتے ہیں
ڈھالے کر جو غرور کے ساتھ شاہ مدار بنے ہیں۔ رام ان سے گل جہا ہے
کبیر کہتے ہیں اصلیت کو سسٹو۔ ہم نے اصلی بات پکار کر کہہ دی ہے
جو ہمارا کہنا نہیں مانتے۔ رام ان سے گل جہا ہے

۱۸۵۔ تجھے اندر کی آواز کا پتہ نہیں وہاں اجہا ساز۔ کتاب ہے
مند یہی دل دس سے شرابور ہو جاتا ہے تھے باہر کی آوازیں نہیں تو کیا ہو
تو گاجتا فیوں اور پوستہ کھاتا ہے بھگ اور شراب پیتا ہے
تو نے محبت کا دس نہیں چکھا تو تیرے نشہ باز ہونے سے کیا ہوا
تو کاشی گیا دوا کا گیا سارے تیر جھوں میں گھومتا پھرا
لیکن اگر تو نے کچے کی گانٹ نہ کھولی تو تیرے تیرتہ کرنے کا کیا فائدہ

تو کتابیں اور پوچھتیاں پڑھتا ہے دوسروں کو ہمیشہ سمجھا رہا ہے
اگر تو نے ترنگی کا مقام تلاش نہ کیا تو یک یک کر کے ہائے کا اور کچھ۔ ہوگا
قاضی کتابیں کھوجتا ہے اور دوسروں کو نصیحت کرتا ہے
لیکن اصل راز کا محرم نہیں ہے تو پھر تیرے قاضی ہونے سے کیا فائدہ
شطرنج۔ چوڑ۔ گھنٹہ۔ وحیہ۔ بد رنگ۔ نزدیکی ہے۔ با۔ جین۔ یہ۔ ہیں
گرتے محبت کی بازی دنگان تو صحت جو کھینچے سے کیا ہوگا
ناگامادھو سے جوگی اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اور لا پڑ پیتا ہے
لیکن اس رنگ یعنی ملک کے رنگ سے واقع نہیں ہے تو کپڑا رنگنا سے کار سے
لوگ چاہے مندر میں رہتے ہوں، مٹلوں کے جھوٹوں میں جیوں میں یہ دعویٰ ہیں
کبیر۔ یہی کہتے ہیں کہ سارے لوگوں میں ملک بسا ہوا ہے

ہاں سے کہ وہ لائے دھوئے دھوئے پھونکے
سب سکھیاں لی جیون بھینس گھر کرے بڑی
بندوں کی بندوانی دیکھی ترکن کی شکر کانی
کہے کیر سنو بھی سادھو کون مانا ہوئے جانی

۱۹۰۔ اودھو بھی بھید ہے یہ را

کھا گئے کیا کچھ مکے کی ھے سسار
کیا سندھیں تپن کے کہنے جو میں تپت ہمار
مونڈ مٹائے جٹا دکھائے کیا تن لٹے چھارا
کی پوجا پا بن کی کہنے کیا پھل کیے ابار
بن پرچے صاحب بھئے بیٹھے کٹوٹے چوڑا

ہاں سے ایک مہو لائے اور اسے دھو دھو کر چوہے پر چڑھواں
ساد کی سہیلیاں مل کر اسے کھانے مٹھ گیش اور گھر بھرتے تھریٹ کی
میں نے بندوؤں کا بندو پن دیکھ لیا اور مسلمانوں کا مسلمان ہونا
کیر کہتے ہیں اسے سادھو سنو ان میں سے کس راہ سے ہو کر جائیں

۱۹۱۔ اسے اودھو سادھو بھیجن کا بھید دوسرا ہی ہے

اسے کیا گایا جائے کی لکھ کر بتایا جائے اور کیا دنیا کو بچر میں ڈال جائے
اگر اھلیہ پر غور نہیں کیا تو سندھیا کہنے اور پانی چڑھا لے سے کیا ہوگا
سر مٹائے جٹا دکھوانے یہ دن میں داکھ مینے سے بھی کیا ہوگا
پتھروں کے پوجنے یا بھلوں سے پیو بھرتے سے بھی کیا ہوگا
بغیر اھلیہ جانے سادھو جن بیٹھے اولاد کو شکی کی تجارت کرنے لگے

۱۹۵۔ جن کے نام ٹاپے ہیں
کیا ہوئے گل مال ڈالے کہا سمرتی لینے
کیا ہوئے پینک کے بانچے کہا سسک دھن کیے
کیا ہوئے کاسی میں بس کے کیا لنگا جل پیئے
ہوئے کہا جھٹ کے راکھے کہا تلک سو پیئے
کیوں کیر سنو بھی سادھو جانا ہے علم سے

۱۹۶۔ جسے ان دونوں راہ بیان

بندو پن سے بڑوں کا گر جھوٹا دین
ویسا کے پاشن تر سوئے دیکھو بندوانی
مسلمان کے پیسہ اولیا مرغا مرغا کھائی
خار کی مٹی میں ہیں گھر ہی میں کریں سگائی

۱۹۷۔ جن لوگوں کے دل میں مالک کا نام نہیں ہے

وہ چاہے لکے میں مالڈ ہیں یا ہاتھ میں تسبیح ہیں اس سے کچھ نہیں ہوتا
ریتل کے پڑھنے سے کچھ ہوتا ہے نہ سسک کی آواز نکالنے سے
اشن میں بسنے سے کچھ ہوتا ہے نہ لنگا جل پیئے سے
بنت سے ورنہ تھے پرتک لگائے سے نہ ہوتا ہے
کیر کہتے ہیں کہ اسے سادھو سنو ان سب کو جم راج سے جائیں گے

۱۹۸۔ جن دونوں کو صحیح راستہ نہ

بندو اپنے کو بڑا سمجھتے ہیں اپنا گھر کسی کو نہیں جھونے دیتے
لیکن مل بارہی کے پیر مل کے پاس سوتے ہیں یہ بندو پن دیکھو
مسلمانوں کے پیسہ اور اولیا مرغا مرغا کھاتے ہیں
اور خال کی مٹی پر او بیٹے ہیں گھر ہی میں شادی رچاتے ہیں

کاملاً خدا کے بہت چسپن گھسے لارا
موند منڈائے جٹا رکھائے انگ لگائے چھارا
کا پانی پاجن کے چہرے کندھوں پر ہارا
کہا نیم تیرتہ بہت کہنے جو نہ تہ پچارا
کا گائے کا پٹھہ دکھائے کا بھرے سنسارا
کا سندھیا ترپ کے کہنے کا کھٹ کرہ چارا
جیسے بدھک اوٹ ٹان کے ہاتھ لے کر چار
یوں کہ دھیان دھرے گھٹ بھیرا پے انگ لگا
دے پرے سواری جوئے بیٹھے کریں دتے یوہا
گیان دھیان کو مہا میں یاد کریں ۔ کار

گیان دھیان کا مہا : جانیں باد کیر و چٹاوی
نیم کھاہ جہات گہ : جی کیت ہوار
بہا دھیان گن ہسے بیٹھے کاٹ کرہ کی چہرہ
جن سے سد ہرانتہ میں کیوں تہ ہوار
کہتے کہ سو جو کو کہ تریں صہت پر ہوار

۴۸۔ من : رنجیٹ گائے جوگی کیر

آسن مہندر میں بیٹھے نام چھوڑ پوجی لگے پتھر
کوا بڑے جوگی چھوڑ مویں داڑھی بڑے جوگی ہوئے گیس بکر
منہا جئے جوگی دھینا دھوئے کال جرائے جوگی بن گیس جہا
منہو مڈے جوگی کپڑا رنگ میں گیتا پتے کے ہوئے گیس لہا
کے لیر سو جی سادھو جی دوڑوں باندھل پیچے پکر

۱۹۹۔ اے سادھو بھی بھید دوسرا ہی ہے

مالا میں انگوٹھیوں کے پہنے اور ماتھے پر چھن لگانے سے کچھ نہیں ہوتا
سر منڈانا جٹا رکھوانا یا بدن میں راکھ ملانا بے کار ہے
پانی یا پتھر کے پوجنے اور جڑوں اور پھلوں کا کھانا کھانے سے کیا ہوتا ہے
تیرتہ بہت نیم وغیرہ کہنے میں کیا رکھا ہے اگر اہمیت پر دھیان نہ دیا
گائے یا پٹھہ کرتا ہے اور دنیا کو بھروسہ میں ڈالتے سے کیا ہوتا ہے
سدرہا کہنے پانی پڑھانے اور چھوڑنے کرہ کرے سے کیا ہوتا ہے
جیسے بہیہا فتنی کی اوٹ میٹھا شکار کے لیے زہر پلا جاتا ہے میں یہ میٹھا ہے
اسی طرح بیٹھے صیاد دھیان لگا کر یہ لوگ اپنے تندرگنڈ ڈھرتے ہیں
اپنا تعاقب دے کر یہ لوگ سواری بن کر میٹھا جاتے ہیں اور لذت کی جست کرتے ہیں
گیان دھیان کا بھید ہمیں جانتے ہو رہے کار بھٹ کھتے ہیں

گیان دھیان کا ر سیکھتے ہی نہیں باتیں منہر غور کے ساتھ کرتے ہیں
جو لوگ کہ اس کا محدود کھیت میں جی جی گھس پات کی نرالی کرتے ہیں
و یہ سے اعلان کی گرد دور کر کے عظیم دھیان میں مگن ہو کر بیٹھ جاتے ہیں
من کے دس میں ہمیشہ ذہنی کا خیال رہتا ہے اور صرف اہمیت کا سوچتے رہتے ہیں
کہتے کہتے ہیں کہ جو کہ سناویسے لوگ یہ جاننا ل کے ساتھ نجات پا جاتے ہیں

۴۸۔ جوگی جی تہ سے کہہ سے رنجیٹے ہیں میں رنجیٹا

تہ سے کہہ کر مہندر میں جا بیٹھے نام چھوڑ کر پتھر پوجنے لگے
فان چھوڑ کر جٹا بھائی اور داڑھی بڑھا کر جوگی بن کر بن گئے
بھنگل جاکر جوگی جی نے دھوئی رمانی اور تہوت مار کر کھلت بن گئے
سر منڈ کر جوگی جی سے پڑے رنگو لیے اور گیت پٹھہ کر جھولے بن گئے
کیر کہتے ہیں کہ اے سادھو سو : ہم رنج کے دروازے پر یہ لوگ باندھ کرے جائیں گے

سنسار اسارتا (دنیا کا غلامی ہونا)

۲۰۱ بنے ناگ گڑ گل جانی بنے کہنی اور ست جانی
بنے پاپ پٹن جن کینا جسے گئی رنگن جن جس
بنے اگن بون اور پانی جسے رشنی جس بون بنی
سنوول بنے مہن مہی مون دیکھ پڑے کی جی جی
پتھر روپ مایا مٹی یہ کہیں مع
برہم برہم برہم اسے نہ برہم کی کہیں

۲۰۲ مجھے رام اور گے پھن سنگ نہ گئے میت اس دھن
جات کوروں لاگ نہ ورا گئے بھوج جن مہا جانی
گئے ہنڈو کشتی سی رانی گئے سہو پو مکتی جن جانی

۲۰۱ سانس بھی ختم ہونے لگا اور انہیں کھانے والے گڑ بھی کینہ اور پچے وہ سکی ختم ہونے لگے
جنہوں نے گنہ شاپ کی ہے وہ ختم ہونے لگے جنہوں نے نہ مہن نہ مہن اور باہر مہن تو جی شہر مہن تو جی
پتھر جو وہ پانی ختم ہونے والے ہیں۔ جہاں تک مکتی نہ کھانی دیتی ہے سبھی فانی ہے
و شد کا مقام بھی یکسے میں ختم ہو جائے گا۔ میں نے پرے یعنی فانی کا سایہ دیکھا ہے
مایا یعنی دیہانے پھل کاروپ لیا ہے اور ہم راج شکار کر رہے ہیں
جب برہم و سنو اور مہا دیو بھی فانی ہیں تو دیکھ مکتی اور آدمی کس گنتی میں ہیں

۲۰۲ رام بھی گئے اور گشتن بھی۔ اور ان کے ساتھ میتا جی عورت نہ گئی
کورو لوگوں کے جانے میں دیر نہ گئی۔ دھارا نگر کی سہالے والے بھوج بھی گئے
ہنڈو بھی گئے اور کشتی جیسی رانی بھی۔ پھی عقل والے سمجھو یہ بھی چلے گئے

بھوکے کان کو مٹی پیسے سے بھریا ہے مہار
من ست گورو گورو تیت نہ گئے کوچ نہ کی ادھارا
نہ گنجیہ پار نہ پوے کھنڈ کھنڈ سے مہار
درجن پار چلن کو چبے کئے بھرم کے چار
برمل: متی آٹا جاکر صا صا نام ادھارا
کست کہ وہی جن آوے تیس میں بچے دکار

۲۰۱ جس کو دیکھو کون بھو مکتی جیتا ہے سے کوئی مہار
کام اور کورو مہا کورو مہا میں بچے سیل اور سیل سستو کا ہیں
کوتے بھوکے نہ مہا پچھے نہیں کپٹ بٹ کے ہیکر مہار
ست کیت کہ مہا مہا میں نہ جوت مہا کھانے کا جی

اپنے جان مہا باتوں سے جلائے ہوئے یہ لوگ مہار مہادی لا جھوٹے رہتے ہیں
لیف ست گورو کے کتے سی گورو کپٹ کی ندی میں بہہ گئے
مالک بیت گہرا اور وسیع ہے اس کا پار نہیں ملتا ۱۰۰ نہ مہار ہے۔ مکتی
ست گورو کی ہی لا محدود نظر دیتے ہیں جس سے بھرم کے جال کٹ جاتے ہیں
جس کی روح صاف ہو اور جو مالک کے نام پر تکیہ کرتا ہو
بیرہ کتے میں کہ پتھر سے یہ مہادی شخص ہیں مکتا ہے جو تیرے میرے کی گدگی چھوڑ چکا ہو

۲۰۲ وہ مکتی دیکھ کر دھوکا نہ کھو، جیسے رہنے سے کوئی باگمال فقیر نہیں ہو جاتا
شوت مکتی غور لائی اگر چھوڑا نہیں اور مہادی اور مہادی ایٹا یا
تو مکتی جیسے رہنے سے کام نہیں جیسے ناکٹ کے مکتی سے رام خوش۔ ہوں گے
کیر کہتے ہیں مکتی رنی کے پیر ہر آدمی موت کی جوت صر پکھانے گا

دھن بکے داد مل جائی ہوں بکے میں یہ بڑی
گنی بکے میں کی تن جادو سوان بکے میں جڑا ہوں
جیر گھر کا گھر کے گھر سے سویری ہے کے مٹی سے
سوتی نم آئیں کے جانی دتے سوپ بھوں گین
اتے تن کے سچھیاں جنوں مدد دے
چیتا ہی دورے دور دورے

۲۲۔ بھوں وگ کبیر گھر میرا

جا گھر وہیں چھوڑے سو گھر باہی تیر
باقی گھوڑا میں بہ سنگھڑا کی گھبرا
بستی میں سے دو کھیر جنگل کیو بھرا

زیر ہی ہتی ہے کہ اس کا جسم بھڑ میں سے جو کہی ہے کہ بے تو میں بڑوں گی
بکے کہتی ہے میں جسم کو حلاؤں گی کہتا ہے میں بکے ہی میں بھوں لول گا
اسے گنوار تو جس کو اپنا گھر سمجھتا ہے وہ دشمن بن کر تیرے گلے پڑا ہے
میں جسم کو تو پنا سمجھتا ہے اور جیش کو شئی میں باوان سے مبتلا ہے
یہ جسم کے تے دعویدار جسم جسم سے منتظر ہیں
اسے ہارے تو سمجھتا ہیں اور میرے میرا چتر ہے

۲۳۔ گھر لوگ کہتے ہیں میرا گھر ہے

جس گھر میں تو اتنا خوش ہے وہ گھرتی ہیں ہے
تو نے ہاتھی گھوڑے ہیں اور گاڑیاں بہت جمع کر ہیں
لیکن نیچے بستی میں سے کھڑے دیا جائے گا اور تیرا بھرا جنگل میں ہو گا

سرب صوں کے لک اٹھائی چلتا ہار کچھ سنگ نہ لائی
گڑیا جا سو اتر چھ چھائی چلتا ہار کچھ سنگ نہ لائی
موتھ ماکھ ادھک بخود اپنا ہوں اور لگ ہوں
ای نہ جان اپو مر جیسے شکا دس بڑھیاں اوی کیجے
ای اپنی کر گئے لگی نہ کیو کے ساتھ
ای کر گئے ونا اپنی دشر تھ ساتھ

۲۴۔ ماکھ جنم پکے جم سا جی اپہ تن کیر بہت ہیں سا جی

تات جنت کہہ عمر و بالا سوار تھ مانگ کینہ بہت پالا
لاسن کے مود پید ہی باٹھیں روپ گرا سے چاہی
پتر کتر رہی ولا سے جھبک ٹائیں رحیں مڑا ہے
کاک گیدھ دو دھرم بچا رہی سوار سوان دو دھرتی ہنار ہیں

منجھو سے پوری کی پوری سوائے ک مکان بنائی تھی وہ بھی چلتے وقت اسے ساتھ سے لگے
جھوں سے تسمان میں اپنی کئی بنائی تھی وہ بھی چلتے وقت اسے ساتھ سے لگے
حق اسان خوب جمع کرتے ہیں بعد میں خود تو مرنے ہی ہے دوت سے چٹ کر دوتا بھی ہے
رد گئی ہیں نہیں سمجھتا کہ میں ہی معاذوں گا اسی فکر میں رہتا ہے کہ کھانے کے پیسے لے اور تین
اپنی اپنی کرنی سب کر گئے کسی کی کرنی ساتھ نہ گئی
داؤں بھی اپنی سی کر گیا اور دشر تھ یعنی رام چند بھی

۲۵۔ توئی کی زندگی موت ہی پر ختم ہوتی ہے اس جسم کے بہت سے دعویدار ہیں

یہ کرے و لاپ میں یہ بیٹا جاتا ہے لیکن اپنی غص کے لیے ہی ساری پرورشی کرتا ہے
یوی کستی ہے کہ یہ میرا شوہر ہے لیکن شیرنی کی طرح سے کھانا ہی چاہتی ہے
یوی پتے بھی بہت جلتے ہیں لیکن گیدھ کی طرح مٹہ پھیلائے رہتے ہیں
کوسے اور گدھ سوچتے ہیں کہ یہ کب مرے گا کتے اور گیدھ بھی ہی غلطاد کرتے ہیں

سارے کبیر تو سب جگ کھیجے جھوٹ کبیر بندہ جانی
کبیر کبیر نہیں بھے دیکھا جن سے وہ چیلانی

۲۰۱۔ اب کہہ چنے اکیسے مینا اٹھ کر کر پو گھر ہوئی پنا
کبیر کھانڈ گھرت پند سوزا سو قتلے باہر کو ڈارا
جسم سر رقی مرق باہر چوگا سو سر رقی بدار بندہ کا گنا
ہار جیسے جس نکروئی جھوڑی کیس جریں جس تہ کے گڑی
آوت سنگ نہ جات کی سانگی کاہ بھو دل سب ہے ہاتھی
مایا کو ریس بے نہ پایا نہ جہ در ہوئے دھار
کہت کبیر نہ جہوں نہ جا کا
یہ کو ہو گھر دھم سر رقا

لاٹھی باندھی حوت۔ پٹھیا ہم کیو ہر بھیڑا
ہوئی باہر حرم محل میں جی میاں کا ڈار
نہن سو ت ار جو ہر سر جھے ختم جسم ار جھیرا
کہت کبیر سو ہو سستو یہ چہ کرو بغیرا

۲۰۵۔ جو دیکھا سو دیکھ دیکھ تن دھرتگی نہ دیکھا
اُسے است کی است کرت ہوں تا کر کرد و دیکھا
بٹے مٹے سب کوئی دیکھا کی گری گری
سنگر چارہ دیکھ کے کارن گر بھے مایا تیاں
جوئی دیکھا جنگ دیکھا نہ دیکھ کو دیکھ دوں
تہ ترستا سب ٹھٹ یی پے کوئی محل بندہ ہونا

تو سب کچھ کر کاٹھ میں باندھ دیا اور خرچ نہ کیا پھر وہ پس بھی نہیں آیا
عجب حال سے ہوئی یعنی دولت تو باہر ہے در تنوہ حرم یعنی قبر کے اندر ہے
تو سہا من سو ت بھیا ہے یہ سلک نہیں رہا ختم ختم کا جھڑپے
کبیر کہتے ہیں اسے سستو اس پر کا مطلب سمجھو

۲۰۵۔ جو میں نے دیکھا وہ دیکھ دیکھا کسی کو آرام میں نہ پایا
میں اندر و استہان کی است کرتا ہوں اس کو چھی طرح سمجھو
اپنے اپنے طریقے سے بھی دیکھیں چاہے فار و رہوں یا ہر گ
سنگر چارہ نے دیکھ کی دھاری سے نہاد محل ہی میں دیا ترک کردی تھی
جوئی بھی دیکھیں گھوٹنے والے سادھو بھی تپ کرنے والے دو گئے دیکھیں
بھی لوگوں میں مید اور حواش موجود ہے کوئی جسم اس سے خالی نہیں

اگر میں بھی ہمت کہتا ہوں تو دنیا بھینٹ لاتی ہے جھوٹ مجھ سے کہا نہیں جاتا
کبیر کہتے ہیں کہ وہ بھی دیکھی میں حضور نے یہ دنیا ایسی بنائی ہے

۲۰۶۔ دوست اب تہا کہا سچے اب اٹھ کر گھر کی فکر کیوں نہیں کرتے
کبیر مٹھری وغیرہ سے بنا وہ تمھارا جسم سب نے باہر نکال دیا
جس سر پر تم نے سہا سوزا کر گڑی باندھی تھی وہ قیمتی سر کوئے توڑا ہے جس
تمھاری ہڈیاں سوکھی گڑی جیسی گل رہی میں وہی تنکوں کے ڈھیر کی طرح
یہ سنے کے سرتھی ہوئے نہ جانے کے کہنے ہاتھوں کا جھڈ ہے کار سہا
دوست کا مرہ تم نے نہ سکے رینج ہی میں موت ملی جس کو جھپٹ پڑی
کبیر کہتے ہیں کہ انسان اب بھی نہیں جا کا
اور اس پر موت کا گرز دھم سے آگیا

اور وہ سوا سوا بہت ترس جھکرائی پائی ہو
جو کوئی آواز بیگ چلا دے تو کہ رہن - ۲ - ہو
چندن چور چتر سب نہیں گلنگ ملتا ہار ہو
چو بکن گیدھ مونسے کی لٹیں صنگ اور چھڑا ہو
کہتے کیر سو سو سنو گیاں ہیں مت میں ہو
اک اک دن یہ لگتی سب ہی کی کہ - ۲ - ڈکھ دیا ہو

۲۸۔ پھول بیوں پھرے جلتے ہیں رے من نہیں رہتے
ماتا کہے یہ بیٹے ہمارا ہیں بے یہ مسرا
کے بھائی یہ بھی ہماری ماہ کے نہ سیرا
پیٹ پکر کے ماتا رووے باہر پکر کے بھائی
پٹ پٹ کے تھپا رہے ہنس اکیلا جاتی

ماں کے ہاں جاتے ہی حد میں پریشانی ہوجاتی ہے اور اسے کھانے کی ضرورت ہے
جو بھی تباہی جلدی اٹھانے کی کہتا ہے کوئی یک شہ نہیں رہے رہتے
رنگ میں سب کچھ کر چیں گس کر پکرتے ہیں ورگے میں گے کوئی کی پہچنے میں
منے پر گدھ اپنی چونچوں سے مس کو ادھیڑتے ہیں ورگید پیٹ جھڑتے ہیں
کیر کہتے ہیں کہ سو سو سنو دیا کے لگ ہے علم درجہ وقوف میں
یک نہ یک دن سگی کی حالت ہوگی چاہے ہوتے ہو چاہے غصے

۲۹۔ اے دوتا تو دیا میں کیا پھول پھول پھرتا ہے یہاں کس کا کیسا ماتا ہے
ماں کہتی ہے یہ میرا بیٹا ہے بہن کہتی ہے یہ میرا بھائی ہے
بھائی کہتا ہے یہ میرا بھائی ہے بیوی کہتی ہے یہ میرا سوتیلہ ہے
پیٹ پکر کر ماں روتی ہے باہر پکر کر بھائی روتا ہے
چھٹ کر کے بیوی روتی ہے سب کو چھوڑ کر منس اکیلا جاتا ہے

۳۰۔ رام نام کج رام نام کج چیت دیکھ من ماری ہو
پتھر گورد گورد من گاڑے پلے ڈالوت پانی ہو
واؤ دلوا اور پر پا جاؤ گاڑے بھوش پائڑے ہو
اندھ سے بھٹے بیٹے کی پتھریں کٹ کٹ سجھ نہتے ہو
ای سفسار اسار کو دھندھانت کال کوئی ناہی ہو
بجھت جھٹ ہارے گئے جیوں اند کی جھڑی ہو
ناٹا گوت گل کٹب مس تن کی کول بڑائی ہو
جہ کیہ الہ م جے میں بڑائی سب جہ کی ہو

۳۱۔ میں دیہ میں ہوں مونسے چھوئے ہوں کون ہو
انہ کہ ڈورو تو ہے آئی جو کوئی کھن موئی ہو

۳۲۔ رام کے نام کی یہ کیر دل میں آگیتی ہے

تو کہہ دوں بیوں کے بوجھ کے ہر درد سے حق کی آڑ میں گاؤں اور ہر ٹھکانے حد
یہ سے باپ دادا چور سے زمین میں برتن کاڑے
مس نہجے ہو گئے ہیں دل کی تکھس پھوٹی میں اس دولت کے لیے مسک کو یا کر کے کیوں چھوڑیں
یہ دنیا کا دھندھا ہے "خیزی وقت میں کون نہیں ہوتا
سے پیدا ہوتے درخت ہوتے زیریں لگتی جیسے بدن کی جھڑی ہو
رشتے داری کوہ حمار میں سب جیروں کی یہ وقعت ہے
سے کس کس کے خیر ساری ہوئی ہے کار ہو جاتی ہے

۳۳۔ اے ماں یہ صواب یہ جہ سے کہ موت کے بعد اسے کوئی چھوٹا بھی نہیں
یہ سے کسی کے پاس ہر وقت کی دوست ہو ملے پر اس کے لیے ڈنڈا ڈنڈی میں اٹھی ہی ہے

یہ سنسار جھڈ کا جھانکھ انگ لگے ہو جانا ہے
کہتے کیر سو بھی سادھو ست گوروں مٹھکا ہے

۲۱۱۔ جیسا جو دئے مہمان

پانچ تھک کو سو ریکھ جا میں دوستو ہرانی
آوت جات کوؤ نہ دیکھو ڈوب بوسانی
راجا صہیں اپنی صہیں وہ صہیں اہنی
جوگ کرتے جوگ صہیں کتھ سے کتھ
پاپ بھگن ہٹ لگی ہے دھرم دھرم
پانچ سکھوں میں دیکھن آئیں ایک سے ایک
چندو صہیں سو دھرم صہیں پودو پانی
کہہ کہہ ال بھکت دھرم صہیں کی مت بھگتی

یہ دہا جہ رتی کی سوگی نہیں ہے یہ تگ گئے پر میں جاسے گی
کیر کہتے میں کہ سادھو سنو، ست گورو کا نام ہی سب ہے

۲۱۲۔ سے جاں میں جا تا مومن جو جائے گی

پانچ غلام کا خطا رہا ہے جس میں دوسرے نے چھ لکھی ہے
کسی نے اسے آتے جاتے نہیں دیکھا وہ جیسے بنی، نی ہی ڈوب جاتی ہے
راجا نہ تی وری حکم لوگ چلے جائیں گے
جوگ کرنے وے جوگی اور کتھ سناسنے وے کیا تی بھی چھے ہائیں گے
گناہ ثواب کا بازار لگا ہے، دھرم لاٹھی ہاتھ کر دھرتی کو رہا ہے
پانچ سہیلیاں جو ایک سے ایک ہوشیار ہیں اسے ٹا کر دیکھے تھیں
چاہے بھی جائے گا سورج مٹی جائے گا ورمو اور پانی بھی چھے جائیں گے
کہہ کہتے میں صرف وہ بھکت نہ جائیں گے جن کی فہم میں مستعد کیا ہے

جب تک جیوے سادھو رووے بھی رووے ہی سادھا
تیرہ دن تک تیرا رووے پھر کتھے گھر واس
چار گری چر گری منگیا پڑھا کاٹھ کی گھوڑی
چاروں کونے آگ لگایا پھونک دیا جس پوری
پاڑ جڑے جس کاڑی کیس جسے جس گھاس
سوئے ایسی کایا جڑ گئی کوئی نہ آیا پاس
گھر کی تیرہ روٹ لائے ڈھونڈ پھری چھوڑا سادھا
کہتے کیر سو بھی سادھو چھاڑو جگ کی آسا

۲۱۰۔ رہنا نہ دیں پرانا ہے

یہ سنسار کا گدگی پڑا پوند پڑے گھل جانا ہے
یہ سنسار کا گدگی پڑا پوند پڑے گھل جانا ہے

جب تک زندہ رہتی ہے تب تک مال روٹی ہے، دس بیٹے ہیں روٹی ہے
تیرہ دن تک بیوی روٹی ہے پھر گھر بسا لیتی ہے
چار گز کھن کا کپڑا منگیا اور کڑی کی گھوڑی یعنی چنار پر چڑھا
اس کے چاروں کونوں میں آگ لگا دی تھی اور بولی کی طرح جلا ڈالا
کڑی کی طرح ہڈی جلتی ہے گھاس کی طرح ہال جلتے ہیں
سوئے جیسا جسم جل گیا کوئی بھی پاس نہ آیا
گھر کی عورت روئے لگی چاروں طرف ڈھونڈھے لگی
کیر کہتے ہیں سادھو سنو، دنیا کی امید چھوڑو

۲۱۳۔ جہاں رہنا ہیں ہے، پرایا دیں ہے

یہ دنیا کا گدگی پڑا ہے پوند پڑے ہی گھل جائے گی
یہ دنیا کا گدگی پڑا ہے پوند پڑے ہی گھل جائے گی

ہاں یہ کو کرب۔ کہ کیا صاف یہ کو۔
 ہاں غلطی تو کام۔ توے کوٹ سکدھ حور۔
 ہاں یہ کوئے مت خود یہ ماضی کیا کھور۔
 حور جو دھن بہت کو پے۔ جس وٹ مرد۔
 دہی دہی اور چٹائی جھری۔
 ہاں جو کت ملاست سنگت سے کو دہن۔
 نیست اٹھ سے رت میں کو دہن۔
 کت کیا جہن مت۔ حور جو کوئی نو۔

۳۰۰۔ کھیں سب ہیں تاجاں۔ سمجھ میں توں سے۔
 کھیں یہ مور۔ دھ۔ ہاں ہاں ہاں۔

۳۰۱۔ میں مجھ پر فخر۔ کرو چاہے۔ کو۔
 یہ کھکتی کے جسم کسی کام نہ نہیں اس۔ چاہے جسی حور۔
 میں دوست کو دیکھ کر مت کھو۔ ہاں کھو۔ سب ہاں۔
 لاکھ اور کروڑ کی دوست جمع کر کے بھی بہت لوگ مشک میں پڑ گئے۔
 اسے دیو اسے یہی زندگی۔ خیر تشویش۔ کہ جسکی اور جاک میں رہا۔
 میں تو تکرمت سنگ کرے اور سستو کو خوش کر۔
 میں سے اٹھ کر کو کو سے کہ وہ پتے کی طاق۔
 یہ کہنے میں کہ۔ ہر کے قدموں میں سی طاق دل کو کھو جیسے سون میں رہی۔

۳۰۲۔ یہاں کا سادہ اکیل رات کا خواب ہے۔ اسے وہ مجھ سے کہنا کوئی نہیں
 یہ لگاؤ کی دھار بڑی تیز ہے۔ اس میں ساری دنیا بھی چر رہی ہے

۳۰۳۔ میں تو کیں حور سے بھائی۔ شہر بھری کہاں ہرائی
 جیسے چمکی رہیں۔ میرے۔ ہر جہ پر آئی
 حور جیسے سب آپ آپ کو جہاں جہاں آئے جہاں
 پہنے میں تو ہے راج میں ہے حاکم حکم کوئی
 جاگ پر وہ لاد۔ سکے پلک کھلے سدھ پانی
 مانا چاہتا بند حور سے ترپانا کوئی سنگ سنگ
 یہ تو سب سوار کے سنگی جھوٹکی لوک بڑائی
 ساگر مانا ہی ہر اٹھت ہے گنتی گنتی نہ جانی
 کت کہیے سونہ بھی سادھو دیا ہر سمان

۳۰۴۔ حور جو من حور سادھو مانک بند من حور اسے
 بار بار میں کہہ سمجھاؤں جگ میں حور حور اسے

۳۰۵۔ اسے دل تو کیں جھولا ہوا ہے تیری مجھ کہاں کھو گئی ہے
 جس طرح سے پرندے رات بھر ٹھہرنے کے لیے درخت پر بیٹھ جاتے ہیں
 میں جوتے جو دھ اور اپنی اپنی راہ آڑ جاتے ہیں
 تجھے جیسے حور میں سلطنت کی ہے حور حور میں۔ حور جہاں ہے اتنی ہی جانی جاتی ہے
 حور تو جاک حور ہے توں کا شکر کچھ نہیں رہتا۔ آٹھ کھینے پر ہوش آتا ہے
 میں ہاں۔ کھائی بیٹا۔ حور کوئی بھی تو اسکا حور تھی نہیں ہے
 یہ سب اپنے مطلب کے ساقی ہیں۔ دیا کی بڑائی ہے اصل ہے
 سمد میں کتنی برہم۔ حور میں ان کا شمار نہیں ہو سکتا
 کیر کہتے ہیں اسے سادھو سونہ پر دیا میں سہا جاتی ہے

۳۰۶۔ یہ اسی نہیں ماننا۔ سادھو میرا میں نہیں ماننا
 میں اسے بار بار کہہ سمجھاتا ہوں کہ دنیا کی زندگی تھوڑی ہے

سیکسی کوٹے سمدر کی کھٹائی
 سونے کے ٹھکانے روپے کے بیجا
 کوئی کر مکی ہوں کر مٹی
 آوت سنگ نہ جات سنگتی
 کہے کہہ امت کی ہاری
 ہاتھ چھڑ جھول چہ خواہی

انتم در شب، آخری مظهر

سید محمد علی محمدی

حق بخیرے میں دس رووانہ دس روانہ سے کیورو الیگا
آنکھیں مٹی نہ بہن لایو اب کس ناہتہ تو پوت ادا
کہت یہ سنو بھی سادھو اپنی جس ٹوٹ موتا

میں نے اس کا جیب مضبوطی سے دھریا اور سمجھ رہی تھی کہ میں اس کا نام نہ بھی نہیں مانتی
 مرنے کے بعد اور چاہتی تھی کہ مجھ کو شہ کے رہا چھوڑ دینے
 کسی کا محل ہو کسی کی چھوٹی ہو۔ میں اس کو چاہنے لگا اور مٹی پرانی رہا جسے
 یہ اتنے وقت ساتھ لے رہا تھا۔ اس وقت ساتھ لے رہا تھا۔ ہاتھوں کے جھڑکے تھے۔ ہاتھوں کا کیا کیا
 کہہ رہی تھی کہ کبھی لوگ اتنے وقت میں ہاتھ جوڑنے کی طاقت نہ رکھتے تھے۔

۱۲۹. پیچیده و گوناگون

اس بجائے میں دم دروازے میں اور دھول دروازوں میں گواہ لگے ہیں
اسے ابھانے کی بجائے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اب تو ہاتھوں میں
کیڑے کہتے ہیں کہ سادھو سنو ہمیں اڑ گیا اور وہ عجیب یعنی غلطی ٹوٹ گیا

گنا حقیقہ کا پھول
 ایسے مرتے رہ گئے
 بھوک و موت کی کھڑکی
 جو وہ بوجھ مستحق
 کس جس پر نہ ہوئی
 سکن پرور مست دارا
 اس طرح میں رہا
 نئے جہان کے ہاں
 پتا جوڑا سے ٹوٹا
 جنہو لگ چیتا اکھاں
 جلتے ہیں جیوتنا حقور
 رہو نہ سنگ جگ مانی
 کوئی بدلہ کام کوئی ہے
 اُسی دن ہو جائے نیا
 لگے وہ سے پہلے
 بکے کسی نہ کسی

۱۰۰ چرخوں کو تھک رہا تھا دیکھتے نہیں چلوں صبا چائے
اب کبھی موت ہو سکے ماتی تپ رہا ہے گھر دیہات

[illegible]

د۔ میں کیا رہوں گی؟ مجھے بھی نہیں ہے آنکھوں کے دیکھتے ہی سب چرچا رہا ہے
حس کے یہاں ہے، اپنے اور سو لاکھ پستے تھے، اس کے گھر اب دیا جاتی تھی نہیں

اہم بھاؤ (احساس خودی)

۲۱۹

دھیا کی دہیں ٹوٹا ہزار

شیر وٹا ہٹا پھر توتا تیوں وہ جی ہا کار
برہما کوٹے ہا دیو کوٹے نار دھنی کے پتی پتی
اسکی کی رنگی کر ڈاری پارا مسر کے اور ہزار
کن پھونکا چہ کا سی کوٹے کوٹے جو گیسو دکت پکار
ہم تو بچے گے صاحب دیا سے بد ڈور گہ اترے پار
گنت یہ سو بھی سا دھو اس ٹھنسی سے زو میر

۲۲۰۔ جب ہم دھیا ہا جہ کون ہم سے نہ رہا سب کون
کہو سورام کون نور سیا سو بھی گے کہو سو بے دیو
پھر پھر کو نہ رہا سب کون جھوٹے ملکوں شست سون

۲۱۹۔ ر مکی دہیں بھی حای نے مار ہار رلاٹ یہ

دیوتاؤں اور ناگوں کے دک کوٹے تیوں دہوں میں چھٹا جی ٹی
برہما اور جہ دیو کوٹا اور نار دھنی کے پیچھے بڑ گنی
شہ جی رشی کو تو ذکر ان کی گری نکال دی پار مہر کا پیٹ پھاڑو
کاوس میں مہر دپے واسے عارف کوٹے اور عارف گئے تھے جو گئی جی وٹا ہے
ہم تو مالک کی مہر دانی سے بچ گئے اور مشہد کی ڈور پکڑ کر رہ گئے
کہہ کہتے ہیں سا دھو منو اس ٹھنکی مایا سے جو تیار رہو

۲۲۰۔ ہم اس وقت کل بچے جب کوئی ہمیں تھا ہمارے ساری سب رہتے تھے

رام بتاؤ کہ تھی یہ احسان ہے اسے مسود بھی یہ بھی کر تاؤ
اگر بھی بات کہو تو سہمی مارے دوڑتے ہیں جھوٹوں کو جھوٹوں کا ساتھ ہی پسند ہے

۳۸۰

کیر و چاند

۲۱۹

ہوں جھوٹ کر۔ کون ہو

چند ہا ڈکے ست کھٹو ہا ہر دہیں ٹوٹا ہو
ٹھوٹھنی نور ایک سو دہا موت رہا ٹھوٹھ
تو نہ تہنک تہنک میٹھے میں سو ٹوٹا ہو
پہر جے مل جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ
سہ کہ سو بھی سا دھو رنگ سے تہ ٹوٹا ہو

۲۲۰

ہم کا رہا دہا چہا صحت مریاں

ہوں۔ مہر کس لاکے ایک گس دہا میں تہی
ہیت سے صاحب ہا نام جھوٹا ہی سب ٹھوٹا
پہر جے مل جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ جھٹ
گنت یہ سو بھی سا دھو رنگ چلی دہا ٹھوٹا

۲۲۱۔ شہم کو کس ٹھگ نے لٹا ہے

چندوں کی ٹھگنی کا کھٹو۔ بنا ہے جس تیر دہیں سور ہی ہے
مسیو ڈور ہی رہا سوا دوسرے خود لکھ سے روٹا کے ہیں
یہ رات بھی موت کے دیوتا چنگ بار چڑھ بیٹھے ہیں آنکھوں سے سو بے گے
یہ لاکھوں سے مٹی کھٹا کھٹا چاروں طرف ڈھو ڈھو کر کے جگ جگ مٹی
کہہ کہتے ہیں سا دھو سو دہا سے ملن ٹوٹا ہا

۲۲۰۔ ہمیں بھی ہا چادر اٹھا ہے جس

جب جانی بچنے تھی تو دونوں سنگھوں کی تینوں اڑ گئیں
جب اندر سے دہا گئے تو ہماری مٹی سب جھوٹا مٹی
پہر گھوٹے مل کر ہماری کھٹ مٹی مٹی تھی جھٹنی اور گلی گلی روٹے سے چلے
کہہ کہتے ہیں کہ سا دھو سو سا دھو میں صحت سو بھی ٹھوٹا چلی

چاند نہ سورج نہ رین دوسوا
 باہن چھتری نہ سورج دوسوا
 مغل پٹھان اور سید شینوا
 آدی جوتی نہ گوری گنیسوا
 برہما وشنو جہیں دسوا
 جوگی نہ جنگم متنی دروشوا
 آدی نہ انت نہ کال کلیسوا
 داس بکیر لے آئے سندسوا
 سار سبھ گہ چل وہ دوسوا

۲۲۲۔ جینی جین بنی چدریا

کاپے کے تانا کاپے کے بھرنی کون تار سے مٹی چدریا

وہاں چاند، سورج، ماہ، دن کچھ نہیں ہیں
 وہاں برہمن، کشتری، ویشیہ یا شورو نہیں ہیں
 نہ ہی کشیچ، سید، مغل یا پٹھان
 نہ وہاں آدی جیوتی ہے نہ پاروتی نہ گنیش
 نہ برہما ہیں نہ وشنو نہ مہادیو نہ شیش ناگ
 نہ وہاں جوگی ہیں نہ گھمکڑا دھو نہ مٹی نہ درویش
 وہاں نہ ابتدا ہے نہ انتہا نہ وقت کا جھنجھٹ
 بکیر داس پیغام لائے ہیں
 سار سبھ یعنی اصلی شہد کو پکڑ کر اس دیش کو چلو

۲۲۳۔ بہت مہین چادر مٹی گئی ہے

اس چادر میں کاپے کا تانا بانا لگا ہے اور کس تار سے یہ مٹی گئی ہے

آندھ کپے ہے ہم دیکھا تہہ دٹھیار، ٹیٹھ منہ پیکھا
 ایہہ بدھی کیوں مان سب کوئی جس مکھ تس جوہر دیا ہوئی
 بہت کبیر سنت ملکائی ہم سے کھلے چھوٹو بھائی

۲۲۱۔ ہم نہ مریں مریں سنلا ہم کو ملا جیہ لون دارا
 اب ناموں مور من مانا سوئی مو اجن رام نہ جانا
 ساکت مریں سنت جن جیویں بھر بھر رام رسائی ہوویں
 بری مریں تو ہم جو مریں بری نہ مریں ہم کاپے مریں
 کہہ کبیر من منہ ملاوا امر بھئے سکھ ساگر پاوا

۲۲۲۔ جنہواتے آیا امرت دوسوا

پانی نہ پون نہ دھرتی اکسوا

جہاں اندھا دھرتی کہے کہ میں نے سب کچھ دیکھا ہے۔ تو دیکھنے والا منہ ہی تھے گا
 اس لیے اس طرح کیوں کہ سب لوگ مائیں۔ لیکن وہی لوگ جن کی زبان اور دل ایک سے ہوں
 کبیر کھل کر سنتوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے کپے پر چل کر ہی تمہیں نجات ملے گی

۲۲۱۔ ہم نہیں مریں گے ساری دنیا مر جائے گی۔ کیوں کہ ہمیں آپ جیات مل چکا ہے
 میرے دل کو یقین ہے کہ اب میں نہ مریں گا۔ مرنے والی ہے جس نے رام کو نہیں پہچانا
 بد کردار لوگ مرنے میں سنت لوگ جیتے ہیں کیوں کہ وہ رام نام کا امرت جی بھر کر پیتے ہیں
 اگر خدا مرے گا تو ہم بھی مریں گے۔ اگر خدا نہیں مرائے تو ہم کیوں مرنے لگے
 کہہ کہتے ہیں کہ ہم نے دل سے دل ملایا۔ ہم لافانی ہو گئے اور راحت کا سمندر پا گئے

۲۲۲۔ ہم جہاں سے آئے ہیں وہ مقام لافانی ہے

وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا نہ زمین نہ آسمان

گورکھ ہم تب کے برائی ہماری سرت نام سے لائی
 برہما نہ جب ٹوپی دینا بشو نہیں جب ٹیہ
 شیو شکتی کے جنمو ناہی جے جوگ ہم سیکھا
 مست جگ میں ہم پر پانی تریا ججوری جھنڈا
 دوا پر میں ہم اہم نہ پرا کلم پھروں تو کھنڈا
 کاسی میں گا پرگٹ پھے ہیں داماند چکے
 سمرقند کو پروان لائے ہنس اباں آئے
 سبے سبے میں ہوئے گا جاگی بھکتی اُترے
 بکے بکیر سنو یو گورکھ چلو سب کے سب

۲۲۰۔ پڑھ پڑھ پنڈت کر چرائی خج مکتی مو ہے بکیر بھگوان
 کہہ بس پرکھ کون سو گاؤں سو مو ہے پنڈت سادہ گاؤں

اے گورکھ ہم اسی دن کے برائی ہیں ہماری سرت اسی نام سے لگی ہے
 اس وقت برہما نے ٹوپی نہیں پہنی تھی اور دشو نے تینا نہیں لگایا تھا
 جب ہم نے یوگ سیکھا اس وقت شیو و شکتی پیدا ہوئی نہیں ہوئے تھے
 مست یوگ میں ہم نے کھڑاؤں پہنی تریا یوگ میں جھولی جھنڈا
 دوا پر یوگ میں ہم نے لنگوٹی پہنی کھجک میں ساری دنیا میں گھومنے لگے
 ہم کاشی میں ظاہر ہوئے ہیں داماند کے آگاہ کیے ہوئے ہیں
 ہم قادر مطلق کا حکم نامہ لائے ہیں اور نیک لوگوں کو نجات دلانے آئے ہیں
 بہت آسانی سے ہیں مالک کا وصل نصیب ہوا اور زبردست بھکتی ہم میں جاگی
 بکیر کہتے ہیں کہ گورکھ سنو، خد کے ساتھ چلو

۲۲۱۔ اے پنڈت تو پڑھ پڑھ کر بہت ہوشیار ہو گیا ہے۔ اپنی مکتی مجھے سمجھا دے
 پرکھ کہاں اور کس گاؤں میں رہتا ہے۔ پنڈت مجھے دہوتا تاکہ میں بھی گاؤں

انگلا پنگلا تانا بھرن سکھن تار سے۔ میں چدریا
 آٹھ ٹکڑوں دل چرہ ڈولے پائی تہ گن تہی چدریا
 سائیں کو سیت ماس دس لائے ٹوک ٹوک کئی چدریا
 سو چادر تر زمینی اوڑھے اوڑھے کے میلی کئی چدریا
 داس بکیر حق سے اوڑھی جیوں کی توں مہرئی چدریا

۲۲۲۔ خود میرا میرا مل یا کچرے میں
 کوئی پوسل کوئی پتھر ڈھونڈے کوئی ڈھونڈے پانی پتھرے میں
 سرزمینی اور پر اولیا سب بھول باڑیں پتھرے میں
 صاحب بکیر! میرا پر نہیں باندھ نہیں لنگوٹی کے پتھرے میں
 ۲۲۵۔ دھندھئی کا میل ناہی نہیں گورو نہر چلا
 سکل پہاڑا تیس دن مانی جیہ دن پرکھ اکیلا

اڑا اور پنگلا ناڑیوں کا تانا پانا ہے اور سو شوستا ناڑی کے تار سے بنی گئی ہے
 آٹھ ٹکڑوں کے کمل کا چرہ گھومتا ہے اس چادر میں پائی غفر اور تین اوصاف ہیں
 مالک کو اسے تیار کرنے میں دس بیسے لگے ہوشیاری سے ٹونک ٹونک کر چادر بنی ہے
 اس چادر کو دیکھتاؤں، مینوں اور انسانوں نے پہنا اور پس کر اسے گندہ کر دیا
 بکیر داس نے اسے ہوشیاری سے اوڑھا اور اسے جیسے کا تیسرا کر دیا

۲۲۳۔ تھرا میرا کوڑے میں گھو گیا ہے
 کوئی اسے مشرق میں تلاش کرتا ہے کوئی مغرب میں کوئی پانی اور پتھر میں
 تونی، مٹی، دیوتا پیر، اولیا سب غفلت غروں میں پھولے ہوئے ہیں
 بکیر صاحب نے یہ میرا پرکھ لیا اور اسے لنگوٹی کے چھوڑ میں باندھ لیا
 ۲۲۵۔ اس جگہ دھندلے کا جوا ہے وہاں گورو یا چلا نہیں ہوتا
 یہ سارا معاملہ اس دن شروع ہوا جب پرکھ اکیلا ہی تھا

سادھو ہے مل آرتی گا دیں سو کرتی بھوگ لگا یا
کبیں کیر شبد ٹکسارا جم سوں جیو چھڑایا

۳۳۸

پورن ماسی آدی جو منگل گائے
ست گورو کے پر پر پر پر پائے
پر تھے مندر جھرائے کے چندن لائے
نوق دسترائیک چند دو تن لائے
تہ پورن گورو بیت آسن بچائے
گورو چرخ پر چھال بنال میٹھائے
گج مکتن کی چوک سوتیاں پڑائے
تا پر نریر دھوت مٹھائی دھرائے
کیر اور کچور بہت بدھ لائے
اشت سو گندھ سپاری پان مگائے

کبھی سادھو مل کر آرتی گاتے ہیں اور اچھے کاموں کا بھوگ لگاتے ہیں
کیر نے اصل شبد دے کر انسانوں کو موت کے پھندے سے چھڑایا ہے

۳۳۹

پورن ماسی کے دن آدی منگل گانا چاہیے
ست گورو کے پاؤں چھو کر اعلیٰ ترین مرتبہ پانا چاہیے
پہلے مندر کو صاف کروا کر اپنے چندن لگاؤ
نئے کپڑوں کا بنا ہوا شامیانہ تانؤ
پھر پورے گورو کے لیے آسن بچھاؤ
گورو کے پاؤں کو دھو کر انھیں وہاں بٹھاؤ
پھر وہاں گج مٹھائیوں سے چوک پڑھاؤ
اس پر نارمل دھوتی اور مٹھائی رکھو
طرح طرح کے کیلے اور کاغذ لٹاؤ
اشت گندھ سپاری اور پان مگلاؤ

چار ہسید برہما جی ٹھانا
ملکتی کامم آہنہ نہر جانا
وان پٹن ان بہت کھانا
اپنے مرن کی خبر نہ جانا
ایک نام ہے اگم گنہیرا
تمہوں استھو داس کیرا

شود شو پچا رسا توک پوجا (ہولہ فراکش والی پاک پوجا)

۳۴۰

اگر چندن گھس کر چوک پڑا داسٹ سہرتے من بھاوا
بھر جھادی چرنا مریت کینہا جنسن کو بتر اوا
پورن موج اور رکھو اداست گورو شبد کھواوا
لوگ لاچکی نریر آرتی دھوتی کس بساوا
سویت سنگھاسن اگم اپارا سواتی بر ٹھہرایا
چھانڈے لوک امرت کی کایا جگ میں جو بہ کھایا
چوراسی کی بند چھڑایا نہ پتھر بست لایا

برہما نے چار دیہ اپنے انداز سے نکالے۔ لیکن نہات کا بھید انھوں نے بھی نہ پایا
تم نے دن پٹن کی بات تو بہت کی۔ لیکن اپنی موت کی تمہیں خبر نہ ہوئی
ایک نام ہے جو گورو لا محمد دے ہو جس پر کیر داس کا قیام ہے

۳۴۱

اگر چندن گھس کر چوک پڑا اور دل میں ابھی نہت رکھی
کسی بھر کر جانا مت بنایا اور سادھوؤں کو دعوت دی
انھیں مکمل راحت اور حفاظت دینے والا ست گورو کا شبد بتایا
لوگ لاچکی 'نارمل' آرتی دھوتی اور کس پر لپٹ کر کے ان کے ساتھ رکھا
لا محمد و بیحد از نیم کو سفید سنگھاسن پر قائم کیا
پھر میں نے امرتوک کا جسم چھوڑا اور اس دنیا میں آکر بولا ہا نام رکھوایا
یہاں میں نے لوگوں کو چوراسی لاکھ جنموں کے بند سے چھڑایا اور اچھے بھدے کے معبود کا بھید بتایا

پتو کس منوار سو جوتی برائے
 جہاں مردنگ بھائے کے منگل گائے
 سادھو سنگ نے آرتی تہنہ اتارے
 آرتی کرتے خیر تہنہ بھائے
 پرکھ کو بھوک لگائے سکھامل کھائے
 یک یک چھو بھجائے تو پائے اگھائے
 پرہم اندھت ہوئے تو گورو بندھائے
 کبیر ست بھائے سو لوک بدھائے

کس کو پتوں سے سہا کر آرتی کی جوت جلاؤ
 جہاں اور مردنگ باجوں کو بھا کر آدی منگل گلاؤ
 سادھوؤں کو ساتھ لے کر پھر آرتی اتارو
 آرتی کے بعد خیر تہنہ بھراؤ
 پرکھ کو بھوک لگانے کے بعد ساتھیوں کے ساتھ مل کر پر ساد کھاؤ
 اسے پا کر تمھاری جگہ جگہ کی بھوک نہیں گی اور تم میرے ہو جاؤ گے
 بہت خوشی کے ساتھ گورو کی توصیف کرو
 کبیر کہتے ہیں کہ اس طرح ست لوک کا راستہ بناؤ

کبیر کو ہندوستان کے انقلابی مذہبی پیشواؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انھوں نے کچھ ایسے اعتقادات پر جو ناموزوں اور سماجی طور پر غرور رساں تھے، سخت حملے کیے۔ ان کی کوشش ایک غیر طبقاتی سماج اور مذہبی رسوم سے مبرا روحانیت کے قیام کی تھی۔

اس صدی میں کبیر پر بہت کام ہوا ہے۔ اس صدی کے اوائل کے معروف ہندی ادیب چند ایو دیاس سنگھ آپادھیائے ہری اودھ نے کبیر و چناولی کے عنوان سے کبیر کی شاعری کا نمونہ انتخاب کیا ہے۔ موجودہ کتاب اسی کا فارسی رسم خط میں نسخہ ہے جس میں اس کا اردو ترجمہ بھی شامل ہے۔

سب سوئی سہاں یکت۔ جنھوں نے اردو ترجمہ اور رسم خط کی تبدیلی کی ہے انگریزی 'ہندی' اردو اور فارسی کے پرانے ادیب اور شاعر ہیں۔ انھوں نے مصنف 'مؤلفیت یا احترام کی حیثیت سے مندرجہ بالا چنانچہ زبانی میں دو درجن سے زیادہ کتابیں لکھی ہیں۔ مذہب اور فلسفے میں ان کی خصوصی دلچسپی ہے۔